فریب عمل

یعنی

جان گالزوردی کے انگریزی ڈرامہ
"Skin-Game" کا اُردو ترجمہ

از

منشی جگت موہن لال رواں
ایم - اے، ایل ایل - بی

الہ آباد

ہندوستانی ایکاڈیمی، یو - پی

۱۹۳۰

The Hindustani Academy, U. P.,
Allahabad.

First Edition.
Price, Rs. 2/-

Printed by Rashid Khan
at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad.

مضامین

-+*+-

ڈرامہ کے اشخاص

+**+

هل کرایست . . . . . ایک زمیندار

آمي . . . . . اس کي بیوی

جل . . . . . اس کي لڑکي

ڈاکر . . . . . اس کا مختار

هارن بلوئر . . . . . ایک شخص جو ابھي دولتمند ھوا ھے

چارلس . . . . . اُس کا بڑا لڑکا

کلو . . . . . چارلس کي بیوي

رولف . . . . . هارن بلوئر کا چھوٹا لڑکا

فیلوز . . . . . هل کرایست کا خانساماں

آنا . . . . . کلو کي خادمہ

جیکمین . . . . . میاں بیوي

ایک نیلام کنندہ

ایک مختار عام

دو اجنبي

عرض

انہوں نے ایسے ڈرامے رچے جن کو ساری دنیا نے پسند کیا - شیکسپیر کے زمانے کے بعد ڈرامے کی بستی سونی سی ہو گئی لیکن اُنیسویں صدی میں اس میں پھر بہار آئی - ناروے کا مشہور ڈرامہ نویس ھنرک ابسن (Henrik Ibsen) اس نئے دور کا رھنما ھوا' اور برنارڈ شا' گالزوردی اور دوسرے لکھنے والوں نے اس کی انگلستان میں پیروی کی - فرانس اور جرمنی اور یورپ کے اور ملکوں کے ڈرامہ نویسوں نے اسی کے قدموں پر چل کر شہرت حاصل کی -

اُنیسویں صدی میں یورپ کی قوموں میں ایک عجیب تبدیلی واقع ھوئی جس کا گہرا اثر ان کی سماج' رھنے سہنے کے طرز' تجارت' اور صنعت کے طریقہ اور ملکی انتظام پر پڑا - انسان کی زندگی کا کوئی پہلو اس اثر سے نہ بچا - آزادی' برابری اور وطن کی محبت کے جذبوں نے لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو بدل دیا - اور سچ تو یہ ھے کہ تاریخ میں شاید ھی ایسے بہت کم زمانہ گذرے ھیں جن میں انسان اور سوسائٹی کی زندگی میں ایسا تلاطم برپا ھوا ھو -

ہر ایک تحریک میں نئے اور پرانے گذرے ہوئے
اور آنےوالے زمانے کی جد و جہد پائی جاتی ہے -
ہوتا یہ ہے کہ جب انقلاب کی چال تیز ہوتی
ہے اور جد و جہد کی کیفیت میں گرمی آتی
ہے تو انسان کے جذبوں میں اضطراب ہوتا ہے اور
وہ عمل کی راہ تلاش کرتے ہیں - نہ دبنےوالے
احساسات بھڑک اُٹھتے ہیں ۔ لکھنےوالے کا دل
تہیس کھاتا ہے، اور اسے مجبور کرتا ہے کہ اس
روحانی کشمکش کو ڈرامے کی شکل میں ظاہر
کرے - اس لئے ڈرامہ انسان کی زندگی کا آئینہ
ہے جس میں اس کی جد و جہد کی صورتیں
نظر آتی ہیں - اُنیسویں صدی میں انسان کی
غیرت گوارا نہیں کرتی کہ اُس کے پیر پرانی
بیڑیوں سے بندھے رہیں، اس کو اپنے وقار کا نیا
احساس مساوات اور آزادی کی نئی راہوں پر
چلاتا ہے اور اس کے دل میں نئی رسموں، نئے
رواجوں، زندگی کے نئے طریقوں کی خواہش پیدا
ہوتی ہے - اس کا پرتو اس کے ڈرامے میں دکھائی
دیتا ہے -

ہندوستان میں بھی آج کچھ ایسے ہی خیال

اور جذبے موجزن هیں - هماري زندگي میں بهی ایک عجیب هلچل هے جو یورپ کے اُنیسویں صدي کے انقلاب سے بهي زیادہ اهم هے - یہاں بهي نئے اور پرانے دور کي کشمکش نے بهیانک صورت اختیار کر لي هے - اس کشمکش کا اثر رسم و رواج پر، مذهب پر، سوسائٹي پر، غرض قوم کي زندگي کے هر پہلو پر نظر آتا هے - یه ممکن نہیں کہ اس سے دلوں میں جنبش نه هو، خون جوش میں نه آئے، اس عالمگیر لڑائي کے اثر سے جذبوں میں بےچیني اور خیالوں میں حرکت پیدا نه هو، اور تڑپتے دل بیتابی کے اظهار کے لئے ڈرامه کو روحاني تسکین کا ذریعه نه بنائیں -

هماري خواهش هے که همارے اهل قلم ان ڈراموں کي طرف توجه کریں اور اهل وطن ان میں دلچسپي لیں - یه تو سب مانینگے کہ انسان، یورپ کے هوں یا ایشیا کے، انسان هیں - رسم و رواج کے باریک پردہ ان میں کتنا هي اختلاف کیوں نه نمودار کریں، وهي جذبه وهي خیال سب جگه حاوي هیں - اگر یورپ کے ڈرامے هندوستاني زبان

میں پیش کئے جائیں تو کیا یہ ممکن نہیں کہ ان کو دیکھ کر ہمارے ملک میں برنارڈ شا ، گالزوردی اور میز فیلڈ کے سے ڈرامہ نگار پیدا ہو جائیں -

ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ یہ ترجمے محاورہ اور زبان کے اعتبار سے کامل ہیں - ان میں نقص ہونا ضروری ہے - وجہ یہ ہے کہ ابھی ہماری زبان ڈرامہ سے نا واقف سی ہے اور اس میں اصلاح کی کافی گنجایش ہے - ہمیں اُمید ہے کہ یہ ترجمے اس کمی کے پورا کرنے میں مدد دینگے -

مارچ سنہ ۱۹۳۰ع

تارا چند
سکریٹری

پہلا ایکٹ

پہلا سین

ھل کرایست کا دفتر – نہایت خوشنما کمرہ -- الماریوں میں نفیس
کتابیں چنی ہوئی -- دیواروں پر تصویریں لگی ہیں جن سے
واضح ہے کہ اس خاندان کے لوگ دور دور کا سفر کر
چکے ہیں – تاج محل کی ایک بڑی تصویر ایک جانب –
امریکہ کے پہاڑوں کا منظر – مصر کے مناروں کا سماں سب
جدا جدا تصویروں سے نمایاں - داھنے کو ایک خانہ‌دار منبر
ہے جس پر ریاست کے کاغذات جمع ہیں – دو لومڑیوں کی
پووی کھالیں لگی ہوئی ہیں – گلدانوں میں پھول – کشادہ
آرام کرسیاں – پشت پر ایک بڑی کھڑکی جس میں خوبصورت
شیشے جڑے ہوئے -- سامنے حد نظر تک دلکش منظر -- اگست
کی صاف دھوپ میں کسی قدر بلند سطح پر ہرے کھیتوں
کی بہار - بائیں کو پتھر کا خوبصورت خوش قطع آتشدان –
بغل میں دروازہ جوابی دروازہ – داھنی جانب تمام کمرہ کا
رنگ ایسا پختہ جیسے پورا کمرہ پتھر کا بنا ہوا ہے --
ھلکا لاھی رنگ بیل بوٹوں سے رنگ کی خوبصورتی دوبالا –

[هل کرایست ایک گهومتي کرسي پر بیٹھا هے اور ریاست کے کاغذات دیکھنے میں مصروف هے - اس کو گٹھیابائي کي شکایت هے اور اس کے بائیں پاؤں میں پٹي بندھي هے - دبلا پتلا آدمي جسم میں هڈي چمڑے کے سوا گوشت کا نام نہیں - عمر کوئي پچپن سال -- صورت سے تہذیب نیک مزاجي اور کسی قدر سنگ کے آثار نمایاں - پاس هي اس کي سرو قامت ۱۹ سالہ لڑکي جِل کھڑي هے - گندھے هوئے بال کسي قدر مردانہ مگر خوبصوت چهرہ -]

جِل — ابّا آج کل تو بڑے گل کھل رهے هیں یہاں -

هل کرایست — هاں، شهدے تو شهدے -

جِل — ابّا، شهدا کسے کہتے هیں ؟

هل کرایست — شهدا اسے کہتے هیں جو اپني هي کهے دوسروں کي نہ سنے - خود غرض، خود بیں -

جِل — اس هارن بلوئر کو لے لیجئے - دور کیوں جائیے -

هل کرایست — میں هارن بلوئر کا ذکر بھي سننا نہیں چاهتا -

جِل — آپ ذکر نہیں سننا چاھتے ! میں کہتی ھوں وہ یہاں ڈٹ گیا ھے آکے - دیکھئے چارلی — چیرلی — چارلی کیوں کہوں ' خاص نام نہ لوں ' وہ اور ھي بات ھے -

ھل کرایسٹ — ارے توبہ ! تم ان کے خاص نام بھي جانتي ھو -

جِل — ابّا جان کچھ خبر بھي ھے ؟ ان کو یہاں رھتے سات سال ھو گئے -

ھل کرایسٹ — اگلے وقتوں میں تو ھم کو خاص ناموں کا پتہ صرف سنگ مزار سے ملتا تھا -

جِل — چارلی ھارن بلوئر ! یہ نام تو پھر اور ناموں کو دیکھتے ھوئے اچھا ھے - خرابي سے دور -

ھل کرایسٹ — کسي قدر زد میں تو ھے - میرے ذھن میں اکثر شکار کے استعارات آتے ھیں -

جِل —

[بڈھے کے بالوں کو ھاتھ سے جنبش دیتے ھوئے]

اچھا اب ان کي بیوی کلُو کي بابت کیا
رائے ھے ؟

ھل کرایست — خدا کي پناہ ! تمھاري ماں کو
غش آ جائیگا اگر تم کو کلُو کہتے ہوئے سن
لیںگی -

جِل — بڑا چت پٹا نام ھے -

ھل کرایست — کلو ، ھونھہ ! میرے ایک کتے کا بھي
یہي نام تھا -

جِل — ابّا ! آپ بڑے تنگ نظر ھیں - ذرا دنیا کو
آنکھیں کھول کے دیکھئے - ایسے کام نہیں
چلیگا - کلونے دنیا دیکھي ھے - اور تو خیر
کیا ، مگر کلو ھے بڑے مزے کا نام - آپ
فکر نہ کریں - امّي جان کمرے میں نہیں
ھیں -

ھل کرایست — لے تم نے تو جِل اب —

جل — حد کر دی ! اچھا ، رولف کو آپ کیا کہتے
ھیں ؟

ہل کرایست — آیں ، یہ رولف کیا ؟ کیا کسی دوسرے
کتے کا نام ہے؟ بڑے میاں تو بڑے چھوٹے
میاں سبحان اللہ !

جل — خوب ، رولف ہارن بلوئر ! چوتھی کا شخص
ہے - حقیقت میں رولف ہارن بلوئر ہے
بڑی خوبیوں کا آدمی -

ہل کرایست —

[کسی قدر تیز نگاہ ڈالتے ہوئے]

اچھا ، ہارن بلوئر بڑی خوبیوں کا آدمی ہے !

جل — جی ہاں - بڑی خوبیوں کا آدمی ہے - آپ
جانتے ہیں ابّا جان ! بڑی خوبیوں کا
آدمی کس کو کہتے ہیں ؟

ہل کرایست — اگلے زمانے میں تو میں جانتا تھا
لیکن اب نہیں جانتا ہوں خوبیوں کا
آدمی کون ہوتا ہے -

جل — مجھ سے سنئے میں بتاؤں - پہلی خوبی
تو یہ ہے کہ وہ شوقین مزاج نہیں ہے -

هل کرایست — کیا ؟ خیر ، یه تو اطمینان کے قابل
بات هے -

جل — لیکن یوں بات چیت میں خندہ پیشانی ،
بامذاق ، دلچسپ آدمی هے -

هل کرایست — کس کے لئے دلچسپ آدمی هے ؟

جل — سب کے لئے - میرے لئے خود -

هل کرایست — یه کہاں ؟

جل — سب جگه - کیا آپ سمجھتے هیں که میں
گھر کے احاطه هي میں قید رهتي هوں ؟
آپ تو خوب واقف هیں میرے پاؤں ایک
جگه نہیں تھمتے -

هل کرایست — تم نے کبھي کہا نہیں ایسا ؟

جل — دوسري خوبي اس میں یه هے کے وہ زیادہ
ادب قاعدے کي پابندي کا قایل نہیں -

هل کرایست — یا خدا ! اور اس کي یه تعریف !

جل -- تیسری خوبی یہ ہے کے وہ اپنے باپ کو
خاطر میں نہیں لاتا -

ہل کرایست -- اچھا ، تو اچھی لڑکیوں میں بھی
یہ خوبی ضروری معلوم ہوتی ہے !

جل --
[بڈھے کے بالوں کو کسی قدر اُلجھا کے]
آپ رہنے دیجئے ! چوتھے یہ کہ اس کے
خیالات بہت ہی پاکیزہ ہیں -

ہل کرایست -- یہ تو ظاہر ہے -

جل -- مثلاً میرا جیسا اس کا بھی خیال ہے کہ --

ہل کرایست -- پھر کیا کہنا ! ہاں ، ہاں -

جل --
[پیار سے بڈھے کے بالوں کو کھینچتے ہوے]
اس کا خیال ہے کہ یہ بڈھے لوگ فضول بات
کا بتنگڑ بنایا کرتے ہیں حد سے زیادہ -
ان کو ایسا نہیں کرنا چاھئے - ذرا سا
کسی نے کچھ کہ دیا اور ان کی تیوری

چڑھ گئي ، بس چھوئي موئي بالکل !
ابّا جان ، کیا آپ بھي چھوئي موئي ھیں ؟

ھل کرایست -- البتہ ، ھوں تو میں - لیکن اب
چھوئی موئي کي بابت کیا کہوں ؟

جل -- رولف کا خیال ھے کہ جب تک ایک بڈھا
بھي دنیا میں رھیگا تو جوانوں کي زندگي
وبال ھي رھیگي - ان کو کل کو کسي اونچے
درخت پر چڑھا دینا چاھئے اور پکے آموں
کي طرح ایک ھي جھونکے میں گرا دینا
چاھئے -

ھل کرایست --

[خشک انداز سے]

اچھا ، یہ نمونہ ھے پاکیزہ خیالات کا !

جل -- ورنہ جس طرح یہ پرانے چنڈول ایک
دوسرے کي حق تلفي کي فکر میں رھتے
ھیں ، ان کے مارے تو نو جوانوں کي زندگي
ھي عذاب ھو جائیگي -

هل کرایست -- ان کے باپ جان کا کیا خیال هے ؟
وہ بهي بیتے کي رائے سے اتفاق کرتے هیں ؟

جل -- باپ سے تو رولف بات بهي کرنا پسند نهیں
کرتا - ان کا منهہ هے کہ پهاڑ - ابا جان '
آپ نے کبهي دیکها هے کہ نهیں ؟

هل کرایست -- هاں ' هاں - دیکها کیوں نهیں ؟

جِل -- کیا بڑا بهاري منهہ هے !

[بالوں میں انگلیوں سے کنگهي کرتے هوے]

ابّا جان ! ایک آپ کا منهہ هے - کیسا ننها
سا ! جیسے بات بهي نهیں کرنا جانتے -

هل کرایست -- ذرا دیر میں بدل جائیگا - میري
گُتهیا کي تکلیف کا بهي کچهہ خیال هے
کہ نهیں ؟

جل -- چہ ' چہ ! ابا جان ' یہاں آپ کو رهتے
کتنا زمانہ هوا ؟

هل کرایست -- کم سے کم ملکہ الزبتهہ کے زمانہ سے
تو مستقل طور سے یہاں رهتے هیں -

جل --

[پاؤں کي طرف دیکھتے ہوے]

ابا جان! بہت دن تک ایک هي جگہ رهنا
بهي اچھا نہیں هوتا! کیوں ابا جان، آپ
کا کیا خیال هے هارن بلوئر کے باپ تھا
کہ نہ تھا؟ مجھے تو بالکل خود رو
معلوم هوتا هے - هاں خوب یاد آئي، آخر
هارن بلوئر کے خاندان کے ساتھ آپ لوگوں
کا یہ برتاؤ کیوں رهتا هے؟

[جِل منھ بناکے ایسا اشارہ کرتي هے جیسے کوئي
کسي کو چلے جانے کے لئے اشارہ کرتا هے]

هل کرایست — اس لئے کہ وہ بڑے چلتے پرزے هیں -

جِل — آپ بهي امّی جان کي سی باتیں کرتے
هیں! هم لوگ یہاں کے باشندے هیں، ان
کو جمعہ جمعہ آتھ دن هوئے هیں آے
یہاں - اب ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ وہ
بهي هماری طرح یہاں کے باشندے هو
جائیں؟

ھل کرایست — یہ ناممکن ھے -

جل — یہ کیوں ؟

ھل کرایست — اس کے لئے زمانہ چاھئے - ایک پشت میں انسانیت تو کیا رواداري بھی نہیں آتی - ایسے لوگوں کا تو یہ حال ھے کہ انگلي پکڑتے پھونچا پکڑتے ھیں - ایک اِنچ زمین پا جائیں تو دنیا آباد کرنے کے لئے ھاتھ پیر مارنے لگیں !

جل — لیکن اگر پھونچا پا جائیں تو اُنگلی کي طرف ھاتھ نہ بڑھائیں - آخر اس نوچ کھسوٹ سے کیا حاصل ؟ ھر شخص کو نفسي نفسي پڑی ھے !

ھل کرایست — "نفسي نفسي" ! جل - یہ زبان تم نے کہاں سیکھي ھے ؟

جل — آپ تو تالنے لگے -

ھل کرایست — زندگي نام ھي اسي نوچ کھسوٹ کا

ھے - کوئي بڑا کوئي چھوٹا ، کوئی مہذب کوئي انیلا ، کسي کا اثر کم کسي کا زیادہ ، کوئي دولتمند ، کوئي محتاج ، سب میں جدھر دیکھو وھي نوچ کھسوٹ - اسي کو جنگ حیات کہتے ھیں - اب کہو گزر کس طرح ھو؟ سو اس کے سوا اور چارہ کار نہیں کہ اس کشاکش کے قاعدے معین کر لئے جائیں اور انھیں کو آپس میں برتا جائے - تم ھي دیکھو کہ ھارن بلوئر وغیرہ کے جیسے لوگوں کو تو یہ ابتدائي قاعدے بھي معلوم نہیں ، ان کا تو ایک ھي اصول ھے - جو کچھ ملے سمیٹ سمیٹ -

جِل — ابا جان ، آپ کي بھي کیا باتیں ھیں ! جیسے اور بھلے مانس ھوتے ھیں وہ بھي ھیں اور یوں تو جس پر چاھئے پاني پھیر دیجئے -

ھل کرایست -- جب میں نے لانگ میڈو اور شاگرد پیشہ ان کے ھاتھ بیع کیا تھا جب ان میں

اتني خود غرضي نه تهي - ليکن اب تو
انسانيت باقي هي نهيں رهي -

[کسي قدر جوش ميں آ کے]

ڏيپ واٽر ميں اس کا رنگ اب بهت خراب
هے - اس کاسه گری نے تو بستي هي تباه
کر دي - ميں کيا کهوں يهاں کي تو جيسے
اس کمبخت نے فضا هي تبديل کر دی هے -
خداوندا ! کون سے منحوس وقت اس
نا معقول نے يهاں کي مٹي برتنوں کے
لئے پسند کي تهي ! پهلے يه لوگ يه گل
کٹ طريقه جانتے هي نه تهے ' يه سب
بيل اسي کے بوئے هيں - شرافت کا نام
نهيں هے -

جل — " گل کٹ " طريقے کيا معني ؟ کيا همارا
گلا کاٹ لينا چاهتے هيں ؟ ابا ' آخر آپ
شريف کسے کهتے هيں ؟

هل کرايسٹ — شريف کسے کهتے هيں ؟ شريف کي
تعريف الفاظ ميں يهاں مشکل سے هو

سکتني ھے - قرینہ رویہ سے خود شریف رذیل
سے ممتاز ھو جاتا ھے -

جل — پھر بھي -

ھل کرایست — شریف ! شریف کي تعریف ! بس
یہ سمجھ لو کہ کسي حال میں بھي
اصول کی پابندي اور وضعداري کو ھاتھ
سے نہ دے -

جل — اور جو اس کے اصول ھی نیچے درجے کے
ھوں تو ؟

ھل کرایست —

[کسي قدر متانت سے]

بھر حال اتنا تو مسلم ھے کہ شریف آدمي
میں ایمانداري ، مروت ، غریب نوازی ، ایثار
نفس ھونا چاھئے - غرض کا بندہ نہ ھونا
چاھئے -

جل — غرض کا بندہ ! ابّا ، سچ کھئیگا - ھم سب

غرض کے بندے ھیں - کم سے کم میں تو
ھوں -

ھل کرایست —

[ھنستے ھوئے]

تم !

جل —

[حقارت کے انداز سے]

ھاں میں، کل کي چھوکري !

ھل کرایست — اس میں کچھ راے نہیں قایم کي
جا سکتی - جب تک آگ میں نہ پڑے
سونے اور پیتل میں فرق ذرا دشوار ھے -
کوئي کچھ نہیں کہ سکتا -

جل — سواے اَمّی جان کے -

ھل کرایست — اس کے کیا معني ؟ سواے اَمّي
جان کے !

جل — اَمّی جان ! ھاں اَمّي جان ھي جیسي
عورتوں سے تو انگلینڈ کا نام زندہ ھے - ایسا

معلوم ہوتا ھے کہ غلطي کا امکان ھي نہیں
ھے — جو یہ کہ دیں وھي درست!

هل کرایست -- تمہاري ماں کا کیا کہنا! مکمل،
بے عیب!

جل -- یہي تو میں بھي کہ رھي تھی لیکن آپ!
— آپ کو تو کوئی مکمل نہیں کہ سکتا -
سب سے بڑا عیب تو یہ ھے کہ آپ کو گٹھیا
بائي کا مرض ھے -

هل کرایست -- البتہ، ھاں ذرا فیلوز کو تو بلا لینا -
گھنٹی بجا دو -

جل --

[گھنٹي تک جاتے ھوے]

میں بتاؤں میں کس کو شریف کہتي ھوں؟
— جو ھارن بلوئر کے ساتھ کوتاھي نہ کرے -

[گھنٹي بجاتي ھے]

میري رائے تو یہ ھے کہ آمّي کو ھارن بلوئر
کے یہاں رسمي ملاقات کہ لئے ضرور جانا

چاھئے - رولف کہتے تھے کے ھارن بلوئر کو
اس کا بڑا رنج ھے - تین سال ایک جگہ
رھتے ھوئے اور کبھي آمّي جان ان کي
بھو سے دعا سلام کی بھي روادار نہیں
ھوئیں -

ھل کرایست --- میں تمھاري امي کے ایسے کاموں
میں دخل نہیں دینا چاھتا - وہ اگر شیطان
سے بھي ملنے جائیں تو اپني جگہ پر
مجھے اعتراض نہیں ھے -

جل --- یہ تو میں جانتی ھوں کہ آپ کے اور
امي کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق
ھے -

ھل کرایست --- ھاں ، البتہ - یہ بات حفظ مراتب
کي ھے -

جل --- ابّا ، آپ کا غصہ تو کبھي ظاھر نہیں ھوتا -
لیکن ان کي بھوں تو بات بات پر تنتي
ھے اور درگزر اور معافي کا تو انھوں نے

سبق ھي نہیں سیکھا - کوئي گل لینے جائے تو ان کے ھاں سے داغ لیکے آئے -

ھل کرایست -- جل ' تمھاري زبان کیا ھے ' بس —

جل -- ابا جان ' اب بات تالئے نہیں - میں یہ کہ رھي تھي کہ امی جان کو اب ھارن بلوئر سے ملنا چاھئے -

[کوئي جواب نہیں]

ھل کرایست — اصل بات یہ ھے کہ میں کسي سے الجھتا نہیں - جو جس کي خوشی ھو وھي مناسب -- ارے رے ' آج تو پاؤں کا درد مارے ڈالتا ھے !

[بائیں جانب سے فیلوز ملازم داخل ھوتا ھے]

فیلوز ' ذرا کسي کو بازار بھیج کے اس دوا کي ایک بوتل اور منگوا لو -

جل -- ابّا جان ' میں خود جاتی ھوں -

[باپ کا بوسہ لیتي ھے اور کھڑکي تک جاتي ھے]

ھل کرایست — باورچی سے کہ دینا کے آج یخنی
کے سوا اور کچھ نہ کھاؤنگا - آج خالی
یخنی پکیگی - آج بہت تکلیف ھے
پاؤں میں -

فیلوز —

[ھمدردی سے]

بڑی تکلیف ھے حضور کو !

ھل کرایست — اب کے تیسرا دورہ ھے -

فیلوز — واقعی طبیعت کیسے نہ پریشان ھو !

ھل کرایست — اب اس کی نہ پوچھو - بھلا کبھی
تم کو بھی کوئی شکایت ھوئی ھے ؟

فیلوز — جی ھاں ، مجھے موچ آ گئی ھے -

ھل کرایست —

[خوش ھوکے]

کہاں ، کہاں موچ آ گئی ھے ؟

فیلوز — میری کاگ کلائی میں -

ھل کرایست — تمھارے کھاں ؟ کیا کھتے ھو ؟

فیلوز — یعنی اس کلائی میں جس سے میں
بوتلوں کی کاگ کھولتا ھوں -

ھل کرایست —
[زور سے قہقہہ لگا کر]
والد صاحب کے وقت میں تم ھوتے تو
کلائی ٹوٹ ھی جاتی -

فیلوز — معاف کیجئیگا ! لیکن جو شراب آپ پیتے
ھیں اس سے زیادہ سخت کاگ تو دنیا
میں کسی بوتل میں نہ لگتی ھوگی -

ھل کرایست — فیلوز ، وہ زمانے ھی نہیں رھے - تم
دیکھتے ھو کہیں ان باتوں کا پتہ بھی ھے !

فیلوز — اب تو حضور ، رنگ ھی بدلتا جاتا ھے -

ھل کرایست —
[محسوس کرتے ھوئے]
سچ ھے ، سچ ھے - ڈاکر آئے کہ نہیں ؟

فیلوز -- ابھی تو نہیں آے ہیں - جیکمین صاحب اور ان کي بیگم آپ سے ملنا چاھتے ہیں -

ھل کرایست -- کیوں ، کیسے آے ہیں ؟

فیلوز -- حضور ، مجھے تو معلوم نہیں -

ھل کرایست -- اچھا ، بلا لو -

فیلوز --

[باھر جاتے ھوے]

بہت خوب ، حضور -

[ھل کرایست کرسي گھما لیتا ھے - جیکمین اندر آتے ہیں - دراز قامت کوئي ۵۰ سال کا سن معمولي مزدوروں کي پوشاک - آنکھیں زبان سے زیادہ عرض حال کي کوشاں - جیکمین کي بیوي پستہ قد بڑھاپے کے آثار نمایاں اور زبان آنکھوں کے مقابلے کي]

ھل کرایست -- آداب عرض ! آج بہت روز کے بعد ملاقات ھوئي - کیا ارشاد ھے ؟

[اپنا پاؤں سرد آہ بھرتے ھوے سمیٹتا ھے]

جیکھین --

[افسردہ انداز سے]

هم کو تو مکان خالي کر دینے کے لئے
نوتس دے دیا گیا !

هل کرایست -- کیا ؟

[بہت زور دے کے]

جیکھین -- اسي هفته میں مکان خالي کر دینا
پڑیگا -

بیگم جیکھین -- جي هاں ! اب یه نوبت هے -

هل کرایست -- یه کیسے ؟ لیکن جب هم نے لانگ
میڈو اور شاگرد پیشه بیچا هے تو خاص
طور سے یه بات طے هوئي تهي که جو
لوگ رهتے هیں بدستور رهینگے -

بیگم جیکھین -- یه سچ - لیکن اب تو کوئي صورت
نظر نهیں آتي - هم لوگ سب مکان خالي
کر دینگے - بیگم آردی اور ڈروز هم سب
اسي مصیبت میں هیں - اور یهاں تمام

بستي میں کوئي دوسري عمارت خالی نہیں ھے - کوئي مکان اور نہیں ملتا -

ھل کرایست — یہ میں جانتا ھوں - مجھے خود چرواھے کے لئے ضرورت ھے وھي جو گائے چراتا ھے - یہ تو کچھ اچھی بات نہیں ھے - خیر، اور یہ پتہ کیسے ملا ؟

جیکھین -- خود ھارن بلوئر صاحب سے - ابھي تو تشریف لائے تھے - ابھي ایک گھنٹہ بھي نہ ھوا ھوگا - خود آے اور کہا کہ ھم کو بہت افسوس ھے لیکن آپ لوگ مکان خالی کر دیجئے -

بیگم جیکھین --

[ترشروئي سے]

شرافت تو چھو ھي نہیں گئي اس کو ! آے اور نہایت بے مروتي سے کہا آپ لوگ مکان خالي کر دیجئے - آپ خیال کریں ۳۰ سال ھو گئے اس مکان میں رھتے، اور اب حکم ھوتا ھے کہ دوسرا دروازہ

دیکھو - کیا کریں ' میرے مولا ! ایسي مصیبت نہ هوتي تو آپ کو بھلا تکلیف دینے کیوں آتے ! میں خیال کرتي هوں کہ میرا قصور قابل معافي ھے -

هل کرایست —— یہ کیا فرماتي هیں ؟ هونہہ !

[کھڑے هوکے لکڑي کے سہارے آتشدان تک لنگڑا تے لنگڑا تے جاتا ھے]

یہ بے مروتي ! یہ تو سراسر بے ایمانی ھے ! میں اُن کو لکھونگا - توبہ ! اگر مجھے پہلے سے معلوم هوتا تو کون مردود اس کے هاتھ ایک بسوہ زمین بھي بیچتا -

بیگم جیکھین —— وہ تو معلوم هو گیا - یہ سب انھیں برتنوں کے کارخانہ کا نتیجہ ھے - اب اس میں کاریگر لوگ رهینگے -

هل کرایست ——

[غصہ سے]

هاں هاں ' یہ سب صحیح ' لیکن پھر

مجھے کیوں یقین دلایا کہ کرایہ‌دار بدستور رھینگے -

جیکمین —

[بھاري آواز سے]

خبر تو یہ ھے کہ انھوں نے سنتري خرید لي ھے اور وھاں نئي چمني لگائینگے اور اسي سلسلہ میں یہ مکانات بھي خالي کرائے جا رھے ھیں -

ھل کرایست — کیا ؟ کیا ؟ سنتري ! یہ کیسے ھو سکتا ھے ؟

بیگم جیکمین — جي حضور اور کیا ، کیسي عمدہ جگہ ھے ! یہاں سے منظر تو جیسے بہشت کا نظر آتا ھے -

[کھڑکي سے باھر دیکھ کر]

یہاں تو کوئي ایسي جگہ ھي نہیں - میں تو ھمیشہ کہتي ھوں کہ بس سنتري ساري بستي کي جان ھے ، اور یہ تو آپ کي موروثي جائداد ھے - حضور کے دادا جان

کے وقت سے ہے حضور کے پاس - کیا
کہیں کس بری ساعت اس کا بیعنامہ ہوا،
حضور معاف کریں!

ہل کرایست — سنتری!

[گھنتي بجاتا ہے]

بیگم جیکھین —

[ذرا خوش ہوکے]

خدا کا شکر ہے! اب حضور کي بدولت
مصیبت سے بچ جائینگے، نہیں ہم کو تو
کسي کام کا نہ رکھا تھا! ہم کر ھي کیا
سکتے ہیں؟ کس کي چوکھٹ پر سر
پٹکتے جاکے؟ میں نے تو کہ دیا تھا کہ
ہمارے حضور کبھی یہ گوارا نہ کرینگے کہ
ہم لوگ مارے مارے پھریں، لیکن وہ تو
ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے - کہنے لگے
ہل کرایست کوئي چیز نہیں ....
حضور معاف کریں گستاخي! مروت تو وہ
خدا کا بندہ جانتا ھي نہیں کس کو

کہتے ہیں ؟ کہنے لگے اس میں اگر مگر
کی گنجائش نہیں ہے ! بس اپنا تنگ
توبڑا اُتھائیے یہاں سے ! ہم لوگ کے ناموں
سے بھی واقفیت نہیں لیکن باتیں سنئے
تو توبہ ہی بھلی ! میں نے ایسا آدمی
ہی نہیں دیکھا ' شکل دیکھئے تو معلوم
ہوتا ہے کوئی اجگر چلا آ رہا ہے —

[کسی قدر مروت آمیز حقارت سے]

سنا اُتّر کے رہنے والے ہیں ' جب ہی
تو ! —

[بائیں جانب سے فیلوز آتا ہے]

جیکمین — ہارن بلوئر صاحب خود ہی حضور
سے ملنے آنے والے ہیں ' جب ہی تو ہم
نے کہا کہ پیش قدمی کر کے پہنچ جانا
چاہئے -

ہل کرایست — بہت اچھا کیا !

بیگم جیکمین — میں نے تو صاحب سے پہلے

هي کہا تھا کہ حضور سے هم لوگوں کي
ذلت دیکھی نہ جائیگی - حضور سو پشت
کے رئیس هیں ، اور اس کو تو نہ همسائے
کا خیال نہ کسي کا ، جیسے آدمیوں میں
رهتا هي نہیں ! روپیہ ، روپیہ ، بس روپیہ
کے سامنے سب کچھ هیچ ! بس تھسک
سے اور روپیہ سے کام ! میں نے پہلے هي کہہ
دیا تھا کہ شریف لوگ شرافت پر جان
دیتے هیں -- ان کے یہاں اس طرح دولت
چھپر پھاڑ کے نہیں آتي اور نہ اتني جلدي
دولت کا نشہ آتا ھے - یہ تو نو بڑھیا میں
ان سے اور کیا هوتا ! کوئي شریف هوتا
تو ایسي حرکتیں کبھي نہ کرتا -

هل کرایست —

[خیالات میں محو]

سچ ھے ! سچ ھے !

[اپنے آپ]

سنتري ! یہ تو نہ هوگا !

[بیگم هل کرایست تشریف لاتي هیں - صاف ستھرا لباس - وضعداري کا نمونہ - چہرے سے مستقل مزاجي هویدا - نک سک سے درست -]

کچھ سنا آپ نے ؟ جیکمین اور بیگم جیکمین اپنے مکان سے نکال دئے گئے اور مسٹر آروي اور ڈروز بھي - جب کہ هارن بلوئر کے هاتھ بیعنامہ کیا گیا تھا تو صاف لفظوں میں اقرار کر لیا گیا تھا کہ ان کو بدستور رهنے دیا جائیگا —

بیگم جیکمین — بس سنیچر تک اور میعاد هے - ایک هفتہ کا وقت کُل ملا هے - اب کہاں جائینگے میرے اللہ ! حضور دیکھیں تو کیسي مشکل هے - جیکمین صاحب کا کارخانہ سے زیادہ دور رهنا نہیں هو سکتا — نہیں تو کام کیسے چلیگا ؟

هل کرایست —

[فیصلہ کن انداز سے]

خیر ، اب تم اس کي فکر نہ کرو - اچھا

آداب عرض ! آداب عرض ! میں قابل معافی
ہوں - گٹھیا کی وجہ سے اُٹھ کے آپ لوگوں
کو رخصت بھی نہیں کر سکتا -

بیگم جیکسن — ہم لوگوں کو آپ کو اس طرح بیمار
دیکھ کر بڑا صدمہ ہوتا ہے - آپ نے حضور
بڑی مہربانی کی -

[باہر جاتے ہیں]

ہل کرایست — غضب خدا کا ! ۳۰ سال کے کرایہ دار
نکالے جائیں ! میرے جیتے جی تو یہ نہ
ہونے پائیگا - یہ تو سراسر بے ایمانی ہے -

بیگم ہل کرایست — کیا خوب ! گویا ہارن بلوئر
آپ کی پروا کرتا ہے ! وہ اپنے سامنے کسی
کو سمجھتا کب ہے -

ہل کرایست — اس کو سمجھنا پڑیگا - اگر ذرا بھی
شرافت ہے تو مانیگا اور پھر مانیگا -

بیگم ہل کرایست — شرافت اسے چھو بھی نہیں
گئی -

هل کرایست —

[جلدي سے]

جیکمین تو کهتے تھے کہ هارن بلوئر نے سنتري خرید لي هے اور وهاں نئي چمنیاں بننے جا رهي هیں -

بیگم هل کرایست — خیر ' یہ تو نهیں هو سکتا - خدا نہ کرے!

[کهڑکي سے باهر دیکهتے هوئے]

سارے منظر پر اوس پڑ جائیگي اور هم لوگوں کا ڈیوک خاندان سے باهر کوئي واسطہ نہ رهیگا - یہ ناممکن بات هے - مس ملنز کبهي بغیر هم سے پوچهے سنتري بیچ نهیں سکتیں -

هل کرایست — خیر ' اس کي بابت آیندہ دیکها جائیگا - اُس شاگرد پیشہ کا معاملہ پهلے طے هونا چاهئے -

بیگم ہل کرایست —

[زیر لب جس میں ہنانے کا انداز پایا جاتا ہے]

تو پہلے ھي آپ کو دیکھ بھال لینا چاھئے تھا - آپ کا کیا خیال ہے، ساري دنیا آپ جیسي ایماندار بستي ہے! ڈاکر سے کہا ہوتا کہ اقرارنامہ لکھا لے - ہمیشہ ایسی باتیں لکھا لینی چاھئے اور ڈاکر کے سپرد کرنی چاھئے -

ہل کرایست — اب اس کی تو بات ھی دوسری ہے، نہیں تو جب ہم نے صاف صاف کہ دیا کہ آپ کو ان کرایہ داروں کو نکالنے کا اختیار نہ ہوگا اور ھارن‌بلوئر نے منظور کر لیا تو اور کیا چاھئے؟ اگر یہ بھی قابل اعتبار نہیں تو ستم ہے!

بیگم ہل کرایست — آدمی آدمی میں فرق ہوتا ہے - ایسے آدمی بس اپنے مطلب کے ہوتے ہیں اور کسی بات کی پروا نہیں کرتے -

[باھر دیکھتے ہوئے]

اگر سنتری بک گئی اور چمنیاں یہاں لگ گئیں جب تو پھر تھہرنا ھی دشوار ھو جائیگا -

ھل کرایست — والد صاحب کی روح قبر میں بیچین ھو جائیگی -

بیگم ھل کرایست — اِس سے تو بہتر تھا کہ وہ سنتری فروخت کر دیتے اور باقی ریاست محفوظ رھتی - ھارن بلوئر — ھارن بلوئر ھم لوگوں کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ھے - وہ سمجھتا ھے کہ ھم لوگ اس کو ذلیل سمجھتے ھیں اور اس کو قریب نہیں آنے دیتے -

ھل کرایست — خیر، یہ تو تھیک ھی ھے -

بیگم ھل کرایست — دنیا میں کون ایسا ھے جو ان کو ذلیل نہ سمجھیگا - کہیں اِن کے باپ دادا کا پتہ تھکانا بھی ھے ! بالکل قلمی معلوم ھوتے ھیں ، بس کسی بات سے مطلب ھی نہیں ھے - روپیہ ھی روپیہ کی دھن ھے -

ہل کرایسٹ — خدا نہ خواستہ! کم‌بخت نے ہم لوگوں کی بات نہ مانی تو بیچارے جیکمین کو بڑی دشواری ہوگی -

بیگم ہل کرایسٹ — وہ دو کمرے جن میں بیور رہا کرتا تھا — اصطبل کے دو منزلہ پر وہ خالی ہیں - وہی دے دینگے -

[فیلوز آتا ہے]

فیلوز — حضور! ڈاکٹر صاحب آئے ہیں -

[ڈاکٹر پستہ قد - لمبائی چوڑائی برابر - جھلا سا آدمی ہے - چہرہ سرخ سفید شہ سوار بنے ہوئے، گیٹس لگائے ہوئے -]

ہل کرایسٹ — ڈاکٹر، ہم کو تو پھر وہی گنٹھیا کی شکایت ہو گئی -

ڈاکٹر — خدا جلد صحت دے! بڑی تکلیف ہو جاتی ہے حضور کو - بیگم صاحب، آپ کا مزاج تو اچھا ہے؟

ہل کرایسٹ — جیکمین سے ملاقات ہوئی تھی -

ڈاکر — جي -

[ڈاکر صاحب کبھي پوري بات نہیں کہتے - ایک لفظ ختم نہیں ہونے پاتا کہ دوسرا لفظ لے اڑتے ہیں]

ڈاکر — یہ ہارن بلوئر بڑا چلتا ہوا آدمي ہے - ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتا ہے ہر وقت -

ہل کرایست — چلتا ہوا ؟

ڈاکر — اب اپنے پڑوسیوں کي شان میں اور کیا کہا جائے -

بیگم ہل کرایست — شہدہ ہے ، پورا شہدہ !

ڈاکر — بیگم صاحب ، آپ نے صحیح کہا - ذرا خیال تو کیجئے - اُسے جب سوجھتي ہے اپنے فائدے کی -

ہل کرایست — سنتري کا حال کل معلوم ہوا -

ڈاکر — ہاں سنا کہ ہارن بلوئر خریدنے کي فکر میں ہیں ، بہت دن سے دانت لگائے ہیں -

ھل کرایست — میرا تو خیال ھے کہ مس ملنز بیچینگی نہیں - تمہارا کیا خیال ھے ؟

ڈاکر — نہیں حضور، بیچنا تو چاھتی ھیں -

ھل کرایست — غضب ھو گیا ! سنتری بیچ ڈالینگی -

ڈاکر — بات یہ ھے کہ داموں کا ھارن بلوئر کے یہاں کوئی سوال ھی نہیں ھے -

بیگم ھل کرایست — بھلا کتنے کی بکیگی سنتری ؟

ڈاکر — اب یہ تو اس امر پر منحصر ھے کہ کس ضرورت سے خریدی جائیگی -

بیگم ھل کرایست — اس کو بدلہ لینے کی ضرورت ھے، ھم کو اپنی بات رکھنے کی ضرورت ھے -

ڈاکر — قیمت کی کوئی بات نہیں - جتنے کی آپ چاھینگی مل جائیگی لیکن ھارن بلوئر مالدار ھے -

بیگم ھل کرایست — خدا کی مار !

ڈاکر —

[ھل کرایسٹ سے]

حضور ' اپنا عندیہ دےدیں - میں کوشش
کرونگا کہ ھارن بلوئر سے پہلے ھي میں بڑي
بي سے بات چیت کر کے سودا چکا لوں -

ھل کرایسٹ —

[غور کرتے ھوئے]

میں خریدنا نہیں چاھتا ' لیکن جب کوئي
اور صورت نہ ھوگي تو مجبوری ھے - بہر
حال روپیہ جایداد مکفول کرکے لینا ھوگا
اور جایداد میں گنجائش ھي کتني ھے !
ایسي حیوانیت کي تو امید نہیں رکھہ
سکتا - اس مکان کے سامنے ۳۰۰ گز کے اندر
اندر ! مجھے تو خیال ھي سے وحشت
ھوتي ھے -

بیگم ھل کرایسٹ — میرے خیال میں تو آپ پہلے
ڈاکر سے کہئے - معاملہ کر لیں ' اس کے
بعد دیکھا جائیگا -

ھل کرایست --

[بے چینی سے]

جیکمین کہتے تھے کہ ھارن بلوئر مجھ سے ملنا چاھتا ھے ، آئیگا تو میں اُس سے بھی پوچھونگا ، دیکھوں کیا جواب دیتا ھے -

ڈاکر -- خواہ مخواہ اس کی آگ اور بھڑکاتا ھے - پہلے معاملہ کی فکر کرنا چاھئے -

ھل کرایست -- جیسے کو تیسا ، ارے توبہ ! اس درد کے مارے تو جان عذاب میں ھو گئی -

[بمشکل اپنی کرسی پر واپس آتا ھے]

سنا ڈاکر ! میں نے تو تم کو پھاٹک کے معاملہ میں کچھ بات چیت کرنے کے لئے بلایا تھا -

فیلوز --

[اندر داخل ھوتا ھے]

ھارن بلوئر صاحب آئے ھیں !

[ھارن بلوئر داخل ھوتا ھے]

[اوسط قد خوب چوڑا سینہ تنا ہوا جیسے مارے غرور کے جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے - کالے کالے موٹے بھدے گھنے بال حال ہی کے ترشے ہوئے - موٹی بھویں - بڑا سا منھہ - بہت ہی معمولی پوشاک جیسے کسی نے بہت سمجھہ بوجھہ کے بنوائی ہو - کوٹ میں چھوٹا سا گلاب کا پھول لگا ہوا - ٹوپی ہاتھہ میں لئے ہوئے جیسے سر پر چھوٹی ہوگی -]

ہارن بلوئر — آداب عرض ہے ! سلام ہے ڈاکٹر صاحب ! کہئے کیسے مزاج ہیں ؟ آج کیا خوب موسم ہے ، کیسی سہاونی صبح ہے !

[اس کی آواز میں عجب پھنانا ہے نہ شمالی نہ اسکاٹلینڈ کی آواز معلوم ہوتی ہے]

ہل کرایسٹ صاحب ، آپ سے تو بہت عرصہ کے بعد ملاقات ہوئی ہے -

ہل کرایسٹ --

[کھڑے ہوکے]

جی ہاں ، جب سے لانگ میڈو اور شاگرد پیشہ کا بیعنامہ ہوا بس اس کے بعد سے

ملنے کا اتفاق آج ہوا ہے -

هارن بلوئر — خوب ! خوب !! اور اسی ضرورت سے میں آج حاضر بھي ہوا ہوں -

هل کرایست --

[پھر کرسي میں بیٹھتے ہوئے]

معاف کیجئیگا ، تشریف رکھئے -

هارن بلوئر --

[کھڑے کھڑے]

کیا آپ کو گٹھیا بائي کی شکایت ہے ؟ بڑا خراب مرض ہے مجھے کبھي ایسی کوئي شکایت نہیں ہوئي ، مجھے ایسے مرض کسی سے میراث تو ملے نہیں ، یہاں تو یہ جھنجھٹ ھي نہیں ہے - بس - " ایں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولی " والا مقولہ ہے -

هل کرایست -- آپ بڑے خوش نصیب ہیں -

ھارن بلوئر — آپ کي بیگم صاحبہ کا تو ایسا خیال نہیں ھے - کیوں جناب بیگم صاحبہ آپ کی کیا رائے ھے ؟ یہاں ماضي کا تو سوال هي نہیں ، مستقبل هي ھے جو کچھ ھے - آپ مجھے اپنا مستقبل درست کرنے کے متعلق خوش قسمت سمجھینگے یا بد قسمت ؟

بیگم ھل کرایست — آپ کو یہ کیونکر یقین ھو گیا کہ آپ کا مستقبل بن رھا ھے ؟

ھارن بلوئر —

[قہقہہ لگاکر]

آخر آپ نے کتار کا ایک ھاتھ لگا ھي دیا ! بس آپ لوگوں کے اس رسمي اخلاق کي تہ میں چھریاں بھري ھوتي ھیں - آپ لوگوں کي نرم اور ریشمي آستیں میں ھمیشہ خنجر ھي ملتا ھے - خیر بیگم صاحبہ ، آپ اطمینان رکھیں میرا مستقبل میرے قابو میں ھے اور بن رھا ھے -

ہل کرایست — ہارن بلوئر صاحب ، جیکمین صاحب میرے پاس سے ہوکے گئے ہیں -

[معنی‌خیز انداز سے]

ہارن بلوئر — یہ کون جیکمین ؟ وہ تو نہیں جن کی گنجی سی بیوی ہے - زبان قینچی سی چلتی ہے - بس بزم میں شعلہ‌نوائی سے اجالا کر دیتی ہے -

ہل کرایست — وہ بہت معقول لوگ ہیں - اور اس مکان میں پورے ۳۰ سال سے نہایت سلامت‌روئی سے رہتے ہیں -

ہارن بلوئر —

[اپنی کلمہ کی انگلی ہلاتے ہوے جو اس کا مخصوص انداز تقریر ہے]

اچھا تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ذرا آپ لوگوں کو ذرا رنگ پر لاؤں - لانگ میڈو کے لوگوں کو ذرا تھیک کرنے کی ضرورت ہے - اور حقیقت تو یہ ہے کہ جہاں جہاں میں پہنچا لوگوں کو تھیک کرکے چھوڑا — جلد ہی

لوگ رنگ پر آ گئے - آپ دل میں کہہ رہے ہونگے کہ هارن بلوئر رنگ پر تو کیا لائینگے رنگ میں بهنگ کر دینگے -

[هنستا هے]

بیگم هل کرایست — بهر حال ، یہ تو هم لوگ هر شریف آدمي سے توقع رکھتے هیں کہ وہ بات کا دهني هوگا -

هل کرایست — کیوں جی ؟

بیگم هل کرایست — نهیں ، کوئي بات نهیں - کچھ میں کہتي تهوڑا هي هوں - میں ایسي ایسي باتوں سے ناخوش نهیں هوتي -

[بیگم هل کرایست ڈاکر کو اشارہ کرتي هے اور وہ دبے پاؤں کهسک جاتا هے -]

هل کرایست — آپ کو یاد هے کہ آپ نے وعدہ اور پکا وعدہ کیا تها کہ آپ کرایہ‌داروں کی سکونت میں مخل نهیں هونگے -

هارن بلوئر — هاں ، یهي تو میں کہنے آیا هوں

کہ یاد ھے ، لیکن ضرورت کا بھي تو خیال
کیجئے - جب وہ بیعنامہ ھوا تھا تو
ضرورت ھي کیا تھي ؟ اُس وقت میرا
خیال تھا کے ڈیوک صاحب نرم گرم
معاملہ کر لینگے ، لیکن نرم کي کون کہے
وہ گرم معاملہ بھي آساني سے نہیں کرتے -
اور اب تو ھمارے مزدوروں کے لئے اشد
ضرورت ھے - آپ جانتے ھیں کہ ھمارے
کیسے کیسے غیر معمولي کام چھڑے ھوئے
ھیں -

ھل کرایست --
[کسي قدر برھم ھو کے]
جیکمین بھی معمولي لوگ نہیں ھیں -
وہ بھي انھیں مکانوں پر مدت سے لو لگائے
ھوے ھیں -

ھارن بلوئر -- کیا خوب ! کسي کا ھاتھي مرا کسي
کي ھانڈي پھوٹي - میرے کام سے تو ھزاروں
بندگان خدا کا پیٹ پلتا ھے اور میں اُن

پر لو لگائے ہوں - اور اُسي پر کیا ہے ' میرے لئے تو اکسیر ' کیمیا جو کچھ کہئے وهي لوگ هیں - کچھ میں پست همت کم حوصلہ تو ہوں نہیں ' میں تو جس کام میں ہاتھ لگاتا ہوں اُسے ختم کرنے کے لئے پوتے تیک دیتا ہوں - اب ایسي ذرا ذرا سي باتوں کا خیال کروں تو ہِر پھر کے دائرے هی میں قدم رہ جاے -

هل کرایست -- هاں ' لیکن ایسا طریقہ تو کوئي بھي روا نہیں رکھتا -

هارن بلوئر -- کیوں ؟ آپ روا نہ رکھتے ہونگے اور ضرورت هي آپ کو کیا ہے ؟ آپ لوگ تو یہاں اطمینان سے باپ دادا کي میراث لئے بیٹھے هیں ' اسي دائرے میں ساري دنیا ہے ! اُس کي کہئے جو ترقي کي شاہ راہ پر ہے - آپ کے باپ دادا کا دل جانتا ہوگا کہ کیسے کیسے ایک ایک بسوہ زمین ملتی ہے -

هل کرایست -- بدعهدي سے تو هرگز حاصل نه هوئي
هوگي اور چاهے جو کچھه بھی هوا هو !

هارن بلوئر —

[اُنگلي کے بل بات کرکے]

کهنے کي باتیں هیں ! ضرور وعده خلافي
بد عهدي تو ان کا شعار هي رها هے -
ایسے ایسے کتنے هی جیکمین کو وه دم زدن
میں فنا کر دیتے ! "سن تو سهي جهاں
میں هے تیرا فسانه کیا" -

بیگم هل کرایست — هارن بلوئر صاحب ، ایسی
اهانت آمیز باتیں کرنا آپ کو لازم نهیں
هے -

هارن بلوئر — اسے اهانت کهتے هیں یا جواب
باصواب کهتے هیں - ایسے هي آپ کو
جیکمین عزیز هیں تو ان کے لئے آپ
دوسرا مکان بنوا دیجئے - خدا کے فضل سے
آپ کو جگه کي کوئي کمي نهیں هے -

ہل کرایست -- یہ دوسري بات ہے ' آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور ہمارے آپ کے معاملے میں یہ خاص شرط تھي جب میں نے بیعنامہ کیا تھا -

ہارن بلوئر -- ہاں ' تو یہ بھي شرط تھي کہ ہم کو ڈیوک سے اور زمین مل جائیگي -

ہل کرایست -- ہم کو اس قصہ قضیہ سے کوئي واسطہ نہیں ہے - ڈیوک کا معاملہ ڈیوک سے چکائیے -

ہارن بلوئر -- غرض کیسے نہیں ہے ؟ اب غرض معلوم ہو جائیگي - ذرا مکانات میرے قبضہ میں آ جانے دیجئے ' اور اب آتے ہي ہیں - آئینگے کیسے نہیں !

ہل کرایست -- میري نظر میں تو یہ........

[اپنے غصہ کو روک لیتا ہے]

ہارن بلوئر -- واضح رہے کہ شاید آپ کو مجھ جیسے آدمیوں سے ابھي واسطہ نہیں پڑا

ھے - خدا نے مجھے حوصلہ دیا ھے ، زمین
دی ھے - میں خزانہ پر کا سانپ نہیں
ھوں کہ دولت کی حفاظت کرتا رھوں !
میں نے ترقی کی راھیں سیکھی ھیں -
میں اپنی قوت پر بھروسہ کرتا ھوں -
ایسی ایسی بے تکی باتوں کی ذرا بھی
پروا نہیں کرتا - جیکمین کے خاندان کے ۴۰
آدمیوں کی میری نظر میں ذرہ برابر وقعت
نہیں ھے - آپ یہ جذبات محبت لئے
بیٹھے رھئے - میں کاروباری آدمی ! میرے پاس
ان فروعات کی گنجائش نہیں ھے -

ھل کرایست —
[ناراض ھوکر]
باتیں مارنا ، شیخی کی اُڑانا ، یہ میں
خوب سمجھتا ھوں -

ھارن بلوئر — جی نہیں ، میں صاف آدمی ھوں ،
جو دل میں آتا ھے وھی زبان سے نکلتا
ھے - میں چاھتا نہیں کہ مقامی انتظامات

دقیانوسي کینڈے پر رهیں - میں تجدید
کرنا چاهتا هوں - آپ خوب سمجھ لیجئے
کہ همارا آپ کا گزر ایک جگہ ذرا مشکل
هے -

هل کرایست -- اچھا تو یہ کہئے ' آپ کب تشریف
لے جائیںگا ؟

هارن بلوئر -- اس دهوکے میں نہ رهئیگا ! میں
" تشریف " نہ لے جاؤنگا -

هل کرایست -- کیا کہوں میں اس درد کے هاتهوں
شرمندہ هوتا هوں - آخر آپ کا مطلب کیا
هے ؟ ذرا میں بهي سنوں -

هارن بلوئر -- مطلب ؟ واہ واہ واہ ! اجی جناب
میں هوں شمال کا رهنے والا -

[معني خیز هنسی هنستے هوئے]

هل کرایست -- خیر نہ بتائیے ! مجھے سب خبر
مل چکی هے ' آپ سنتري خرید کے یہاں
نئي چمنیاں لگانے والے هیں اور --

[کھڑکي کے باھر اشارہ کرتے ھوئے]

اس کا خیال نہیں کہ ھم جس مکان میں سو پشت سے رھتے ھیں وہ غارت ھوگا کہ رھیگا - ھمارا آرام ، ھماري خوشي چولھے بھاڑ میں گئي - کیوں ؟

ھارن بلوئر — آپ کي باتیں بھی خوب ھوتي ھیں! آپ کا خیال ھے کہ آپ کے بزرگوں نے آپ کے لئے پر فضا مکان بنا دیا تو پوري فضا کي فضا آپ کي میراث ھو گئي - کیوں ؟ اور مکان کی اگر کہئے تو اس میں صرف پڑے پڑے آپ کو روتی کھانا ھے - کھایا کیجئے - کام کاج تو کچھ آپ کو ھے نہیں! یہ تو ظاھر ھے کہ کچھ کام کاج ھوتا تو ایسي ایسي نہ سوجھتي - واہ ري بیکاري! کیسے کیسے نفع ھیں -

ھل کرایست — بس اور سب کچھ کیجئے ، میرے سر کاھلي اوو بیکاري کا الزام نہ رکھئے - ڈاکر! کہاں گیا ڈاکر ؟ اگر میری طرح

ریاست کے کاغذات کی چکی پیسنا پڑے تو
آنکھیں کھل جائیں ! تو کیا سنتری خریداری
کی خبر سچ ھے ؟

ھارن بلوئر — صحیح ! آیت وحی کی طرح صحیح !
آپ جاننا ھی چاھتے ھیں تو سن لیجئے -
اسی وقت میرا لڑکا چارلی خرید رھا ھوگا -

ھل کرایست —

[دوسری طرف گھوم کے]

کیا ؟ کیا ؟

ھارن بلوئر — جی ' اس وقت بڑی بی سے بات
چیت ھو رھی ھوگی - منھ مانگے دام
جیسے تیسے بھی نہیں !

بیگم ھل کرایست --

[بہت بگڑکر]

اس کو نوچ کھسوٹ نہیں کہتے تو اور
کیا ؟

هارن بلوئر -- فقرے بھي آپ کو خوب یاد ھیں -
"نوچ کھسوٹ"! ھاں کیا گالي دینے سے
ھڈی توٹتي جاتي ھیں؟ کسي کے جسم
پر اُچھل تھوڑا ھي آتي ھے! لیکن گالی
دل کو پتھر کر دیتی ھے - بیگم صاحبہ
نہ ھوتیں یہاں تو آپ بھي جانتے کہ گالي
کا جواب گالي ھے -

بیگم ھل کرایست — میري وجہ سے آپ اپنے پر جبر
نہ کیجئے -

هارن بلوئر — ھاں بےشک مجھے جبر نہ کرنا
چاھئے - آپ ھي ھماري سد راہ ھیں اور
میری راہ روکنا آسان کام نہیں ھے - یا تو
میرا راستہ چھوڑ دینا ھوگا یا پھر وھي
ھوگا جو میں چاھتا ھوں ، اور میری مرضي
آپ کو معلوم ھے - سنتری اور سنتري میں
چمنیاں - آپ کچھ خدا تو ھیں نہیں کہ
آپ کا چاھا ھمیشہ ھوا کرے -

ھل کرایست — سچ ھے ، سچ ھے! اور اسي کا نام

ہمسایہ نوازی ہے!

ھارن بلوئر — جي ھاں! اور آپ نے ھي تو ھمارے
ساتھ بڑی ھمسایہ پروری کي ھے - مانا کہ
میرے بیوی نہیں ھے بہو تو ھے، آج تک
کبھي بیگم صاحبہ آپ نے بھي قدم رنجہ
فرمایا؟ میں تو یہاں چار دن سے رھتا
ھوں اور آپ لوگوں کو مدتیں ھو گئیں آپ
ھم سے نفرت کرتے ھیں - ھماري ترقی دیکھ
کے جلتے ھیں - ھم گرجا جاتے ھیں وہ
بھي آپ کي آنکھوں میں کھٹکتا ھے - ھم
چیزیں بناتے ھیں فروخت کرتے ھیں،
یہ بھي آپ کو پسند نہیں آتا - ھم زمین
خریدتے ھیں وہ بھي آپ کو ناگوار ھوتا ھے-
اغل بغل سے منظر خراب ھوا جاتا ھے!
اب ھوا جاتا ھے تو ھو جائے - ھمیں آپ
دشمن کي نگاہ سے دیکھتے ھیں تو ھم بھي
آپ کو دوست نہیں سمجھتے! بہت دن
آپ کي نبھي اب خدا حافظ ھے ایندہ -

ہل کرایست — مطلب یہ ہوا کہ آپ وہ مکانات
خالی ہی کرا لینگے !

ہارن بلوئر — جی ہاں ! جی ہاں ! ہم مکانات
خالی کرا لینگے - ہم کو مکانات کی ضرورت
ہے ، بغیر مکانوں کے ہمارا کام نہیں چلتا -
نئے نئے کام چھڑنے والے ہیں -

ہل کرایست — تو گویا آپ نے لڑائی چھیڑ دی !

ہارن بلوئر — سچ ، بالکل سچ ! میں نے چھیڑ دی
یا آپ نے لیکن خیر میں ہوں تو میں
ہی سہی - میں خورشید صبح آپ ہیں
آفتاب شام بقول کسی شاعر -

ہل کرایست —

[گھنٹی میں ہاتھ لگاکے]

میں دیکھونگا کہ یہ سختی آپ کی کتنے
دن چلتی ہے ! ابھی تک تو ہر بات
وضعداری سے کی جاتی تھی لیکن اب
آپ ان باتوں پر اترائے ہیں تو ہم بھی

جو کچھ بن پڑیگا اُٹھا نہ رکھینگے -

[فیلوز سے جو دروازہ پر کھڑا ھے]

جیکمین ابھی یہیں ھیں ؟ ھوں تو ذرا بلا لو -

ھارن بلوئر —

[کسي قدر پریشان ھوکے]

میں ان لوگوں سے مل چکا ھوں - مجھے اب ان سے کچھ نہیں کہنا ھے - میں نے ان سے پہلے بھي کہہ دیا ھے کہ پانچ پونڈ نقل مکان کے لئے ان کو دئے جائینگے -

ھل کرایست -- آپ کو یہہ نہیں سوجھتا کہ چھوٹا آدمي ھو خواہ بڑا آدمي ھو وہ کوئي بھي دوسروں کا محتاج ھونا نہیں پسند کرتا - آزادي انسان کی فطرت ھے -

ھارن بلوئر — کل تک میں خود آزاد نہ تھا - اور میں کیا کوئی نہیں ھو سکتا - قسمت فقط ھمت کا نام ھے باقي مکاري ، فریب ، اور

کچھ نہیں - آپ لوگ جتنے دیہاتي
ہیں سب کے سب مکار ہوتے ہیں - تکلف '
تہذیب ' بس یہي آپ کا معیار حیات ہے -
جب قابو حاصل ہوتا ہے تب یہ باتیں
خوب کرتے بنتی ہیں - لفافہ ہي لفافہ ہوتا
ہے ! ڈھول کے اندر سوا پول کے اور ہے ہي
کیا ؟ سچ پوچھئے تو آپ مجھ سے کہیں
زیادہ سنگ دل ہیں -

بیگم ہل کرایسٹ —

[جو خاموش کھڑي یہ سب باتیں سن رہي تھي]

یہ محض آپ کا حسن ظن ہے !

ہارن بلوئر -- اس میں حسن‌ظن کا سوال نہیں ہے -
جہاں تک آپ دیکھینگي ہر مذہب اسي
بات پر متفق ہے کہ خدا بھي اُسي کی
مدد کرتا ہے جو ہمت رکھتا ہے - میں
ہمت رکھتا ہوں لہذا خدا میری مدد
کرنا چاهتا ہے -

بیگم هل کرایست — واقعي آپ کا تبحّر علمي قابل داد هے !

هل کرایست -- هم لوگ حق بجانب هیں اور خدا ....

هارن بلوئر — کاش آپ یهي سمجھتے تو پھر کیا تھا ! لیکن آپ میں یه سمجھنے کي قدرت هی نهیں !

بیگم هل کرایست — نه اتنا غرور هے !

هارن بلوئر —

[ایک اُنگلي اُٹھا کے بات کرتا هے]

اپنی طاقت پر بھروسه کرنے کو غرور نهیں کهتے - هاں ، شرط یه هے که کافي اسباب هوں -

[جیکمین داخل هوتے هیں]

هل کرایست — بیگم جیکمین صاحبه ، مجھے سخت افسوس هے ، لیکن آپ خود دیکھ سکتي هیں که میں نے کوئي دقیقه کهنے سنے

میں اُتھا نہیں رکھا -

بیگم جیکمین — جي هاں -

[مشکوک انداز سے]

لیکن میں سمجھتی تھی کہ ان پر آپ
کے کہنے کا بھي کوئي اثر نہ هوگا طوطاچشم
هیں بالکل !

هارن بلوئر — کیوں ؟ گھر تو گھر - جیسے یہ گھر
ویسے دوسرا گھر - رها نقل مکان کا صرفہ
سو میں نے پانچ پونڈ دینے کو کہہ هي
دیا - اب اس میں بات هي کیا رهي !

جیکمین --

[آهستہ سے]

پانچ پونڈ کي خوب کہي ! پچاس پونڈ
دیں جب بھي هم مکان نہ چھوڑینگے - تین
بچے همارے اسي مکان میں پالے پوسے گئے
هیں اور دو بچوں کو اسي مکان سے هم
دفن کر آئے هیں - یہ گھر چھوڑا تھوڑا هي

جاتا ہے ہم سے !

بیگم جیکمین — ہم کو اس مکان سے محبت ہو گئی ہے - اس پر ہماری لو لگی ہے !

ہل کرایست -- اور جو کوئی آپ کو آپ کے مکان سے نکالے تو کیا ہو ؟

ہارن بلوئر -- یہ کون سی بات ہے ؟ لیکن بڑی ضرورتوں کے آگے چھوٹی ضرورتیں رد کرنی پڑتی ہیں - خیر ، اب ہم دس پونڈ دے دینگے اور ایک گاڑی بھی اسباب لے جانے کے لئے بھیج دینگے - اب تو کوئی شکایت کا موقع نہیں رہا - چلئے جھگڑا مٹا لیکن اب آیندہ کچھ گنجایش نہیں ہے -

[جیکمین اور ان کی بیوی ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں - ان کے چہرے سے سخت غصہ ظاہر ہوتا ہے - گویا یہ سوال ہے کہ پہلے کون جواب دے]

بیگم جیکمین -- میت پڑے ایسے دس پونڈ پر !

[اپنے خاوند سے]

آپ کیا کہتے ہیں ؟

جیکمین -- نام نہ لو! کچھ آج سے ہم لوگ اس مکان میں رہتے ہیں؟ میں اس مکان میں آیا جب شادی بھی نہ ہوئی تھی!

هارن بلوئر -- تم لوگ بڑے ناعاقبت اندیش ہو -

هل کرایست — آپ ان کو لکچر نہ دیجئے! ان باتوں میں وہ آپ سے کوسوں آگے ہیں!

هارن بلوئر —

[غصہ سے]

یوں تو میں ایک ہفتہ کی مہلت دے دیتا لیکن اب اگر ایسی ہی بات ہے تو اگلے سنیچر تک مکان خالی ہو جانا چاہئے - اگر ایک منٹ کی بھی دیر ہوئی تو سامان نکلوا کے پھکوا دونگا چاہے پانی ہی کیوں نہ برستا ہو -

بیگم هل کرایست —

[بیگم جیکمین سے]

خیر، میں آپ کا سامان اپنے یہاں منگوا

لونگي - جب تک آپ همارے یہاں چلئے رهئے - خدا کی خدائي میں کیا وهی ایک مکان هے !

[بیگم جیکمین شکریه ادا کرتي هے - آنکھوں سے جیسے شعلے نکل رهے هیں -]

جیکمین —

[گھونسه دکھاتے هوئے]

تم کو شریف کون کہتا هے ؟ بس اب زیاده غصه نه دلاؤ -

هل کرایست —

[آهسته سے]

جیکمین !

هارن بلوئر —

[مغرور انداز سے]

آپ سن رهے هیں ؟ یه آپ کے پرورده صاحب هیں ! لیکن ان کو سمجها دیجئے که میرے منھ نه لگیں ، تو نهیں میں ان کو

تھیک ھي کر دونگا - میں اِن کو پولیس
کے حوالہ کر دونگا ' درست ھو جائینگے -
یہ دھمکي دینا بھول جائینگے ! کوئي
دل‌لگي نہیں ' ھم سے بگڑینگے تو بن
جائینگے -

ھل کرایسٹ --- جیکمین صاحب ' میرے خیال میں
آپ جائیے - اب یہاں تھہرنا بیکار ھے -
[جیکمین دروازہ کي طرف سے چلے جاتے ھیں]

جیکمین--- خیر خدا چاھیگا تو اس کا نتیجہ آپ
بھي دیکھ لینگے -
[باھر جاتے ھیں - بیگم ھل‌کرایسٹ بھي ساتھ ساتھ
دروازہ تک جاتي ھے]

ھارن بلوئر --- خوب ! میں کہتا ھوں کیسے بےعقل لوگ
ھیں - اپنے فائدہ نقصان کا جیسے احساس
ھي غائب ھے - میں نے تو ایسے لوگ
دیکھے ھي نہیں -

ھل کرایسٹ --- میں نے آپ جیسے متمرّد نہیں
دیکھے -

ھارن بلوئر -- یا خدا! یہ متمرّد کون بلا ھے - جو کچھ کہنا ھو صاف کہئے - یہ بڑے بڑے الفاظ کي آڑ کیوں لیتے ھیں ؟ اب تو وہ بیگم صاحبہ جو شرافت کي دیوي تھیں وہ بھي گئیں -

ھل کرایست --- میں آپ سے تو تو میں میں نہیں کرنا چاھتا ، لیکن یہ طریقہ آپ کا بہت نفرت انگیز ھے -

ھارن بلوئر --- ادھر دیکھئے - خیر ، آپ کو تو میں قابل اعتراض نہیں سمجھتا - آپ اپني شان شوکت اور گنتھیا بائي لئے بیٹھے رھئے ، لیکن یہیں تک آپ کي حد ھے ؛ اِس سے آگے بڑھے تو خیریت نہیں - آپ کو معلوم ھے کہ نہیں کہ یہاں میں اپنے دم سے نئي روح پھونکنا چاھتا ھوں ؟ میرے حوصلے بلند ، میري ھمت عالي ، میں پارلیمنٹ کے لئے امیدوار ھوں - میں چاھتا ھوں کہ اِس بستي میں ھُن برسے -

اگر آپ مجھ سے اچھي طرح ملینگے تو
میں بھي بھلا آدمي ھوں - آپ نے مجھے
محض پڑوسي کہ کے چھوڑ دیا ھے - میں
آپ کي خاطر نئي چمنیوں سے کرنا چاھتا
ھوں - ھاتھہ لانا یار، کیوں کیسي کہي!

[ھاتھہ بڑھاتا ھے]

ھل کرایست --

[نظر انداز کرتے ھوئے]

آپ کا یہي مطلب ھے - جب غرض ھوئي
وعدہ کر لیا اور جب موقع ملا وعدہ خلافي
کي!

ھارن بلوئر -- آپ تو اپني ھي دُھن میں ھیں،
آپ ھم سے ملینگے تو ھم سا دوست کوئی
نہیں اور ھم سے عداوت رکھینگے تو ھم سا
دشمن بھی کوئی نہ ھوگا - کھڑکی سے چمنی
بہت خراب معلوم پڑیگی - کیوں ؟

ھل کرایست --

[بہت غصہ سے]

هارن بلوئر صاحب ، اگر آپ یه سمجھتے
هوں کہ جیکمین کے اس معاملے کے بعد
بھی میں آپ سے کوئی واسطه رکھونگا تو
یه آپ کی غلطي هے - آپ چاهتے هیں
کہ آپ ان پر ستم ڈهائیں اور میں مروت
کروں - یه غیر ممکن هے - خیریت اسي
میں هے کہ آپ جیکمین وغیرہ کو بدستور
رهنے دیجئے ورنه کم سے کم همارا آپ کو
همیشه کے لئے سلام -

هارن بلوئر — خیر ، اس کي تو پروا نهیں هے - اس
میں میرا کیا بگڑیگا - لیکن آپ اپني جگه
پر ذرا پھر سوچ لیجئے - آپ کو هے گتھیا
اور اسي سے آپ هر بات میں جلدي کرتے
هیں - میں ایک بار پھر کهونگا کہ هم سے
دشمني آپ کے حق میں اچھي نهیں هے ،
یا آپ هم سے میل کیجئے یا آپ اپنے
مکان کي خوبصورتي سے هاتھ دھو ڈالئے -

[موٹر کي آواز سنائي دیتي هے]

اچھا ہمارا موٹر آ گیا ! میں نے چارلسي
اور بھو کو بھیجا تھا کہ سنتري کا معاملہ
آج طے ہو جائے - یقین ہے کہ بیعنامہ جیب
میں لائے ہونگے - پھر نہ کھئیگا ' آج سے
معاملہ ختم ہوتا ہے - میں ذاتي طور سے
آپ کو برا آدمي نہیں سمجھتا - میں تو
جانتا ہوں کہ پرانے چندولوں میں آپ سے
بہتر کوئي نہیں ہے - ہاں سوسائٹي میں
البتہ آپ ہم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں -
لے بس آؤ -

[ہاتھ بڑھاتا ہے]

ھل کرایست -- یوں تو خیر کیا ' اگر آپ دس مرتبہ
بھي سنتری خرید لیں جب بھي ہمارا
آپ کا میل نہیں ہو سکتا - آپ کے ہمارے
طریقے جدا ' انداز قرینے مختلف !

ہارن بلوئر —

[بہت غصہ میں]

اچھا تو یہ کھئے ! خیر معلوم ہوا - اب

میں آپ کو سکھا ھي دوں اور جلدی ھي سکھا دوں - ھوش کي دوا کیجئے آپ گھرے ھوئے ھیں، بالکل گھرے ھوئے -

[ھاتھہ سے آھستہ آھستہ ھوا میں جیسے دایرہ کھینچتا ھے]

آپ ھِل میں نے خرید ھي لیا ھے، یہاں سب کام پھیلا ھوا ھے - لانگ میڈو کي کوئی بات ھی نہیں - سنتری ابھی ابھي مول ھی لے لي ھے - آپ کو صرف کھیتوں سے معلوم ھوا کریگا کہ ھم بھی دنیا میں ھیں - سو آپ کے مکان اور کھیتوں کے درمیان بھي عام سڑک ھے - شمال کی طرف میں سڑک تک قابض ھو گیا ھوں، اور پچھم طرف گھر تک میں بڑھتا چلا آتا ھوں - جب نیا کارخانہ کھلیگا تو خواہ مخواہ تھیلوں کے آنے جانے کے لئے راہ بنانی پڑیگی کیونکہ ادھر ھی سے سب مال مسالا جائیگا، جب حال معلوم ھوگا!

ابھی بیٹھے بیٹھے مزہ کیا کرتے ہو - کیوں جناب ؟

[مارے غصہ کے ھل کرایست جامہ سے باھر ھے یہاں تک کہ مارے غصہ کے منھہ سے آواز نہیں نکلتي - کھڑکي تک بغیر لتھیا لئے ھوے چلا جاتا ھے - ھ'رن بلوئر کي طرف پیٹھہ کئے کھڑا ھے - اتنے میں دروازہ یکبارگي کھلتا ھے اور آگے جل داخل ھوتي ھے اس کے پیچھے چارلس اور اس کي بیوي کلو اور رولف داخل ھوتے ھیں -

[چارلس خوبصورت سا آدمي - موچھیں ایسي جیسے اس کي وجاھت میں قرار واقعي ترقي ھو رھي ھے - عمر کوئي ۲۸ سال وسٹکوٹ کے کالر میں سفید حاشیہ -

[چارلس کلو کے بغل میں اس طرح ھاتھہ دئے چلا آ رھا ھے جیسے پلٹ پڑنے سے روکنے کا ارادہ ھو - کلو حسین نو جوان عورت - سیہ چشم - ھونٹ بالکل سرخ جیسے پوڈر لگا ھو - اور لباس مقامي حالتوں کو دیکھتے ھوے کسي قدر کم حیثیت -

[رولف جو سب سے پیچھے آ رھا ھے - ایک بیس سالہ نو جوان ھے - کشادہ چھرہ اور بھورے بھورے

سخت بال - جل اپنے باپ کے پاس سیدھی دوڑی چلی
جاتی ہے - باپ اب تک کھڑکی میں کھڑا ہے - جل کے
ہاتھ میں ایک بوتل ہے -]

جل --

[خاص آواز سے]

ابّا جان، میں ٹھیک وہی دوا لائی -
خاص وہی دوا جو بہت فائدہ کرتی ہے -
وہی چیز ابّا جان کہ نہیں؟ آئیں یہ
معاملہ کیا ہے؟

[یہ بات کچھ اس انداز سے کہی گئی جیسے کمرہ کی
حالت سے اُس نے تاڑ لیا ہو کہ کچھ جھگڑا ہو رہا ہے -
ہل کرایست اپنی جگہ یعنی کھڑکی کے پاس سے جہاں
کھڑا ہے جنبش نہیں کرتا اور وہیں کھڑے کھڑے اِشارے
سے جواب دیتا ہے - جل اسی کے پاس کھڑی ہو جاتی
ہے - کبھی اپنے والد کی طرف گھور کے دیکھتی ہے
کبھی ہارن بلوئر کی طرف - اس کے بعد جیسے دونوں کے
درمیان میں کھڑی ہو کے باپ سے مخاطب ہوتی ہے -
چارلس اپنے باپ کے پاس کھڑا ہو جاتا ہے جو کینہ
سے اب تک جوں کا توں کھڑا ہے جہاں سے اُس نے

آخری تقریر کی تھی - کلو اور رولف پس و پیش کے
عالم میں آتشدان اور دروازہ کے درمیان کھڑے ہیں -]

ہارن بلوئر — چارلی کہو - بیٹے ' کیا ہوا ؟

چارلس -- معاملہ طے نہیں ہو سکا ؟

ہارن بلوئر -- نہیں ہو سکا ' کیا معنی ؟

چارلس — بس وہ کہہ ہی رہی تھی کہ "دو تین
ہزار پانسو پر طے" کہ اتنے میں ڈاکر
پہنچ گیا -

ہارن بلوئر — یہ ڈاکر کہاں سے پھاند پڑا بیچ میں !
کُتا کہیں کا ! ابھی ابھی تو یہاں تھا -
اچھا اب میں سمجھا -

چارلس — بس سرپٹ پہنچا اور بڑی بی کو علیحدہ
لے جا کے کچھ بات چیت کی - اب کیا بات
چیت ہوئی یہ مجھے معلوم نہ ہو سکا -
لیکن پلٹنے کے وقت بالکل اُلّو کی شکل
تھی اور الو سے بھی زیادہ ہوشیار معلوم

ھوتا تھا - بڑي بي نے پہلے تو فرمایا کہ میں ذرا سوچ لوں پھر سوچنے سے یہ معلوم ھوا کہ اور باتوں پر بھي غور کرنا ھے -

ھارن بلوئر -- تم نے کہا تھا کہ دام چاھو اسي وقت لے لو ؟

چارلس — جي ھاں ! قریب قریب انھیں لفظوں میں کہا تھا -

ھارن بلوئر — پھر کیا کہا ؟

چارلس — کہا کہ زیادہ مناسب یہي معلوم ھوتا ھے کہ نیلام کر دیا جائے تاکہ کسی کو شکایت نہ ھو اور یہي باتیں دریافت ھوئیں - وہ تو بالکل حرص کي تصویر ھے -

ھارن بلوئر — نیلام ! خیر ، اگر ابھی تک بولي ختم نہیں ھوئي جب تو ھم لے بھي لینگے - یہ سب اسي مردود ڈاکر کي

کارستانی ھے - ھل کرایسٹ سے تو ھم سے
تھن گئی -

چارلس -- میں پہلے ھی سمجھ گیا تھا -

[وہ ھل‌کرایسٹ کی طرف مخاطب ھونے کو مڑتا ھے
کہ جل آگے بڑھ کے آ جاتی ھے -]

جِل --

[چہرہ تمتمایا ھوا - انداز رعب دار بنا کے]

ھارن بلوئر صاحب ' یہ کون سی شرافت
ھے ؟

[اس کے الفاظ سن کے رولف بھی آگے بڑھ جاتا ھے]

ھارن بلوئر -- مس صاحب ' آپ دونوں فریق کو
سن لیجئے جب کچھ کہئے - یہ یک‌طرفہ
فیصلہ ٹھیک نہیں -

جل -- اس میں سننا کیا ھے ؟ جب آپ نے وعدہ
کر لیا تھا تو اب اس کے خلاف جیکمین
کو نکالنا بہت بیہودہ بات ھے - اس کا

اور مطلب هي کیا هو سکتا هے ؟

هارن بلوئر — مطلب کیا هو سکتا هے ، بڑے غضب کي بات هے ! میں تو اس دهن میں هوں کہ اس بستي کي حالت کچھ سنبھل جائے اور یہاں ذرا ذرا سي باتوں پر میرے انتظام کو ملیا میٹ کر دینے کی فکر هو رهي هے !

جل — اب تک تو میں آپ کی طرف هوکے ابّا جان سے لڑائي لڑتي تھي اب میں باز آئي -

هارن بلوئر — توبہ ، توبہ ! آخر میري بات بھي کوئي سنیگا -

جل — خیر ، اور حالات تو میں نہ جانتي هوں ، نہ جاننا چاهتي هوں لیکن اتنا ضرور کهونگي کہ غریبوں کو گھر سے خارج کرنا بڑي شرم کي بات هے -

ہارن بلوئر — خدا کی پناہ ہے!

رولف -- کیوں ابّا جان، کیا یہ باتیں سچ ہیں؟

چارلس — چپ رہو، رولف! تم بیچ میں کیوں دخل دیتے ہو؟

ہارن بلوئر —

[رولف پر ٹوٹ پڑتا ہے]

اچھا! یہ چھوکروں کی جماعت ہے - ذرا آپ چھوٹے منھ بڑی بات کرنے کو رہنے دیجئے - بڑوں کو معاملہ طے کرنے دیجئے - آپ لوگ اس کو جانیں کیا جو بیچ میں کترنے لگے -

[ڈانٹ پڑنے سے رولف اپنے ہونٹھ چباتا کھڑا رہ جاتا ہے بعد کو سر اُٹھاتا ہے -]

رولف -- مجھے اس سے نفرت ہے کہ ایسے برتاؤ --

ھارن بلوئر —

[گویا زھر اُگل رھا ھے]

کیا ؟ اگر تجکو نفرت ھے تو نکل ھمارے
گھر سے !

جل -- یہ تو صاف کہنے کی سزا ھوئی ! ھارن بلوئر
صاحب ، اس میں جامہ سے باھر ھونے کی
کیا بات ھے ؟

ھارن بلوئر — مس صاحب ، آپ نے واجب بات
کہی - آپ کی خاطر سے کہئے مکان میں
رھنے دیا جائے لیکن آیندہ سے اس کو
تمیز سے بات کرنا چاھئے - چلو چارلی
چلیں -

جل --

[بہت نرمی سے]

ھارن بلوئر صاحب ، ذرا......

ھل کرایست --

[کھڑکی کے پاس سے]

جل !

جل -- آخر اس سے حاصل ؟ تھوڑي سي تو زندگي
ھے اس میں ھنسنا کھیلنا چاھئے کہ یہ
دنیا بھر کے بکھیڑے مول لینا چاھئے !

رولف -- آفریں ! آفریں !

ھارن بلوئر --

[جس کے انداز سے معلوم ھوتا ھے کہ کچھہ سوچنے
کے بعد اس کے ارادوں میں پستي آچلي ھے]

دیکھو ، ذرا خیال کرو ، میں اپنے گھر میں
شورش نہیں برداشت کر سکتا - تم کو سمجھنا
چاھئے کہ جس شخص نے اتني ترقي
کي ھے ، جس نے دنیا دیکھي ھے ، جس
نے جان توڑ کے محنت کي ھے ، اُسے
نیک بد سمجھنے کي بھي تمیز ھے -
اگر نہیں ھے تو خدا کے یہاں اس کا
انصاف ھوگا ، لیکن میں لونڈے لپاڑیوں سے
انصاف نہیں چاھتا --

جل -- " خدا " واہ رے " خدا " !

ہارن بلوئر —

[جس کو اس سے سخت صدمہ پہنچا ھے]

ھت تیرے کافر شباب کي !

[رولف سے]

آپ بھي تو اسي مرض میں مبتلا ھیں ' کیوں نہ ھو !

ھل کرایست —

[جو قریب آ گیا ھے]

جل ' خدا کے لئے تم اپني قینچي سي زبان بند کرو -

جل — میں کیا کروں ؟

چارلس —

[ھارن بلوئر کے ھاتھوں میں ھاتھہ دے کر]

چلئے ' دیکھا جائیگا - ھاتھہ کنگن کو آرسي کیا ؟ زبان سے کہنے سے کیا حاصل ؟ عمل سے ثابت کرینگے جو کچھہ کہنا ھے -

ھارن بلوئر — اور نہیں کیا ؟

[ڈاکٹر اور بیگم ھل کرایسٹ کھڑکی سے داخل ھوئے]

بیگم ھل کرایسٹ — سب ٹھیک ھو گیا! خدا نے
خیر کی -

[سب لوگ آنے والوں کو دیکھنے لگتے ھیں]

ھارن بلوئر — اچھا، تو یہ کہئے آپ نے اپنا
کتا للکار دیا ؟

[ڈاکٹر کی طرف انگلی کا اشارہ کرتا ھے]

بڑا تیز ھے، واہ شاباش !

بیگم ھل کرایسٹ —

[کلو کی طرف اشارہ کرکے جو سخت پیچ تاب کے عالم
میں کھڑی ھے]

آپ کی تعریف ؟

[کلو متعجب ھوکے پلٹ پڑتی ھے اور اس کا بٹوہ کپڑوں
پر سے کھسک جاتا ھے -]

ھارن بلوئر — دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ھے،
آپ خوب جانتی ھیں -

جل — امّی جان، ان کو میں اپنے ساتھ لائی تھی -

[کلو کي جانب کھسک کے اس کے پاس کھڑي ھو جاتي ھے]

بیگم ھل کرایست — کیا ان کو پھر تم اپنے ساتھ لاؤگي ؟

ھل کرایست — سنا جي، تم کو یاد رکھنا چاھئے کہ —

بیگم ھل کرایست — کہ جہاں تک عورتوں کا تعلق ھے اس گھر میں میرا فیصلہ قطعي ھوگا –

جل — امّي جان !

[متحیر ھوکر کلو کي طرف دیکھتي ھے - کلو خود کچھہ کہنا چاھتي ھے لیکن زبان ساتھہ نہیں دیتی اور ایک عجیب انداز سے ڈري ڈري سي کبھي بیگم ھل کرایست کي طرف دیکھتي ھے کبھي ڈاکو کي طرف –]

[کلو سے]

مجھے سخت رنج ھے لیکن خیر دیکھا جائیگا - آؤ چلیں !

[بائیں جانب سے دونوں چلے جاتے ھیں – رولف جلدي جلدي اُن کے پیچھے آتا ھے]

چارلس — آپ لوگوں نے همارے گھر کے لوگوں کي توهین کي - کیوں ؟ اس کا اور کیا مطلب هے ؟

[بیگم هل کرایست صرف مسکرا کے رہ جاتي هے]

هل کرایست — میں معافي چاهتا هوں ! واقعي یه قابل افسوس هے ، اور مجھے سخت رنج هے - همارے تمهارے جھگڑوں میں عورتوں کو پڑنے کي ضرورت نهیں هے - اگر هماري تمهاری لڑائي بھي هو جب بھي شرافت کو هاتھ سے نه دینا چاهئے -

هارن بلوئر -- باتیں بنانے سے کیا فائدہ ؟ اب هماري تمهاري نوچ کھسوت هي هوگي ، دستانے اُتار کے کھلے کھلے پنجوں اور ناخنوں سے نوچ کھسوت هوگي ایسي ویسي بھي نهیں ! اس کے بعد جس کو خدا دے وہ لے - میں تو کوئي کسر اُتھا نه رکھونگا - آگے خدا مالک هے - کیوں بے ڈاکر ! اپنے کو بہت هوشیار سمجھتا هے ؟ کُتا کهیں کا ! تو روک سکتا

ھے - سنتری خریدی ھو اور پھو خریدی ھو
جب تو سند! چارلی ' آو چلو -

[قریب سے دونوں گزرتے ھیں اور جل دو بارہ کمرہ
میں داخل ھو رھی ھے - دروازہ میں آمنا سامنا ھو
جاتا ھے -]

ھلکرایسٹ — کہو ڈاکر ' کیا حال ھے ؟

ڈاکر — سر دست تو ھوا موافق ھے - بڑی بی نے اب
نیلام کی ٹھانی ھے - آگے ٹس سے مس
نہیں ھوتی - کہتی ھے میں دونوں کو ھمسایہ
دونوں کو عزیز جانتی ھوں ' کسی سے
بھی مروت نہیں توڑ سکتی - لیکن اگر
سچ پوچھئے تو اس کی نظر روپیہ پر ھے -
باقی خیر صلاح !

جل —

[آگے بڑھتے ھوے]

آمّی جان ! اب ؟

بیگم ھل کرایست — اب کیا ؟

جل — آپ نے اس خاتون کي توھین کیوں کي ؟

بیگم ھل کرایست — میں نے صرف یہ کہا تھا کہ ھوا کھانے ساتھ چلي جانا - یہ کب کہا تھا کہ یہاں لے کے چلي آنا ؟

جل — چاھے کسي رئیس کي بیٹي شریف زادي ھي کیوں نہ ھو ؟

بیگم ھل کرایست — بیٹي جل ! اب اس معاملہ میں دخل نہ دو - ھمیں کو طے کرنے دو کہ کس سے ھم سے میل رھے اور کس سے بگاڑ رھے -

[ڈاکر کي طرف دیکھتي ھے]

بیگم ھل کرایست — بوکھلا گئي یا بالکل بدحواس ھو گئي !

جل — امّي جان ، آپ تو پہیلیاں بُجھاتی ھیں -

اگر آپ کوئي خاص بات جانتي هیں تو
کهتي کیوں نهیں ؟

بیگم هل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

کیوں ! کیا اب کہ هي دوں ؟

هل کرایست — ڈاکر صاحب ، ذرا آپ معاف کیجئیگا !

[ڈاکر سر تعظیم خم کر کے کهڑکي سے باهر نکل
جاتا هے]

جل ، تم کو بڑوں کے سر نہ چڑهنا چاهئے -
یہ بات چیت تمهارے منهہ سے اچهي نهیں
معلوم هوتي -

جل — ابّا جان ، میں اس کي قایل نهیں - میرا
تو همیشه کے لئے سر نیچا هو گیا - یہ
بهي کوئي بات هے کہ کسي بیچارے نے
زبان نهیں کهولي اور آپ توهین پر توهین
کئے چلے جا رهے هیں - اگر هارن بلوئر کو

آپ شہدہ کہتے ہیں تو اس برتاؤ کو آپ کیا کہتے ہیں ؟

بیگم هل کرایست — چھوکری ، کچھ سمجھتی بوجھتی بھی ہے یا قینچی سی زبان ہی چلتی ہے ؟

هل کرایست — آخر ماجرا کیا ہے ؟ هارن بلوئر صاحب کی بھو کا کیا قصہ ہے ؟

بیگم هل کرایست — میں اس وقت کچھ نہیں کہنا چاہتی وہ کچھ ہی قصہ کیوں نہ ہو !

[جل کی جانب سخت نگاہ سے دیکھتی ہے اور کھڑکی سے باہر چلی جاتی ہے -]

هل کرایست — جل ، تم نے اپنی والدہ کو بہت پریشان کیا ہے !

جل — جی نہیں ! ڈاکر نے کچھ ماں سے لگائی بجھائی کی ہے - اسی نے کوئی قصہ گھڑا ہے - میں تو جب ہی سمجھ گئی تھی

جب چپکے چپکے کانا پھوسی ہو رہی تھی - میں تو اس ڈاکر کو دیکھے خار کھاتی ہوں ! لفنگا ہے لفنگا اچھا خاصہ !

ھل کرایست — اب تمہاری طرح ساری دنیا تہذیب کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نہیں ہو سکتی - بڑے کام کا آدمی ہے ڈاکر - جل ، تم کو اپنی ماں سے معافی مانگنا چاہئے -

جل —

[اپنے بندھے ہوے بالوں کو جنبش دے کے]

ابا جان ، یہ بات نہیں ہے - ایک ذرا سا بھی آدمی اگر ان کے چکمہ میں آ جاے تو نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچا دیں - امی جان تو جب اپنی بات پر آ جاتی ہیں تو بالکل زہر کی پڑیا ہو جاتی ہیں - جانا کہ ہارن بلوئر لُچّا ہے ، شہدہ ہے ، سب کچھ ہے ، لیکن اس کا مطلب یہ تو نہ ہوا کہ ہم سب بھی اسی کے ساتھ ساتھ لچے بن جائیں -

ھل کرایسٹ -- تو گویا ھم لوگ بھي شھدپن کرنے
کي صلاحیت رکھتے ھیں! چلو یہ سند
خوب ملي!

جل -- نھیں ابّا جان، یہ بات نھیں - میں نے تو
صرف اتنا کھا تھا کہ آپ جو چاھے آپ
برتاؤ ھارن بلوئر کے ساتھ کیجئے، امّي جان
اس کو اچھا ھي کھے جائینگي - ان کا
خود اور ذاکر کا تو کھنا ھي کیا ھے!

ھل کرایسٹ — اخّاہ، آج تو تم نے سنجیدگي اور
متانت کي حد کر دي!

جل — نھیں، حقیقت یہ —

[اس کي آواز گلو گیر ھو جاتي ھے]

اب تو ذرا میرے ھنسنے کھیلنے کے دن آئے
تو یہ دنیا بھر کي آفتیں آ گئیں - امّي
جان کے غصے کي اگر یھي حالت رھي تو
زندگي زھر ھو جائیگي - اوروں کے ساتھ
پڑکے ابّا جان آپ کو یہ طریقے نہ سیکھنے

چاهئے - آپ کا درد اب کیسا ھے ؟

هل کرایست -- اچھا ھے - اب تو بہت افاقہ ھے -

جل — دیکھا ! اس سے تو معلوم ھوتا ھے کہ آپ کے لئے چاھے دلچسپي کا سامان ھو لیکن هماري خدا ھي خیر کرے !

هل کرایست — معلوم ھوتا ھے تم سے اور اس کا کیا نام ھے -- رولف سے -- کچھ ساز باز ھو چلا - کیوں ؟

جل -- نہیں ، مگر اب اس سے کیا ؟ وہ گھروندا بن کے بگڑ گیا !

[اپنے ھونٹھ دانت کے نیچے دباتي ھے -]

هل کرایست -- مجھے تو اس کا ذرا بھي افسوس نہیں -

جل — میں کچھ شباب اور عاشقي کے خواب نہیں دیکھنا چاھتي لیکن بهرحال راہ و رسم میں کوئي هرج ھي نہیں سمجھتی - میں تو چاھتي ھوں کہ دل خوش رکھوں ،

ہر چیز سے لطف اُٹھاؤں - لیکن جب ہر آدمی منافرت کا وظیفہ پڑھتا ہے تو دل خوش رکھنا معلوم! آپ تو انہیں باتوں میں آلودہ رہنا چاہتے ہیں، رہی میں سو میں کیا! میری قسمت میں بھي یہي پریشاني لکھی ہے - ہماري قسمت پھوٹتي ہے! دن رات، صبح شام، سوائے نفرت کے اور کوئي خیال ہی کسي کے ذہن میں نہیں آتا!

ہل کرایست — تم کو اپنے گھر سے تو محبت ہے نہیں!

جل — محبت؟ میں تو اپنے گھر پر جان دیتي ہوں -

ہل کرایست — یہ بات ہے تو خوب یاد رکھنا کہ جب تک اس موذي کو روکا نہ جائیگا اس گھر میں رہنا محال ہو جائیگا - چمني، دھواں ہر طرف یہی سامان دکھائی دیگا - درخت سب پترا ہو جائینگے، خدا کي پناہ! ذرا خیال کرو وہاں!

[اشارہ کرتا ہے]

ذرا سوچو تو!

[اس طرح اشارہ کرتا ھے گویا جیسے اس کو صاف دکھائي دے رھا ھے کہ چمنیاں بلند ھو رھي ھیں اور دھواں نکل رھا ھے -]

میں یہیں پیدا ھوا، میرے باپ یہیں پیدا ھوئے - سب ان درختوں اور مرغزاروں کو دیکھہ کے جیتے تھے - اور اب یہ جنگلی جانے کہاں سے "ترقي" کا خبط لے کے آ گئے ھیں! انھیں سنٹري کے سبزہ‌زاروں میں میں نے گھوڑے کي سواری سیکھي، دنیا بھر میں ایسے سبزہ‌زار ڈھونڈھے سے نہیں مل سکتے، ایک ایک درخت پر میں چڑھا ھوں - ھائے کس منحوس ساعت میرے باپ نے اس کو بیچا! لیکن اِس دن کي ان کو کیا خبر تھي! کیا کہیں! مصیبت بھي ایسے وقت میں آئي جب روپیہ پیسہ کا توڑا ھے -

جل —

[اس کے بازو سے چمٹ کے]

ابّا جان !

ھل کرایست — ھاں کیا ھے ؟ لیکن جتنی محبت
ھم کو اس مکان سے ھے تم کو نہیں ھے -
کبھي کبھي تو میں خیال کرتا ھوں کہ
تم چھوکرے چھوکریاں دنیا میں کسي
چیز سے محبت نہیں کرتے -

جل — ابّا جان ! میں تو محبت کرتي ھوں ،
ضرور محبت کرتي ھوں -

ھل کرایست — تم تو دیکھ ھي رھي ھو ، اب اس
زندگي میں ایسي عمدہ جگہ ایسا پر فضا
منظر نصیب نہیں ھو سکتا ، چاھے جو
ھو - لیکن بغیر اچھي طرح لڑائي لڑے
تو میں اس مکان کو برباد ھونے نہ دونگا -

[اس بات کا احساس کرتے ھوئے کہ اس کے خلاف خیالات
کا اظہار ھوگیا اُتھ کے کھڑا ھو جاتا ھے اور کھڑکي تک
تہلتا ھوا چلا جاتا ھے ، داھني جانب مڑ جاتا ھے - جل
کھڑکي تک پیچھے پیچھے چلي جاتي ھے اس کے بعد انگڑائي
لے کے دونوں ھاتھ بلند کرتي ھے -]

جل — اوهو ! اوهو !!

[پشت پر سے آواز آتی هے "جل !" — مڑ کے دیکھتي هے اور حیرت زده هو کے پیچھے پلٹ جاتي هے اور کھڑکي کے داهنے بازو کا سہارا لے کے کھڑي هو جاتی هے ' بائیں طرف سے رولف آتا هے -]

کون هے ؟

رولف —

[کھڑکي کے پاس بازو کا سہارا لئے هوئے کھڑا هے ']

دشمن ! کلو کے بتوا کو تلاش کرنے آیا هوں -

جل — چلے جاؤ ' دشمن ! خیریت نہیں هے -

[رولف کھڑکي سے نکل آتا هے اور کلو کا بتوا جہاں گرگیا تها وهاں سے اُٹها لیتا هے پهر پلٹ کے اسي کھڑکي کے بائیں جانب سہارا لے کے کھڑا هو جاتا هے -]

رولف — معاملہ کچھ سلجھتا نظر نہیں آتا ! کیوں ؟

جل — هے تو ایسا هي -

رولف — بزرگوں کے گناه اور پڑیں همارے سر ' بھگتیں هم لوگ !

جل -- تین چار پشت تک چھاؤں پڑتی ھے - آخر
ابّا جان نے کون سا گناہ کیا ؟

رولف — ایک طرح سے کوئي گناہ نہیں کیا !
البتہ یہ سمجھ میں نہیں آتا ، اور میں
نے تم سے اکثر کہا بھي ھے کہ آخر
تم لوگ ھم کو باھري ، غیر کیوں سمجھتے
ھو ؟ مجھے تو یہ بات کچھ اچھي نہیں
لگتي -

جل — لیکن اس میں آپ لوگوں کو یا کم سے کم
آپ کے والد صاحب کو تو برا ماننا نہیں
چاھئے -

رولف — انسان تو دونوں ھیں - آپ کے والد
صاحب بھي اور میرے والد صاحب بھي -
وہ بھي تو ھم لوگوں سے وابستہ ھیں -
یہ جتني ترقي ھو رھي ھے آخر کس کے
لئے ھو رھي ھے ؟ ھمارے لئے تو - بھلا
جیسا برتاؤ تمھاري ماں نے کلو کے ساتھ

کیا ہے ویسا کوئي تمھارے ساتھ کرے تو کیا
ہو؟ اور تمھاري ماں نے ایسے طریقے برت کے اور
لوگوں کے بھي سر پھرا دئے ھیں - کوئي شخص
بھي تو بیچاري کلو سے ملاقات کرنے نہیں آتا -
اور کیوں نہ ہو! میں تو سمجھتا ھوں
یہ حد درجہ ذلیل بات ہے کہ کسي کو
محض اس لئے متروک کر دیا جائے کہ وہ
باھري ھیں یا نو وارد ھیں ' اُن کي حیثیت
کا اندازہ اُن پر نہ چھوڑا جائے بلکہ اُن کی
حیثیت آپ خود اپنے طریقوں سے بنائیں
بگاڑیں -

جل -- یہ اس لئے نہیں کہ آپ لوگ نووارد ھیں -
اگر آپ کے والد صاحب شرافت کا برتاؤ اور
لوگوں کے ساتھ کرتے تو اور لوگ بھی اُن
کو شریف سمجھتے -

رولف ---- یہ کہئے - مجھے تو یقین نہیں آتا - میرے
والد کی قابلیت میں کس کو شک ھو
سکتا ہے ؟ اُن کا خیال ہے کہ اس مقام پر

اُن کا دباؤ لوگوں کو ماننا چاھئے ' بجائے
اس کے ھر شخص خود ان کو دبانے کي
فکر میں ھے - ھاں ' ھر شخص اسي دُھن
میں لگا ھوا ھے - وہ بھي جھلّا جاتے ھیں
اور سونچتے ھیں کہ جس طرح ھو اپنی
بات کي پچ کي جائے - جل ' تم کو تو
انصاف ھاتھہ سے نہیں دینا چاھئے - تم
کو تو حق بجانب رھنا چاھئے -

جل --- میں بالکل حق بجانب ھوں -

رولف --- تم ھي حق بجانب ھوتیں تو پھر کیا
تھا ! ذرا خیال کرو کلو ' --- بچاري کلو --- اور
چارلي غریب نے کیا قصور کیا ھے ؟ اس
معصوم کی تو جان پر بن گئي ھے - جب تک
چارلی کي شادي نہیں ھوئی تھی جب
تک کا کوئي مضایقہ نہ تھا - والد صاحب
بھي یہ امید نہ رکھتے تھے کہ لوگ ملنے
جائینگے ' لیکن چارلي کی شادی کے بعد
بھی لوگوں کی کنارہ کشي ستم ھے -

جل — میں تو جانتی ہوں کہ یہی لطف کی بات ہے -

رولف — کیوں نہ سمجھو! ہو تو آخر اسی دانہ پانی کی پلی ہوئی - تم کو تو میں ان خیالات سے بالاتر سمجھتا تھا -

جل — اور جو کوئی تمہارا گھر مٹی میں ملانے پر آمادہ ہو جائے تو راضی ہو جاؤ گے ؟

رولف — میں تم سے بحث کرنا نہیں چاہتا - جیسے ہر چیز دنیا میں بدلتی رہتی ہے گھر کی بھی ہیئت تبدیل ہوتی رہتی ہے - گھر کیا کچھ دنیا کے قاعدوں سے مُستثنیٰ ہے ؟

جل — بہتر ہے! تو تم آکے ہمارا گھر چھین لو -

رولف — ہم لوگوں کی یہ خواہش ہرگز نہیں ہے کہ تمہارے گھر پر قبضہ کر لیں -

جل — اور یہ جیکمین کے گھر کیوں لئے لیتے ہو ؟ ......

رولف — تو یہ صاف کیوں نہ کہ دو کہ اپنی کھوگی
کسی دوسرے کی نہ سنوگی !

[جانے کے لئے گھوم پڑتا ھے –]

جل — دشمن !

[جب رولف جانے کے قریب ھوتا ھے –]

رولف —

[جاتے ھوئے مڑ کر]

ھاں ، دشمن !

جل — اچھا ، تو آؤ لڑائی کے پہلے ایک دفعہ ھاتھ
تو ملالیں -

[کھڑکی کی بازو سے ھٹ کر دونوں ایک دوسرے کا
ھاتھ بڑے زور سے پکڑ کے دباتے ھیں –]

پردہ گرتا ھے -

دوسرا ایکٹ

پہلا سین

ایک بڑے ہوٹل میں جہاں چیزوں کی خرید فروخت
ہوتی ہے بلیرڈ کھیلنے کا کمرہ - مقام دیکھنے میں
نہایت عمدہ گو بہت چوڑا نہیں - یہاں نیلام کنندہ
اپنا کام کرتا ہے - بائیں کو ایک پتلی سی میز اور
حاضرین کے رخ کو دو کرسیاں - یہاں نیلام کنندہ بیٹھ کے
یا کھڑے ہو کے حاضرین کو مخاطب کریگا - میز کے گرد
ہرے رنگ کے کاغذ کے اشتہارات بکثرت لٹک رہے ہیں -
مجمع میں عام لوگ بھی ہیں اور خریدار بھی - بائیں
کو برابر ہی میز کے قریب ایک دروازہ ہے - پیچھے کی
دیوار کے برابر میز کے پشت پر دو اونچی اونچی
تپائیاں پڑی ہوئی ہیں جیسی بلیرڈ کھیلنے کے کمروں
میں اکثر دیکھی جاتی ہیں - تپائیوں تک پہنچنے کے لئے
دو دو زینے ہیں - دیوار کے بیچوں بیچ میں دروازہ ہے
جس میں شاہ بلوط کے تختے جڑے ہیں - روشندان سے

ستمبر کے مہینے کي دلخوشکن دھوپ آ رھي ھے - جس وقت پردہ اُٹھتا ھے اسٹیج بالکل خالي ھے - پردہ اُٹھتے ھي ڈاکر اور بیگم ھل کرایست پشت کے دروازہ سے داخل ھوتے ھیں -

ڈاکر — ذرا ان سے ھٹ کے بیٹھنا چاھئے - بیگم صاحب ! ھارن بلوئر اور چارلي کو ذرا دیکھئے -

[حاضرین کے جانب اشارہ کرتا ھے]

بیگم ھل کرایست — تین بجے سے نیلام شروع ھوگا - کیوں ؟

ڈاکر — ٹھیک تین بجے تو خیر کیا شروع کر سکیں گے ؟ یہ لوگ ایسے وقت کے پابند نہیں ھوتے اور صرف "سنٹري" ھي کا تو نیلام ھونا ھے - چھوٹي بیگم صاحبہ کیسا اس لڑکے کے ساتھ تشریف رکھتي ھیں -

[بیگم چارلس ھارن بلوئر کي طرف اشارہ کرتا ھے -]

وہ دیکھئے دروازہ پر - میں اس لونڈے کو

خوب پہچانتا ہوں - میں نے آپ سے سب
حال کہ دیا ہے -

بیگم ہل کرایست — ڈاکر ' خوب سمجھ بوجھ لینا -
اگر کوئي غلطي یا غلط فہمي ہو گئي تو
غضب ہو جائیگا -

ڈاکر —

[سر ہلا کر]

بجا فرماتي ہیں ' بیگم صاحب ! اس
میں کیا شک ہے ؟ آپ نے غور کیا
ہوگا کہ نیلام دیکھنے کے لئے خدائي بھر کے
بیفکرے جمع ہو جاتے ہیں - جو لوگ بہت
مصروف سمجھے جاتے ہیں وہ بھي نیلام
دیکھنے کے لئے نہ جانے کیسے وقت نکال
لیتے ہیں - آپ چاہے جب دیکھ لیجئے -
ڈیوک کے مختار عام بھي آ دھمکے ہیں -
یہ تو نہ اپني ٹانگ لڑائینگے خواہمخواہ
کو -

بیگم ہل کرایست — صاحب کہاں رہ گئے ؟

ڈاکر — وہ کیا صحن میں ہیں - مس صاحب بھي

ساتھ ساتھ ھیں - یہیں آ رھے ھیں - اگر مجھ
سے ملاقات ھو گئی جب تو کچھ بات ھی
نہیں ورنہ ان سے کہ دیجئیگا کے جیسے
آخری بولی ھو چکے تو اگر مجھے آگے بڑھنے
کی اجازت ھو تو رومال ناک میں لگا لیں
بس میں آگے بڑھونگا اور جب دوبارہ رومال
ناک میں لگائینگی تو میں سمجھونگا کہ
بس ختم کر دینا چاھئے - مجھے تو امید
ھے کہ اس کی نوبت ھی نہ آئیگی - ایسا
کیا ھارن بلوئر اپنا روپیہ پھینک دیگا -

بیگم ھل کرایسٹ -- کہاں تک حد مقرر ھوئی ھے ؟

ڈاکر — چھ ھزار تک -

بیگم ھل کرایسٹ -- مار ڈالا ! خیر ، خدا حافظ ھے
ڈاکر ، خدا کے نام پر شروع کر دو -

ڈاکر -- خدا مالک ھے ، بیگم صاحب - میں کلو
بی‌بی والے معاملہ کو بھی سمجھ لونگا ،
کچھ گھبرانے کی بات نہیں ھے - جائینگی

کہاں مجھ سے نکل کے -

[مٹک کے اشارہ کرتا ھے اپني ناک پر انگلي رکھتا ھے
اور دروازہ تک چلا جاتا ھے -]

[بیگم ھل کرایست دونوں زینوں پر چڑھ کر دروازہ کے
داھني جانب بیٹھ جاتي ھے اور ایک پراني عینک لگا
لیتي ھے - اس کے پیچھے دروازہ سے رولف اور کلو داخل
ھوتے ھیں - بیگم ھل کرایست اس کو چلے جانے کا اشارہ
کرتي ھے اور دروازہ بند کر لیتي ھے -]

کلو —

[زینوں کے قریب روشني میں - بہت معمولي انداز
سے]

بیگم ھل کرایست صاحبہ !

بیگم ھل کرایست —

[جیسے کوئي تعجب نہیں ھوا]

کیا ارشاد ھوتا ھے ؟

کلو —

[دو بارہ]

بیگم صاحبہ !

بیگم ھل کرایست -- کیا فرماتي ھیں ؟

کلو -- میں نے تو حتي الامکان کبھي آپ کي شان میں کوئي گستاخی نہیں کي -

بیگم ھل کرایست -- کیا میں نے کبھي کہا ھے کہ آپ نے کوئي گستاخی کی -

کلو — لیکن آپ کا برتاؤ تو ایسا ھے جیسے میں نے آپ کا کچھہ نقصان ھي کر ڈالا ھے -

بیگم ھل کرایست — میں نے تو اپني جان میں ایسا کوئي برتاؤ نہیں کیا - اور سچ پوچھئے تو مجھہ سے آپ سے واسطہ ھي کیا ھے - آپ اپنے گھر خوش - ھم اپنے گھر خوش -

کلو — آپ کے مکان کے خراب ھونے میں میرا کوئي قصور نہیں ھے - بھلا مجھے کیا دخل ھے -

بیگم ھل کرایست — آپ کو دخل نہیں ھے تو آپ روک تو سکتي ھیں - وہ کیا آپ کے میاں صاحب اور آپ کے خسر صاحب تشریف رکھتے ھیں -

کلو — میں نے تو بڑی کوشش کی -

بیگم ھل کرایست —

[کلو کی طرف دیکھتے ہوئے]

اچھا، میں جانتی ہوں ایسے لوگ عورتوں کی
باتوں کو خاطر میں نہیں لاتے -

کلو —

[کسی قدر تیز مزاجی سے]

مجھے اپنے خاوند سے محبت ھے - مجھے ....

بیگم ھل کرایست —

[گھور کے اس کی طرف دیکھتے ہوئے]

آخر یہ آپ مجھ سے مخاطب کیوں
ہوئیں ؟

کلو —

[درد ناک غمزدہ انداز سے]

اس لئے کہ مجھے خیال ہوا کہ آپ مجھے
کم سے کم انسان تو ضرور ھی سمجھینگی -

بیگم ھل کرایست -- تو معاف کیجئیگا - اس وقت مجھے نہ پریشان کیجئے تو بہت بہتر ھے -

کلو --

[غمناک انداز سے بات مانتے ھوئے]

بہتر ھے ' میں دور جاکے اُدھر بیٹھونگي -

[بائیں جانب جاکے زینوں پر سے ھوتے ھوئے بیٹھ جاتي ھے -

[رولف دروازہ سے دیکھتا ھے اور کلو کو وھاں بیٹھے دیکھ کر خود بھي وھیں آ کے بیٹھ جاتا ھے - بیگم ھل کرایست پھر ذرا داھنے کو ھٹ کے مطمئن بیٹھ جاتي ھے -]

رولف --

[ایک بار بیگم ھل کرایست کي طرف دیکھ کے کلو کے شانے پر جھکتے ھوئے]

اب تو طبیعت اچھي ھے بالکل ؟

کلو — بڑي شدت کی گرمی ھے !

[نیلام کے اشتہار سے پنکھا جھلتي ھے]

رولف — ڈاکر بھی آتے ھیں - مجھے اس شخص سے
نہ جانے کیوں چڑ ھے -

کلو — ڈاکر کہاں ھیں ؟

رولف — وہ کیا بیٹھتا ھے - وہ دیکھو - دیکھا ؟

[کمرہ کي داھني طرف اشارہ کرتا ھے]

کلو —

[اپني جگہ پر سمت کے دیکھتي ھے]

اچھا ' وہ ھے -

رولف —

[غیر متوجہ انداز سے]

وہ اس کے پاس دوسرا کون ھے جو ادھر
ھی ٹکٹکی لگائے ھے -

کلو — معلوم نہیں کون ھے ؟

[اشتہار نیلام ذرا بلند کر کے پنکھا جھلتي ھے اور اپنا
منھہ بالکل آڑ میں کر لیتی ھے —]

رولف ---

[کلو کي طرف دیکھ کے]

کیوں کیسی طبیعت ھے ؟ پانی منگواؤں تھوڑا سا ؟

[کلو کے اشارہ پر اُٹھ کھڑا ھوتا ھے]

[جب دروازہ پر پہنچتا ھے تو ھل کرایسٹ اور جل داخل ھو رھے ھیں - ھل کرایسٹ اپنے خیالات میں محو پاس سے گزر کے اپني بیوي کے پاس بیٹھ جاتا ھے -]

جل — خوب رولف ' خوب ھم لوگوں کو نکلوانے کے لئے آئے ھیں ! کیوں ؟

رولف —

[زور دے کے]

جی نہیں ' میں کلو کے علاج کے لئے پریشان ھوں - ان کي طبیعت اچھي نہیں ھے -

جل —

[کلو کي طرف کنکھیوں سے دیکھ کے]

یا خدا ! اُن کو تو یہاں آنا ھی نہ تھا -

[رولف کوئي جواب نهیں دیتا اور باهر چلا جاتا هے -]

[جل پهلے کلو کي طرف دیکهتي هے پهر اپنے والدین کي جانب نگاه کرتي هے جو دهیمي آواز میں کچهه بات چیت کر رهے هیں، اور اپنے والد کے بغل میں بیٹهه جاتی هے جو کسي قدر ایک طرف کو هٹ کے لڑکي کے لئے جگه خالی کر دیتا هے -]

بیگم هل کرایسٹ —

[اپنے خاوند سے]

کیوں ڈاکٹر تم کو دیکهه رها هے ؟

[هل کرایسٹ اشاره سے هاں کرتا هے]

وقت کیا هے ؟

هل کرایسٹ — تین بجنے میں ۳ منٹ باقي هیں -

جل — کیوں ابّا ! پاؤں تو آج ره ره گئے - توبه ! توبه !

هل کرایسٹ — اُف !

جل — امّي جان ! آپ کا کیا حال ھے ؟

بیگم ھل کرایست — مجھے تو کچھ نہیں معلوم ھوتا -

جل — ھارن بلوئر کي برتنوں سے بھري ھوئي گاڑی راستہ ھي میں ملي تھي - یہ تو شگون ھوا !

بیگم ھل کرایست — کچھ پگلي تو نہیں ھو گئي - نادان کہیں کي !

جل — اچھا ان کو سلپٹ چرخہ کو دیکھئے ! ابّا جان ، میرا ھاتھ پکڑ لیجئے -

بیگم ھل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

آپ کے پاس رومال ھے کہ نہیں ؟ رومال ضرور ھاتھ میں رکھئیگا -

ھل کرایست — میں چھ ھزار سے آگے نہیں بڑھ سکتا - جانتي تو ھو کہ جو پیسہ بھي آئیگا

قرض هي سے آئیگا - اور زیادہ آئیگا کہاں
سے ؟ جایداد میں گنجایش بھي تو نہیں -

[اپنے کوٹ کے اندر جیب میں ھاتھہ ڈالتا ھے اور
رومال کا ایک ،،را باھر نکال لیتا ھے]

جِل -- اخّاہ ! مس ملنز بھي آ گئیں - ابھي ابھي
تو آئي ھیں - کیسي بڈھي مکڑي ھے کہ
واہ ! واہ !! واہ !!!

بیگم ھل کرایست -- آئي ھیں اپني طبیعت خوش
کرنے - میں کہتي ھوں جتني رقم یکمشت
دي جاتي ھے وہ نہیں لیتي ھے ، کہتي ھے
میں بے لوث ھوں - بے لوث نہیں خاک ھے !

ھل کرایست — تو اس میں کیا ! جتنا زیادہ مل
سکے لینا چاھتي ھے ، اس میں اس کا
کوئي قصور نہیں ھے - یہ انسان کي فطرت
ھے - بات چیت ھونے سے پہلے میں بھي
اسي طرح سونچتا تھا - یہ ڈاکر کے اُدھر
کون بیٹھا ھے ؟

جل -- کیا ؟ کہاں ؟ کیسا پڑھن ہے !

بیگم ھلکرایست --

[آپ ھي آپ]

ہے تو - کیا کہتا ہے ؟

[ایک نظر کلو پر ڈالتي ھے - کلو اپنی جگہ پر مغموم
بے حس و حرکت بیٹھی ھے اور آھستہ آھستہ اشتہار نیلام
سے اپنے منھہ پر ھوا دے رھي ھے -]

[اپنے خاوند سے]

ذرا جائیے ' یہ خوشبو کی شیشي کلو کو
دے دیجئے -

ھل کرایست --

[شیشی ھاتھہ سے لے کر]

شکر خدا کا ! دل میں درد تو آیا -

بیگم ھل کرایست -- میرے دل میں ' میں تو ......

جل --

[تیز نگاہ سے اپنی ماں کي طرف دیکھہ کے اور خوشبو کي
شیشی ھاتھہ سے چھین کے]

میں دے دونگی -

[شیشي لئے کلو کے پاس تک جاتی ھے]

اک ذرا سا مزاج مفرح کر لیجئے - آپ کے جسم کا تو جیسے خون ھي اُڑ گیا -

کلو --

[تعجب سے]

جي نہیں، میري طبیعت اچھي ھے - آپ نے بڑي عنایت کي -

جل -- جي نہیں، نہیں کیا معني ؟ آپ کو خوشبو لیني ھوگي -

[کلو لے لیتی ھے]

ذرا یہ اشتہار میں دیکھ سکتي ھوں ؟ آپ کا کچھ ھرج تو نہ ھوگا ؟

[اشتہار لے کے خوب غور سے دیکھ رھي ھے - کلو نے اپنا منھ اپنے ھاتھوں سے چھپا لیا اور خوشبو کي شیشي بالکل منھ کے سامنے کر لي ھے -]

بڑي گرمي ھے، کیوں ؟ میرے خیال

میں یہ شیشي آپ اپنے پاس رهنے
دیجئے -

کلو —

[اپني سیاہ آنکھوں سے بیچیني سے اِدھر اُدھر
تاکتے هوئے]

رولف پاني لینے گئے هیں -

جل — آپ واپس کیوں نهیں جاتیں ؟ آپ کا ارادہ
تو آنے کا بھي نہ تھا ، یہ بات کیا هوئي ؟

[کلو سر هلاتي هے]

خیر ، یہ لیجئے پاني بھي آپ کي خاطر
سے آ گیا !

[اشتہار کلو کو دے دیتي هے اور راہ میں رولف کے
پاس سے ..ر اُٹھائے هوئے گزرتي هے -

[بیگم هل کرایسٹ جو کلو ، جل ، ڈاکر اور اس کے
دوست کو برابر دیکھ رهي هے ، هاتھ کے اِشارے سے کچھ
پوچھتي هے لیکن نا موافق جواب ملتا هے -]

جِل — ابّا جان! کیا وقت ہے؟

ہل کرایست --

[گھڑي دیکھ کے]

۳ منٹ آگے ہیں ۳ بج کے!

جل -- غضب خدا کا! آے ہے!

ہل کرایست -- جِل!

جل — بڑي غلطي ہوئي' میرے منھ سے کیا نکل گیا؟ توبہ! اے لو وہ آ گیا - وہي ہے نہ؟ خدا سمجھے!

بیگم ہل کرایست -- اُش ش! .... خاموش!

[نیلام کنندہ بائیں جانب سے آتا ہے اور سیدھا میز پر جاتا ہے - آپ کي لمبائي چوڑائي برابر ہے - پستہ قد' چہرہ سرخ سپید - صورت سے بہت معمولي آدمي معلوم ہوتا ہے - بال چھوٹے چھوٹے ترشے ہوئے گویا سر پر ٹوپي رکھي ہے اور مونچھیں بھورے رنگ کي کتري ہوئي' بڑي بڑي گھني بھویں - نگاہ تیز - آپ دیکھ نہ پائیں اور وہ آپ کو سر سے پاؤں تک دیکھ لے - اپني غرض

سے بے سبب مسکراتا ھے جیسے مسکراتے کو دل سے کوئي تعلق ھي نہیں ھے - جب بولی میں کمي ھوتي ھے تو گویا اس کے دل پر چوٹ لگتي ھے جس سے معلوم ھوتا ھے کہ انسانیت سے بالکل عاری نہیں ھے - ھر ایک سے اشارہ بازي کرتا ھے - پیلا بھورے رنگ کا کوٹ پہنے ھوئے - ویسٹ کوٹ بھی ھے جس کا کوئي بٹن بند نہیں ھے - گرا ھوا کالر اور سیاہ و سفید رنگ کي ٹائي خاص قطع سے باندھے ھوئے ' ادھر وہ اپنے کاغذات یکجا کر رھا ھے اُدھر ھل کرایسٹ کا خاندان خوب جم کے بیٹھ گیا ھے - کلو نے پاني پیا اور پھر تکیہ کے سہارے بیٹھ گئي - شیشي اپني ناک کے پاس لگائے ھوئے - رولف کسي قدر آگے بڑھ کے بیٹھا ھے اور برابر جل پر نظر جمائے ھوئے ھے - ایک مختار بھي نیلام کنندہ کے پاس ھي میز پر ڈٹ گیا ھے -

نیلام کنندہ —

[میز پر کھٹ کھٹ کرکے]

آپ حضرات معاف فرمائیں - اگر میں جناب کي پوري طور پر خدمت سے معذور رھوں - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا ھے کہ آج صرف ایک ھي جایداد نیلام

هوگئي - نمبر ۱ مندرجه اشتهار نیلام
یعني سنڈري ڈیپ واٹر - نمبر ۲ کا نیلام
بالفعل ملتوي کر دیا گیا هے - نمبر ۳ یعني
بڈ کاٹ کا نیلام آئندہ هفته میں هوگا -
اس کا کیا پوچھنا هے ، کیا کہنا هے ! تمام
کانوے کي پیرش میں اس سے بہتر مکان
یا کاشت مشکل سے هوگي - اُس وقت
بڑي خوشي سے وہ جایداد آپ لوگوں کي
خدمت میں پیش کي جائیگي -

[ایک مرتبه پھر اشتہار نیلام کو بغور دیکھتا هے گویا
حاضرین کو پچھلي تقریر سمجھنے کا پورا موقع دیتا
هے -]

تو جناب والا ، جیسا میں نے ابھي التماس
کیا هے آج صرف ایک هي جایداد نیلام
هوگي - نمبر ۱ مالکانه حقوق - کیا کہنا
هے ! بے لگائے باغ لگے هوئے هیں ! ساري
زمین منجانب خدا هي چمن بني

ہوئي ھے ! زمین ھے ' کاشت کیجئے تو سونا
اُگل دے - اور مکان بنانے کے لئے تو
اِس سے بہتر زمین خیال میں بھي نہیں
آ سکتي - سنتري ڈیپ واٹر لاجواب جایداد
ھے ! تو جناب ' جیسي نمبر ۱ جایداد ھے
ویسا ھي نمبر ۱ مجمع بھي ھے - واہ !
واہ !! واہ !!!

[اپني خاص طرز سے مسکراتا ھے]

تینوں جایدادوں کا دام ایک ھي جایداد
میں آ جائیں جب تو بات ھے ! آپ حضرات
معاف فرمائیں میں خود شرایط نیلام آپ
صاحبان کي خدمت میں پیش کر دوں -
مسٹر بلنکارڈ آپ کو سنائینگے - آپ کو
زیادہ زحمت نہ دي جائیگي - بہت ھي
مختصر شرایط ھیں -

[خود بیٹھ جاتا ھے اور دو مرتبہ میز کو کھٹکھٹاتا
ھے -]

[مختار عام کھڑے ھوکے شرایط نیلام پڑھ کے سناتا

ھے - آواز وہ کہ کوئي نہ سن سکے - جیسے ھي شرایط
نیلام پڑھنا شروع کرتا ھے چارلس ھارن بلوئر پشت کے
دروازہ سے داخل ھوتا ھے - ایک ذرا ٹھہر کے اِدھر اُدھر
اور خاص طور سے ھل کرایسٹ خاندان کو دیکھتا ھے اور
مونچھوں پر تاؤ دیتا ھوا اپني بیوي کے پاس ھي
جا کے بیٹھ جاتا ھے -]

چارلس -- کلو ، کیا مزاج کچھ ناساز ھے ؟

[اتنا سنتے ھي کلو یکبارگي چونک پڑتي ھے اور تمام
حاضرین اس کا چہرہ بآساني دیکھ لیتے ھیں -]

اُدھر سے اِدھر چلي آؤ - ان لوگوں سے دور
رھنا ھي بہتر ھے -

[ھاتھ کے جھٹکے سے وہ ھل کرایسٹ خاندان کي طرف
اشارہ کرتا ھے کلو تیز نظر سے حاضرین کے داھنے جانب
دیکھ کے نگاہ پھیر لیتي ھے -]

کلو -- نہیں ، بہت اچھي طرح ھوں - اس جگہ پر
بڑي گرمي ھے !

چارلس —

[رولف سے]

تم یہیں رہنا - کلو کا مزاج اچھا نہیں ہے - میں واپس جاؤنگا -

[رولف سر ہلاتا ہے]

[چارلس دروازہ کے پاس واپس جاتا ہے - واپسي کے وقت ہل کرایسٹ خاندان کے لوگوں کي طرف نگاہ ڈالتا ہے - بیگم ہل‌کر ایسٹ یہ تمام حرکات بجو کي طرح دیکھ رہي ہے - جیسے ہي مختار عام عبارت شرایط نیلام ختم کرتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے ویسے ہي چارلس دروازہ سے باہر چلا جاتا ہے -]

نیلام کنندہ —

[کھڑا ہوتا ہے اور میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے]

جناب ، ملاحظہ فرمائیں - ایسي نایاب جایداد ایسي بیش قیمت زمین روز روز بازار میں نہیں آتي !

[اپنے ایک دوست سے جو سامنے ہي کھڑے کچھ بات چیت کر رہے ہیں]

کیا فرمایا جناب نے ؟ سچ ھے - سچ ھے -
تمام ڈیپ واٹر میں اس سے بہتر جایداد
تو نہیں ھے - جناب اسپائیبسر صاحب '
میں تو خوب جانتا ھوں - چپہ چپہ سے
واقف ھوں - اس زمین کو دیکھ کے فرشتوں کے
منھ میں پانی بھر آتا ھے - پاس پڑوس
کیسا لاجواب ! زیادہ تعریف کرنے سے کیا
فائدہ ؟ آپ صاحبان کو کہاں تک زحمت
دي جائے ! حاضر ھي ھے اور آپ خود ملاحظہ
فرما سکتے ھیں ! پاني کي کوئي کمي
نہیں ! درخت ایک سے ایک بڑھ کر — کوئي
کسي قسم کي روک نہیں ! کوئي سیر
قبضہ داری کا بکھیڑا نہیں ! آج خریدئے کل
جو چاھے کیجئے - نگینے کي طرح جڑي
ھوئي ھے - بس آپ لوگ یہ خیال فرمالیں
کہ ڈیوک صاحب اور ھل کرایست صاحب
کي ریاست کے درمیان جو یاقوت جڑا ھوا
ھے اسي کو سنٹري کہتے ھیں

[مسکراتے ھوے]

لام کنندہ --

[مسکراتے ہوے]

ھاں ! آپ کا نقصان نہیں ھے ! خوب ' دو هزار ! ارے دو هزار تو ایک مرتبہ سیر کرنے کے دام ھیں ! ڈیوک کي زمین بھي مات ھو جائیگي ' کچھ خبر ھے ؟

[هارن بلوئر کمرہ کے بائیں جانب سے]

پانچ سو -

اچھا دو هزار پانچ سو ! آداب عرض ھے - تو اب دو هزار پانسو !

[اپنے ایک دوست سے جو اسي جگہ کھڑا ھے -]

کہئے جناب سینڈي صاحب ! کیا سر کھجا رھے ھیں ؟ بس اتنے ھي میں سر کھجانے لگے !

[ڈاکر کي بولي داھني جانب سے]

پانچ سو -

اور پانچ سو ' اچھا تین هزار - آیں ایسي بے نظیر جایداد کے لئے کل تین هزار ! کیا

آیر لینڈ سے مراد نہیں ہے اسی سنٹری
کا تذکرہ ہے - تمام ملک میں اس زمین
کا جواب نہیں ہے - شریفوں کے لئے بے حد
موزوں ہے - اور یہ تو آپ لوگ بھی جانتے
ہیں اور میں بھی عرض کر چکا کہ ایسی
جایداد روز روز نہیں بکتی -

[ہارن بلوئر کی طرف بائیں کو دیکھتا ہے]

اس میں سونا چاندی جو کچھ نکلے
سب آپ ہی کا ہے - سونے چاندی سے
زیادہ قیمتی تو وہاں کی مٹی ہے - تو
اب کتنے سے شروع ہو؟ بولی شروع کتنے
سے بھی ہو مضایقہ نہیں - ہاں! اب چلئے
مہربان! تشریف لائیے - دو سو ایکڑ زمین!
عمدہ زمین! کاشت باغ چراگاہ مکان بنانے
کے لئے لا جواب موقع! تمام ملک میں
بس ایک ہی جگہ ہے - جو چاہئے بنائے -
تو بس اب سرکاری بولی!

سپایسر -- دو ہزار!

یہ ریاست آپ لوگوں کو پسند نہیں ہے؟
کیا؟ ذرا ہمت سے!

[کچھ دیر سکوت رہتا ہے]

جل — ابّا جان! کتنے کی بولی ہے اس وقت؟

ہل کرایست — آخری بول ڈاکر کی ہے -

نیلام کنندہ — کل تین ہزار!

[ہارن بلوئر]

تین ہزار پانسو!

[ہارن بلوئر کی جانب]

کیوں یکبارگی چار ہزار کہ دوں؟

[بیچ میں سے ایک شخص بولی بولتا ہے]

خیر، مجھے کچھ نہیں، میں سو ہی
سو بڑھاؤنگا - تین ہزار چھ سو!

[ہارن بلوئر]

سات سو -

اور سات سو - اچھا تین ہزار سات سو!

[حاضرین کو جانچتے ہوے ٹھہر جاتا ہے]

جل — یہ کتنے کی بولی ہوئی ؟

ھل کرایست — ھارن بلوئر تھے - بیچ میں ڈیوک
صاحب ھیں -

نیلام کنندہ — آیئے حضرات ! تمام دن یوں ھی
گزرا جاتا ھے - اب چار ھزار اعلان کرتا
ھوں میں -

[ڈاکر]

شکریہ ! اب ذرا رنگ پر آچلا ھے سودا -

[بیچ میں سے ایک صاحب]

اور ایک سو - اچھا ، چار ھزار ایک سو !

[ھارن بلوئر]

چار ھزار دو سو -

[ڈاکر سے]

آپ کی طرف سے ؟ اچھا ، چار ھزار تین
سو ! غور کرنے کی بات ھے ! ایسی زمین
ایسی جایداد دوسری نہیں ھے - ایک علاقہ
ھے پورا ! پورے داموں جائیگی یہ ریاست !

ایسي جایداد کے تو جو کچھ بھي دام
لگیں کم ھیں -

[مسکراتا ھے]

[ھارن بلوئر]

چار ھزار پانسو !

[بیچ میں سے ایک بولي]

اور چھ سو !

[ڈاکر]

سات سو

[ھارن بلوئر]

آٹھ سو ! کیا فرماتے ھیں ؟ نو سو ؟

[بیچ والے صاحب سُن کھینچے جاتے ھیں -]

والے صاحب سون کھینچے جاتے ھیں -

[ڈاکر]

نو سو !

[ھارن بلوئر]

پانچ ھزار ! خوب ! خوب ! اب معاملہ آیا

هے ڈھنگ پر! پانچ هزار — پانچ هزار!
[ٹھہر جاتا هے اور مختار عام سے کچھه باتیں کرنے لگتا هے -]

هل کرایست — اب تو بهر گئے!

نیلام کنندہ — حضرات! یه جایداد پهینک نهیں دینگے هم - کل پانچ هزار! توبه ' آدھے دام بهي تو نهیں آتے هیں -

[ڈاکر]
پانچ هزار ایک سو -

[هارن بلوئر]
دو سو!
[ڈاکر]
تین سو - پانچ هزار تین سو! کیا کہا آپ نے ؟ پانچ هزار پانچ سو!
[اپنے اشتہار نیلام کو دیکھنے لگتا هے]

جل —
[کسي قدر پریشان هو کر]

ابّا جان' یه تو دشمن هو گیا ' کمبخت!

نیلام کنندہ — اب پھر ایسا موقع هاتھ نہیں آ سکتا - بقول شاعر

" جو کوئي آج نہ پائیگا
سو چیگا پچھتا ئیگا "

کیوں جناب پانچ هزار چھ سو ؟

[ڈاکر]

پانچ هزار چھ سو -

[هارن بلوئر]

سات سو -

[ڈاکر]

آٹھ سو - پانچ هزار آٹھ سو پونڈ ! اب کچھ دام آئے هیں لیکن ابھي بڑي کسر هے -

[کچھ دیر کے لئے خاموشي — نیلام کنندہ اپني کامیابي پر خوش هوتا هے اور اپني پیشاني سے پسینہ پونچھتا هے -]

جل — یہ بولي تو هماري تھي ' کیوں ابّا ؟

هل کرایست —

[سر هلاتا هے - جل رولف کي جانب نظر اُتھا کے دیکھتي هے - رولف کا چهرہ تمتما گیا هے - کلو نے جنبش نہیں کي - بیگم هل کرایست اپنے خاوند کے کان میں کچھ کہ رهي هیں -]

نیلام کنندہ — آخري بولي پانچ هزار آتھ سو پونڈ ! جاتا هے مال جاتا هے ! پانچ هزار آتھ سو پر جاتا هے ! آئیے حضرات آئیے ! نہیں جاتا هے موقع هاتھ سے ! آداب عرض !

[هارن بلوئر]

پانچ هزار نو سو -

اور ؟

[ڈاکر]

چھ هزار -

چھ هزار ، چھ هزار ! ارے ، سنتری — سارے جوار کي جان — کل چھ هزار پر ! کوڑیوں کے مول لتي جاتی هے ! چھ هزار پر ! غضب خدا کا !

ھل کرایست —

[بڑبڑاتے ھوئے]

بہت کم دام؟ غضب ھے!

نیلام کنندہ — چھ ھزار سے کچھ اوپر؟ تشریف لائیے! حضرات آئیے - کیا بس؟ اب کچھ گنجایش نہیں ھے؟ ذرا ھمت سے کام لینے کي ضرورت ھے - چھ ھزار پونڈ! تو اب ختم ھوتا ھے -
چھ ھزار — ایک!

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ھے -]

چھ ھزار — دو!

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ھے -]

جل — اے لو، اب مل گئي -

نیلام کنندہ — چھ ھزار ایک سو؟ کیوں جناب؟

[ھارن بلوئر]

چھ ھزار ایک سو -

[مختار عام کچھ کہتا ھے اور نیلام کنندہ کا شانہ پکڑ لیتا ھے جس کے جواب میں نیلام کنندہ صرف سر ھلا دیتا ھے -]

بیگم ھل کرایست — ذرا آپ کھکھار دیجئے -

[ھل کرایست کھکھارتا ھے - ناک پر رومال رکھتا ھے -]

نیلام کنندہ -- چھ ہزار ایک سو !

[ڈاکر]

دو سو -

[ھارن بلوئر]

تین سو -

چھ ہزار تین سو !

[ڈاکر]

چار سو -

چھ ہزار چار سو پونڈ - چھ ہزار چار سو پونڈ ! ایسی مطلوب خلایق جایداد کل چھ ہزار چار سو میں لٹ رھی ھے بالکل !

[خاموشی طاری ھے -]

بیگم ھل کرایست — لٹ رھی ھے !

نیلام کنندہ -- چھ، ہزار چار سو !

[ھارن بلوئر]

پانسو -

[ڈاکر]

چھ سو -

[ھارن بلوئر]

سات سو -

[ڈاکر]

آٹھ سو -

[بیچ میں خاموشي - اس وقفہ میں بائیں جانب دروازہ سے ایک شخص مختار عام کو بلاتا ھے اور کچھ بات چیت کرتا ھے -]

ھل کرایست —

[بڑبڑاتے ھوئے]

بس اب اگر اتنے میں بولي نہیں ختم ھوتي میں آگے نہیں بڑھتا -

نیلام کنندہ -- چھ ہزار آٹھ سو ! چھ، ہزار آٹھ سو — ایک !

[میز بجاتا ھے]

چھہ ہزار آتھہ سو — دو !

[میز بجاتا ھے]

اب ختم ھوتي ھے بولي - یہ جایدادوں
کي سرتاج جایداد جاتي ھے !

[ھارن بلوئر]

نو سو -

آداب عرض ! نو سو - چھہ ہزار نو سو پونڈ !

جل — ارے بابا !

[ھل کرایست نے رومال نکالا]

بیگم ھل کرایست —

[کانپتے ھوئے لہجہ میں]

چھوڑنا نہیں -

نیلام کنندہ -- کیا میں سات ہزار کہوں ؟

[ڈاکر]

سات ہزار -

بیگم ھل کرایست ---

[کان میں کچھہ کہتي ھے]

رومال اندر رکھو - ڈاکر نہ دیکھنے پائے -

نیلام کنندہ — سات ہزار پونڈ ! ختم ہوتی ہے بولی،
سات ہزار پر ! سات ہزار — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا ہے]

سات ہزار — دو!

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے]

[ہارن بلوئر]

ایک سو -

سات ہزار ایک سو !

آداب عرض !

[ہل کرایست پھر رومال ناک میں لگاتا ہے - جل کے گلے سے آواز نہیں نکلتی — اپنی جگہ پر پیٹھ کے بل بیٹھ جاتی ہے - اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینہ پر باندھ لیتی ہے - بیگم ہل کرایست اپنا رومال اپنے منھ پر پھیرتی ہے، اور بےحس و حرکت بیٹھ جاتی ہے - ہل کرایست بھی بالکل پتھر کی مورت بنے بیٹھے ہیں -

[نیلام کنندہ نے نیلام کی بولی روک دی، اور مختار سے بات کر رہا ہے جو اپنی جگہ پر واپس آیا ہے -]

بیگم ہل کرایست — دیکھ رہے ہیں تماشہ ؟

جل -- جمے رهنا ، ابّا جان - اب جمے رهنا -

نیلام کنندہ — تو جناب ، اب سنتری کے دام سات هزار ایک سو پہنچ گئے هیں ، اور مجکو اگر زیادہ دام نہ آئے تو اتنے پر بھي بیچنے کی اجازت هے ، اتنے دام بھي خیر بہت اچھے تو نہیں هیں لیکن غنیست هیں -

[اپنے دوست مسٹر اسپایسر سے]

کیوں ؟ گھماسان دام هیں ؟ آپ تو خوب سمجھتے هیں -

[مسکراتا هے]

اچھا ، تو کون سات هزار دو سو کي بولي بولیگا ؟ ایں ، کوئي نہیں ؟ میں کسي کو مجبور نہیں کر سکتا - سات هزار ایک سو — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا هے]

سات هزار ایک سو — دو !

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا هے]

[جل گلے سے ایک عجیب دردناک آواز پیدا کرتي هے]

هل کرایست —

[عجیب غریب بھرائی ہوئی آواز سے]

دو سو -

نیلام کنندہ —

[تعجب کرکے اور گھوم کے هل کرایست کے اشارہ کا انتظار کرتے ہوے]

شکریہ ! شکریہ !! سات ہزار دو سو -

[نیلام کنندہ گھوم کے هل کرایست اور ہارن بلوئر دونوں پر نظر دوڑاتا ہے]

حضور کا کیا حکم ہے ؟

[ہارن بلوئر]

تین سو -

[هل کرایست]

چار سو -

سات ہزار چار سو !

[ہارن بلوئر]

پانچ سو -

[ھل کرایسٹ]

چھہ سو -

سات ھزار چھہ سو -

[وقفہ]

حضرات ! یہ دام معمولي اچھے ھیں ، لیکن ایسي نایاب جایداد کے نایاب دام بھي ھونے چاھئیں - بڑي گنجائش ھے اس جایداد میں !

[ھارن بلوئر کي جانب]

کیا آپ نے آٹھ ھزار کہے ؟ آٹھ ھزار ! اب جاتی ھے جایداد آٹھ ھزار میں !

[ھل کرایسٹ]

آٹھ ھزار ایک سو -

[ھارن بلوئر]

دو سو -

[ھل کرایسٹ]

تین سو -

[ھارن بلموئر]

چار سو -

[ھل کرایست]

پانچ سو -

آتھ ھزار پانچ سو ! آتھ ھزار پانچ سو ! ھیرے
کي کان آتھ ھزار پانچ سو میں !

[اپنی پیشاني سے پسینہ پونچھتا ھے]

جل --

[کان میں]

غضب ھوا !

[آھستہ سے]

ابّا جان ! غضب ھو گیا -

بیگم ھل کرایست — اب تو میرا خیال ھے کہ ختم
کرنا چاھئے ، آخر کوئي حد بھي ھے ؟

نیلام کنندہ — آتھ ھزار پانچ سو — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا ھے]

آٹھ ہزار پانچ سو — دو !

[میز پر کھٹ کرتا ھے]

[ھارن بلوئر]

چھ سو -

[ھل کرایست]

سات سو -

آپ کیا فرماتے ھیں ؟

[ھارن بلوئر]

آٹھ سو -

ھل کرایست — نو ھزار -

[بیگم ھل کرایست اپنے ھونٹھ دانت سے چباتے ھوے خاوند کي طرف دیکھتي ھے لیکن وہ بالکل محو ھے]

نیلام کنندہ — اس لاثاني عجیب و غریب عمدہ جایداد کے کل نو ھزار ! اتنے دام تو ڈیوک صاحب دے دینگے اگر ان کو یہ معلوم ھو جائے کہ ان کا مکان ھي دب جائیگا - سنٹري ڈیپ واٹر نو ھزار میں ! نو ھزار — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا ھے -]

نو ھزار — دو !

[میز پر کھٹ کرتا ھے -]

جل —

[بہت آهستہ سے]

اپني بولي!

ایک آواز —

[حاضرین کي جماعت میں دور سے]

اور پانچ سو -

نیلام کنندہ —

[متعجب ھوکر اور هاتھ آواز کی جانب پھیلا کر]

پانچ سو! نو هزار پانچ سو! نو هزار پانچ سو!

[هارن بلوئر کي جانب دیکھ کے]

آپ کیا فرماتے هیں ؟

[کوئي جواب نہیں -]

[مختار عام نیلام کنندہ سے کچھ بات چیت کرتا ھے]

بیگم هل کرایست —

[سر گوشي کرتے هوے]

ڈیوک صاحب ہونگے ! وہي معلوم ہوتے ہیں -

ہل کرایست —

[اپني پیشاني پر ہاتھہ پھیرتے ہوے]

خیر، اس میں بھي کچھہ ہرج نہیں ہے - یہ بچہ تو خاموش ہوئے کسی طرح !

نیلام کنندہ —

[ہل کرایست کي جانب دیکھتے ہوے]

نو ہزار پانچ سو ؟

[ہل کرایست سر ہلاتا ہے]

نو ہزار پانچ سو ! سنتري اور ڈیپ واٹر کے لئے نو ہزار پانچ سو — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا ہے]

نو ہزار پانچ سو — دو !

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے]

[ٹھہر جاتا ہے اور ہارن بلوئر اور ہل کرایست کي جانب دیکھتا ہے]

اب آخري مرتبه -- نو هزار پانچ سو !

[میز پر کهٹ کرتا هے]

[آخري بولي بولنے والے کي جانب دیکھتے هوے]

مسٹر اسمالي ، بهت خوب !

[نهایت اطمینان سے]

آخري بولي ختم - نیلام بهي ختم !

[نیلام کنندہ اور مختار عام مصروف هو جاتے هیں - اور بهیڑ چهٹني شروع هو جاتي هے -]

بیگم هل کرایست — اسمالي ؟ اسمالي ؟ یه کون صاحب هیں ؟ کیا یه ڈیوک صاحب کے مختار عام هیں ؟

[اپنے خاوند سے]

هل کرایست —

[گویا سوتے سے جاگ کر اور اس تمام جوش و خروش کے بعد اصلي حالت پر آتے هوئے]

کیا ؟ کیا ؟

جل — بهت خوب ، ابّا جان ! آپ نے خوب مقابله کیا !

ھل کرایست — توبہ ! مجھے تو ڈبوھي دیا تھا ظالم نے - مگر بڑي خیر ھوئي کہ ڈیوک صاحب آڑے آ گئے !

بیگم ھل کرایست —

[رولف اور کلو کي جانب دیکھتي ھوئي جو جانے کو تیار کھڑے ھیں -]

اے لو ' وہ تو پاس ھي کھڑے ھیں - دیوار گوش دارد - یہ ڈاکر کہاں غائب ھو گیا ؟ ذرا ڈاکر کو ڈھونڈو -

[اتنے میں نیلام کنندہ اور مختار صاحب کاغذات لے کے بائیں جانب سے چلتے نظر آتے ھیں - ھل کرایست خوب ھاتھ پھیلاکے انگڑائي لیتے ھیں جیسے نیستي اُتار رھے ھیں - پشت پر کا دروازہ کھلتا ھے اور ھارن بلوئر داخل ھوتا ھے -]

ھارن بلوئر -- بڑے دام بڑھا دئے ! بولي تو خوب بولے ' لیکن تہ کو نہ پہنچ سکے - چوک گئے ' دوست !

ھل کرایست — خیر ' آخري بولي نو ھزار کي میري

هي رهي جس کے بعد ڈیوک صاحب کے
نام ختم هوئي - پهر بهي شکر هے خدا کا
کہ سنتري ایک بھلے آدمي کے هاتھ بکي -

هارن بلوئر — ڈیوک ؟ ها ها ها ها ! یه تو ایک هي
هوئي - جناب هوش کي دوا کیجئے - نه
سنتري ڈیوک کے هاتھ لگي نه کسی بیوقوف
کے هاتھ لگي - سنتري میرے هتھے چڑھ
گئي !

هل کرایست — کیا ؟

هارن بلوئر — یار ! مجھے تمھارے لئے افسوس هے -
یه باتیں تم جیسے پرانے چنڈول نهیں
جانتے - غضب کے دام هیں ! لیکن تمھاري
ضد کي وجه سے مجھے دینے پڑے - اور
جب میں عمارتیں بناؤنگا جب اس کي
کسر نکلیگي -

هل کرایست — تو کیا وہ آخري بولي آپ کي تھي ؟
یه مطلب هے !

هارن بلوئر — بے شک ! یہي مطلب ھے میں نے تو
پہلے ھی کہا تھا کہ میرے منھ نہ لگو -
تم نے نہ مانا - آخر بول گئے - اب سمجھے
کہ اب بھي نہیں سمجھے ؟

هل کرایست -- یہ تو سفلہ‌پن کي چال ھے -

هارن بلوئر —

[گویا زهر اُگلتا ھے]

کیا لفظ آپ نے استعمال کیا تھا ؟ نوچ
کسوٹ ، چھین جھپٹ ، تو اب اس میں
کیا ؟ هماري تمہاري نوچ کھسوٹ ھو رھي
ھے - هل کرایست صاحب !

هل کرایست — کیا کہوں ! اس بڑھاپے کو دعا دیجئے
نہیں تو --

[گھونسہ باندھتا ھے]

هارن بلوئر — هاں ، هاں ! اب گھونسہ بازي کي تو
نہ آپ کي عمر ھے نہ هماري - یہ کام تو
اب لڑکوں کے ذمہ چھوڑ دینا چاھئے -

[رولف اور جل کي طرف دیکھتا ھے - اور رولف کي
طرف دفعتاً انگلي اُٹھاتا ھے]

خبردار! جو اب اُس لونڈیا سے مخاطب
ھوئے، میں نے تم کو خوب سمجھ لیا ھے -
اور آپ جناب، مس صاحب، آپ ذرا
میرے بچے پر نظر عنایت ھي رکھئے تو
بہتر ھے -

جل --

[اپنے جذبات چھپاکے]

ابّا جان، اس حرامزادے سے خدا سمجھے!
کس قدر ذلیل باتیں کرتا ھے -

ھل کرایست -- بیٹھ جاؤ -

[جل بیٹھ جاتي ھے اور ھل کرایست جل اور
ھارن بلوئر کے درمیان میں آ جاتا ھے]

یہ تو آپ نے بڑي بے ایماني سے پالا مارا

ہے - لیکن کچھ فائدہ اُٹھائیگا تو معلوم
ہوگا - یہ سب کچھ سہي لیکن قانون تو
آپ کو میری جائداد غارت کرنے کي اجازت
نہ دیگا -

ہارن بلوئر — ذرا مزاج کي باگ روکے ہوئے ' تھامے
ہوئے ! اب تو آ گئے ہو پھندے میں - اب
لٹکا دیا ہو تو سہي !

بیگم ہل کرایست --

[یکبارگي]

ہارن بلوئر صاحب ! یاد رکھنا چاہ کن را
چاہ درپیش -

ہل کرایست -- کیوں جي !

بیگم ہل کرایست —

[مخاطب نہیں ہوتي]

اور پھر ہم لوگوں کے برتاؤ کي بھي کوئي
شکایت نہ کرے - ہم سے جو کچھ بن پڑیگا
تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے ساتھ اُٹھا

نہ رکھیں گے ، اور شکایت کی کیا بات ہے ،
کچھ کنبہ قبیلے کے تھوڑا ہی ہو؟ یہی
تو میں بھی چاہتا ہوں - آپ کے کنبہ
قبیلے سے باہر لیکن آپ کے چاروں طرف گھیرے
ہوئے - اب ڈیپ واٹر سے آپ کے قدم اُکھڑتے
ہیں ، اب اپنا بوریا بدھنا سنبھال
رکھئیگا - چھ مہینہ میں صفایا ہے بس!
میری بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے اور
جوار بھی پاک ہو جائے --

[اب سب فرش پر برابر کھڑے ہیں]

کلو —

[ایک دم سے بیگم ہل کرایست کے پاس آکے]

بیگم صاحب ، یہ آپ کی نمک کی شیشی
حاضر ہے -

[خسر سے]

کیا آپ لوگ .... ؟

ھارن بلوئر —

[سب کی جانب یکے بعد دیگرے دیکھتے ہوئے]

اب بھي میں تم سے کہتا ھوں کہ یہ آپ
لوگوں کا میري بہو کے ساتھہ برتاؤ ھي
سبب ھے کہ جو میں نے یہ جایداد خریدي
ھے - میري بہو ! جیسے آپ کي بہو ویسے
میري بہو - اور مجھہ سے کوئي پوچھے تو
وہ آپ سے لاکھہ درجہ اچھي ھے - آپ لوگوں
نے میرے مزاج کا پارہ چڑھا دیا ھے -
کلو ! خیر یہ تمھاري شرافت ھے کہ کسي
بات کا خیال نہیں کرتي ھو - آؤ چلو -

بیگم ھل کرایست — خیریت اسي میں ھے کہ اب
مصالحت ھو جائے -

ھارن بلوئر — اپنا کام دیکھئے ' اس جھگڑے میں
نہ پڑئے -

بیگم ھل کرایست — بہتر ھے -

ھل کرایست — سنا جي ! اِن معاملوں میں تم نہ
پڑو ' یہ ھم ھي لوگ تھیک کر لینگے -

[رولف سے]

آپ نوجوان اپنے باپ کي اس چالبازي کو
کیا کہتے هیں ؟

[جل رولف کي طرف دیکھتي هے - رولف کچھہ کہنے
هی کو هے کہ هارن بلوئر بیچ میں بول أٹھتا هے]

هارن بلوئر — میري چالبازي ؟ آپ کي کیا رائے
هے ؟ میرے لڑکے کو مجھہ سے لڑانے کي
کوشش چالبازي نہیں هے ؟ کیا بڑي شریف
حرکت هے ؟

جل —

[رولف سے]

کیوں ؟

رولف — میں نہیں کہتا ، لیکن —

هارن بلوئر — چالبازي ؟ چپ رہ ، پلّا کہیں کا !
مسٹر هل کرایسٹ نے بھي اپنے کارندہ سے
بولي بلوائي میں نے بھي اپنے کارندہ سے
بولي بلوائي - هاں فرق صرف اس قدر رها
کہ اُن کے کارندہ نے بولي شروع کي اور

میرے کارندہ نے ختم کی - اس میں
چالبازی کا کیا ذکر ؟

[ھنستا ھے]

ھل‌کرایست — اب کوئی صورت نہیں ھے - ھم لوگوں
کی دنیا ھی دوسری ھے -

ھارن بلوئر — ھم تو خداوند کریم سے دعا ھی کرتے
ھیں کاش ایسا ھو تو پھر کیا کہنا ! کلو '
آؤ چلیں - اور رولف ' تم بھی چلے آؤ '
پیچھے پیچھے - چھ مہینہ کے اندر اندر
چمنیاں لگ کے موٹر لاریاں دوڑنے لگیں
تب تو بات ھے !

بیگم ھل کرایست — ھارن بلوئر صاحب ' اگر آپ نے
عمارت ....

ھارن بلوئر —

[بیگم ھل کرایست کی جانب دیکھتے ھوئے]

عجیب مذاق ھے ! یعنی چار ھزار سے کم کی
جایداد کے نو ھزار پونڈ دام بھی دلوائے

اور نیکی کی اُمید بھی رکھتے ھیں - میں کھٹملوں کی طرح مسل دونگا اگر موقع سے ھاتھ آ گئے - آداب غرض ! خدا حافظ !

رولف --- ابّا جان !

جل ــــ ابّا جان - اس نالایق کی بد زبانی تو دیکھئے ذرا -

ھل کرایست ــــ میرا بھی آداب عرض !

[ھارن بلوئر آنکھ پھیلا کے ھل کرایست کے نیم تبسم چھرہ کی طرف دیکھتا ھے - اور کلو کا ھاتھ پکڑ کے قریب قریب کھینچتے ھوئے بائیں جانب کے دروازے تک لے جاتا ھے - لیکن کھلے ھوے دروازہ میں ڈاکر اور ایک اجنبی کھڑے ھیں - وہ دروازے سے ھٹ جاتے ھیں اور کلو قریب قریب زمین پر آ رھتی ھے]

ھارن بلوئر ــــ آیں ، آیں ! کیا ، بات کیا ھے ؟

کلو ــــ جانے کیا بات ھے ! آج طبیعت بہت خراب ھے -

[بڑی کوشش سے اپنی حالت سنبھالتی ھے]

بیگم ھل کرایست —

[اسي دوران میں اجنبي اور ڈاکر سے آنکھوں آنکھوں میں کچھ اشارہ کرتي ھے]

ھارن بلوئر صاحب ' عمارت بنائیگا تو آپ جانئیگا - پھر ھمارا قصور نہ دیجئیگا -

ھارن بلوئر —

[بات کرنے کے لئے گھوم پڑتا ھے]

یہ جو آپ اپنے کو بہت ھوشیار چلتا - پرزہ سمجھتے ھیں تو ابھي کسي دھن کے پکے سے پالا نہیں پڑا - اور میں نے تمام عمر اسي میں گزاري ھے - یہ بال دھوپ میں نہیں سفید کئے ھیں - مجھے آپ دھمکاتے ھیں کہ یہ ھوگا وہ ھوگا - اس کا میرے اوپر گدّا بھي نہیں پڑتا - تمھارے خاوند نے مجھے اژدر کا لقب دیا ھے - اب میں یوناني - لاطیني تو جانتا نہیں ھوں لیکن میں نے لغت دیکھي ھے تو اس کے معني اژدھا کے ھیں - اور اب جب اژدھا ھونے

کي بدنامي هي هے تو تم جیسوں سے ڈرنا
کیا ؟ اب رخصت دیجئے -

[کلو کو آگے کھینچ لیتا هے اور دونوں دروازے سے جلدي سے
نکل جاتے هیں - پیچھے پیچھے فوراً هي رولف هو لیتا هے]

بیگم هل کرایست — ڈاکر ، تم نے خوب کام کیا -

[ڈاکر کے پاس تک چلي جاتي هے جهاں بائیں
کو اجنبي بھي موجود هے - ان میں بات چیت هوتي
هے -]

جل — ابّا جان ، غضب هو گیا !

هل کرایست — اب تو سنگ آمد سخت آمد -
جو کچھ هو هنسي خوشي جھیلنا هی هے -
غارت هوا بزرگوں کا مکان اور کیا ؟ کم‌بخت
اس کو ستیاناس کر کے چھوڑیگا - یه بزرگوں کا
مکان اس کا پاانداز هوکے رهیگا - ارے توبه ،
جي چاهتا هے سر پیٹ لوں !

جل —

[اشارہ کرکے]

دیکھئے کلو بي‌بي پھر بیٹھ گئیں - ابھي

ابھی تو ایسا معلوم ہوا کہ غش پہ غش
چلے آ رہے ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ اس
میں کچھ بھید ہے - اس کا راز ڈاکر کو
ضرور معلوم ہے اور اس اجنبی کو بھی اس
معاملہ میں کچھ دخل ضرور ہے - ذرا
امّی جان کو تو دیکھئے ، اُن سے پوچھئے تو
آخر معاملہ کیا ہے ؟

ہل کرایست -- ڈاکر !

[آگے آگے ڈاکر پیچھے پیچھے بیگم ہل کرایست آتی ہیں]

آخر یہ ہارن بلوئر کی بہو کا کیا معاملہ
ہے ؟ یہ معمہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا -

ڈاکر — معمہ تو کوئی نہیں -

ہل کرایست -- آخر کچھ تو -

ڈاکر — جانے دیجئے - آپ کو اس سے کیا واسطہ ؟

ہل کرایست — آخر میں بھی تو کچھ سنوں - کیا
بھید ہے آخر؟

بیگم هل کرایست — جل ، تم باهر جاؤ - هم لوگ
آتے هیں -

جل — امّي جان ! بھلا یه کون سي بات هے ! مجھے
یه فضول یاتیں نهیں پسند -

بیگم هل کرایست — یه لڑکیوں کے سننے کي باتیں
نهیں هیں -

جل -- ڈھکوسلے مجھے نهیں بھاتے - روز تو میں
اخبار پڑھتي هوں -

ڈاکٹر -- بهر حال آپ کو هٹ جانے هي میں کیا عذر
هے ؟

بیگم هل کرایست — کیا آپ اپني لڑکي کو ......

جل — ابّا جان ، مجھے نهیں پسند آتیں یه بیکار کي
باتیں - میري اِتّي اِتّي تو بچّوں کي
ماں هوتي هیں !

بیگم هل کرایست — میں کچھ تیري طرح واهي
هوں ؟

جل — کیا اس میں کچھ جھوٹ ھے ؟

ھل کرایست — کیا ؟ — کیا ؟

[ڈاکر اس کے قریب داھنے جانب جاتا ھے - اور
کچھ چپکے کان میں کہتا ھے]

یہ بات !

[پھر ڈاکر کچھ چپکے چپکے کہتا ھے]

بیگم ھل کرایست — سچ مچ !

جل — غضب ھو گیا ! یہ کیا ھوا ؟ — چاھے جو
کچھ ھو !

بیگم ھل کرایست — کسی کام کی نہ رھیگی -

جل — اس کے پہلے کیا ھو چکا ھے ؟

بیگم ھل کرایست — اس سے کیا بحث ھے ؟ یہ پوچھو
کہ اب کیا ھوگا جو اصل چیز ھے -

ھل کرایست — آخر تمہیں کیسے معلوم ھوا ؟

ڈاکر —

[اجنبی کی طرف اشارہ کر کے]

میرے دوست تو خود درمیانی تھے -

ہل کرایست — میرے تو ہوش اُڑ گئے سن ہی کے جیسے جی کھٹا ہوگیا !

بیگم ہل کرایست -- میں تو کہتی تھی کہ آپ نہ سنیں تو بہتر ہے -

ہل کرایست -- ذرا اپنے دوست صاحب کو بلانا تو اِدھر -

[ڈاکٹر کے اشارے سے اجنبی بھی ان میں شامل ہو جاتا ہے]

کیا واقعی یہ صحیح ہے ؟ کچھ سمجھ میں نہیں آتا !

اجنبی — بےشک ! ذرہ برابر فرق نہیں ہے - مجھے خوب یاد ہے ' جب تو اُس کا نام تھا —

ہل کرایست — رہنے دیجئے ! رہنے دیجئے ! آپ کا شکریہ ! لیکن ہے بڑے افسوس کی بات ! دشمن کا دشمن ہو جب بھی عورتوں کی اہانت کسی طرح روا نہیں ہے - اس کا کسی سے ذکر نہ ہو !

[جل اس کے بازو میں چمٹ جاتی ہے]

بیگم ہل کرایست — اگر ہارن بلوئر نے تمیز سے کام لیا ' جب تو کسی کو کان و کان خبر بھي نہ ہوگي ' نہیں تو پھر زبان بند کیسے کي جا سکتي ہے ؟

ہل کرایست -- نہیں ' نہیں ! مجھے تو یہ بات پسند نہیں آتي - رذیل طریقہ ہے ! نابدان میں اینٹ مار کے سوائے اپنے اوپر چھینٹ آنے کے اور کیا ہے ؟

بیگم ہل کرایست -- اور ہارن بلوئر ہمارے ساتھ کون شرافت کا طریقہ برتتا ہے ؟ آپ تو جیسے فرشتوں کي سي باتیں کرتے ہیں ! ہم کہیں چاہے نہ کہیں ' لوگوں کو ویسے ہي معلوم ہے - اور اگر نہیں بھي معلوم ہے تو اب معلوم ہو جانا چاہئے - اب جو کچھ بھي ہو ' اب تو اکسیر ہاتھ آ گئي ہے ' اور اس کا استعمال بھي ضرور ہوگا -

جل -- اب کیا دیر ھے؟ اب جڑ دینا چاھئے - ابّا
جان، اب جڑ دینا چاھئے -

ڈاکر -- ایک دھمکي میں تو حواس جاتے رھینگے -
جے، پي، — گرجا گھر -- حلقه کے آیندہ
ممبر صاحب --

هل کرایست --
[ذرہ اشتباہ کے انداز سے]
بھئي، بات یه ھے کہ کسي عورت کا راز
جان کے پھر اس کا گلا کاتنا ....
مجھ سے تو نه ھو سکیگا !

بیگم هل کرایست -- جو کوئي چکمه دے کے ایسے ھي
تمھارے لڑکے کو پھانس دیتا تو کیا اِن
باتوں کے جاننے کي کوشش نه کرتے ؟

هل کرایست --
[پریشان ھو کر]
دیکھا جاتا - جب دیکھا جاتا!

بیگم ھل کرایست -- کم سے کم اس خیال سے تو ضرور ھے کہ وقت پڑے پر اور کچھہ نہ ھوگا تو اپنے لڑکے کی مدد تو کرتے -

ھل کرایست -- ھاں ' یہ ھو سکتا ھے -

بیگم ھل کرایست -- تو اب گویا یہ تو آپ بھی کہتے ھیں کہ ھارن بلوئر سے کہنے میں کوئي ھرج نہیں ھے - اب یہ بات جاننے کے بعد وہ کیا کرینگے — اس سے ھم کو کیا بحث ھے ؟

ھل کرایست --

[ڈاکر اور اجنبي سے ساتھہ ھي ساتھہ]

یہ بھي کچھہ آپ لوگوں نے غور کیا کہ اس قسم کي اھانت کے لئے فوجداري میں کتنا سنگین مقدمہ ھو سکتا ھے ؟

اجنبي -- یہ تو بال کي باندھي بات ھے - شک و شبہہ کا کیا ذکر ھے - ابھي ابھي تو آپ نے حال دیکھا ھي ھے -

ھل کرایست -- ھاں ، دیکھا ھے -

[پھر بدل کے]

نہیں ، میں تو نہیں پسند کرتا -

[ڈاکر نے اجنبي کو ایک دو قدم علیحدہ لے جا کے کچھہ بات چیت شروع کي]

بیگم ھل کرایست --

[ذرا نیچي آواز سے]

اور ھمارا گھر جو غارت ھوا جاتا ھے ! خوب ، باپ دادوں کي بات خوب رکھي ھے آپ نے !

ھل کرایست — لیکن کسی عورت کا پاؤں درمیان میں ڈالنا اچھا نہیں معلوم ھوتا -

بیگم ھل کرایست -- ھم کیوں عورت کو بیچ میں ڈالتے ھیں ؟ اس کي ذمہ‌داري اگر کسي پر ھوگي تو ھارن بلوئر پر -

ھل کرایست -- کیوں ؟ اسي کے راز کا تو ھم لوگ سہارا لے رھے ھیں -

بیگم ھل کرایست -- میں صاف صاف کہے دیتی ھوں
مجکو ھارن بلوئر سے کہ لینے دو ' نہیں
تو میری زبان میرے بس میں نہیں ھے -
خدا کی مار ! ایسی ایسی عورتیں پڑوس
میں ! توبہ ' توبہ !

جل -- ابا جان ! اب یہ آمی نہیں ماننے کی ھیں -
یہ بھی اب اسی پر اُتر آئی ھیں -

ھل کرایست -- جل ' تم خاموش ھی رھو - کیا
مصیبت کا سامنا ھے ! سمجھ میں نہیں
آتا کرنا کیا چاھئے !

بیگم ھل کرایست -- اب تو اس کا یہی علاج ھے -
اپنی خاطر نہیں ھے ' میری خاطر سے '
ھم لوگوں کی خاطر تو ضرور ھے - جب
ذرا غور کیجئیگا تو معلوم ھوگا کہ اس کے
کیا فائدے ھیں -

جل —

[آھستہ سے]

اب تو ٹھن گئی سو ٹھن گئی -

بیگم ھل کرایست --

[سخت غصہ سے]

بکو نہیں ' جل -

ھل کرایست — میں نے عورتوں کو ستانا نہیں سیکھا-
میں اس کا اھل ھي نہیں - پھر آخر کیا
مھنہ دکھاؤنگا ؟

بیگم ھل کرایست —

[بہت غمزدہ ھوکر]

خیر ' تو جانے دیجئے -

ھل کرایست -- کیوں ' اس کا آخر کیا مطلب ؟

بیگم ھل کرایست -- تو مجھ سے جس طرح استعمال
کرتے بنیگا اپنے طور پر اپني معلومات
استعمال کرونگي -

ھل کرایست ---

[اس کي طرف گھورتے ھوئے]

یہ کیا ؟ میري مرضي کے خلاف ؟

بیگم ہل کرایست -- ہاں میں تو اپنا فرض سمجھتي
ہوں -

ہل کرایست — اگر میں صرف ہارن بلوئر سے کہنے
کي تجویز پسند کر لوں —

بیگم ہل کرایست — بس میں تو صرف یہي چاہتي
ہوں -

ہل کرایست — تو بس اس سے زیادہ نہیں ' اور
دیکھو یہ فرض ورض کا دھوکا مجھے دو
نہیں - میں یہ ڈھونگ جانتا ہوں - میں
اگر راضی ہوا تو صرف اپني جان بچانے
کے لئے -

بیگم ہل کرایست -- یہ ڈھونگ کس کو کہتے
ہیں ؟

جل -- ڈھونگ کو کہتے ہیں ' آمي جان '
اور کس کو کہتے ہیں ؟

ہل کرایست -- تو ہارن بلوئر سے آگے بات نہ بڑھنے
پائے ' خوب سمجھ لینا -

بیگم ھل کرایسٹ -- یہ مانا -

جل — روکنے سے بات رکیگي ؟

بیگم ھل کرایسٹ — جل' تم باز نہ آؤگي اپني شرارت سے ؟

ھل کرایسٹ -- جل' تم میرے ساتھ آؤ -

[پشت کے دروازے کي طرف پھرتا ھے]

جل — آمي جان' مجھے معاف کیجئے - لیکن نوچ کھسوٹ تو ھے ھي پھر ھے کہ نہیں ؟

بیگم ھل کرایسٹ -- جل' تم سمجھتي ھو کہ میں بات صاف صاف سیدھي سیدھي کھتي ھوں' صاف بات سوچتي ھوں - تم خود قائل نہ ھو جاؤ تو کھنا - یہ کیا میں جانتي نہیں ھوں کہ ھارن بلوئر کي طرف اور اپنے لوگوں کي طرف میں کوڑي مُھر کا بل ھے - لیکن ھم کو تو یہاں رھنا ھے - وہ لوگ تو چلتي پھرتي چھاؤں ھیں - آج یہاں' کل وھاں -

جل —

[خلاف مزاج ستایش کے انداز سے دیکھتے ہوئے]

آمي جان ! تم سے بس حد ھے -

ھل کرایست — جل !

جل — آتي ھوں ، ابا جان ! چلي آتي ھوں-

[وہ پلٹتی ھے اور دروازہ کي جانب دوڑ جاتي ھے - یہ لوگ باھر چلے جاتے ھیں - بیگم ھل کرایست تن کے سیدھي ھو کے فخریہ انداز سے انگڑائي لیتي ھے -]

بیگم ھل کرایست — ڈاکر !

[ڈاکر آتا ھے]

میں ان کو آج ھي ایک خط لکھے دیتي ھوں - ایسے الفاظ میں لکھونگي کہ کل آتے ھی بنے گی - بس کل سویرے یہیں ھونگے - کل گیارہ بجے تم مع اپنے دونوں مہمانوں کے پڑھنے کے کمرے میں آ جاؤ-

ڈاکر —

[سر ھلا کے اقرار کرتا ھے]

آج تو ساتھی کو بھی تار دے رھے ھیں -
کل ان کو بھی لے آئینگے لیکن بالکل
ٹھیک تو نہیں کہا جا سکتا -

[بیگم ھل کرایسٹ کھٹ پٹ کرتي ھوئي باھر چلي جاتي ھے]

ڈاکر —

[اشارہ کرتے ھوے اجنبی سے کہتا ھے]

ھمارے حضور پر تو بس شرافت ختم ھے -
اتنی ضرورت سے زیادہ شرافت ھی کیا ؟
لیکن اُن کو پوچھتا کون ھے ؟ سبز گھوڑي
تو ٹھیک ھے ! ھنري کو تار دے دو - میں
مختاروں کے پاس جاتا ھوں - میں نے
اس ارنا بھینسہ سے سنٹري واپس نہ لے
لي تو ھم کاھے کے ! یہ ھارن بلوئر —

[اپني ناک پر انگلي رکھتا ھے]

تگني ناچ نچاؤں جب تو بات ھے - اب
تو پھنسے ھیں !

پردہ گرتا ھے

دوسرا سین

أسي شام کو ساڑھے سات بجے کلو کا خاص کمرہ نہایت خوشنما – دیواروں پر کوئي تصویر نہیں ھے – صرف دو بڑے آئینے لگے ھیں – نہایت امیرانہ مسھري – پردے پڑے ھوئے – بائیں جانب آتشدان سے بیچوں بیچ کے کسي قدر داھنے جانب ایک دروازہ جو اندر کي جانب کھلتا ھے – داھنے جانب آگے بڑي کھڑکي جس میں توت کے کواڑے آئینہ جڑے ھوئے – دائیں جانب نیچے کو کچھ ھٹے ھوئے ایک لکھنے کي میز – برقي روشني ھو رھي ھے –

کلو چائے پینے کے وقت کي ڈھیلي ڈھالي نفیس پوشاک پہنے ھوئے – بالکل ساکت زرد مسھري کے ایک سرے کے پاس کھڑي ھے – ھونٹھ کھلے ھوئے ھیں – اور بالکل سامنے اس طرح دیکھ رھي ھے جیسے بھوت پریت نظر آ رھے ھوں – بالکل آھستہ سے دروازہ کھلتا ھے اور ایک عورت کا چھرہ دکھائی دیتا ھے – آنے والي کلو کي نظر بچا کے جھانکتي ھے اور یک بارگي غائب ھو جاتي ھے – دروازہ

بھي بند ھو جاتا ھے - کلو اپنے ھاتھ اُٹھاتي ھے اپني آنکھیں ھاتھوں سے بند کر لیتي ھے - پھر ھاتھ چھوڑ دیتی ھے اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگتي ھے - دفعتاً دروازہ کھٹکھٹاتا ھے - جھٹ سے وہ اپني چارپائي پر جاکر لیٹ جاتي ھے اور آنکھ بند کرکے چت پڑ جاتي ھے -

کلو —

[ضعیف آواز سے]

آؤ ، اند چلي آؤ -

[اس کي خادمہ اندر چلي آتي ھے - دبلي پتلي ستے ھوئے بدن کي عورت جس کي عمر کا صحیح اندازہ لگانا دشوار ھے - کالي پوشاک پھنے ھوئے - وھي جس نے پہلے جھانک کر دیکھا تھا -]

کیا ھے ، انا ؟

آنا — کیا خاصہ پر تشریف نہ لے جائینگي ؟

کلو —

[آنکھیں بند کئے ھوئے]

نہیں -

آنا — یہاں کچھہ لے آؤں ' حضور ؟

کلو — ایک بسکٹ اور ذرا سي شامپین (شراب) لے آؤ -

[خادمہ جو مسہري اور دروازہ کے بیچ میں کھڑي مسکراتي هے - کلو بڑي پھرتی سے اس کي مسکراهٹ دیکھ لیتي هے -]

کیوں مسکرائیں کیوں ؟

آنا — میں مسکرائي ؟ نہیں تو!

کلو — تم مسکرائیں نہیں ؟

[غصہ سے]

بھولي نہ بنو - تم کو مجھہ پر هنسنے کي تنخواہ ملتی هے ؟

آنا —

[بے حس]

نہیں حضور ! ذرا سا تیل سر میں ڈال لیجئے -

کلو — اچھا — نہیں - کیا فائدہ ؟

[اپنا سر هاتھہ سے پکڑ کے]

میرے سر کا درد نہ جائیگا -

آنا -- تو آرام کیجئے - لیتی رہئے - اس سے بہتر کوئی دوا نہیں -

کلو — گھنٹوں تو ہو گئے لیتے لیتے !

انا —

[اپنی خاص طرز سے مسکراتی ہوئی]

اور کیا ؟

کلو —

[مسہری پر اُتھ کے بیتھ جاتی ہے اور جیسے ہمت کرکے]

انا ، اس سے کیا فائدہ - آخر کیوں ؟

آنا — کس سے کیا فائدہ ؟

کلو — کیا مجھے تاکنے کا کام سپرد ہوا ہے ؟ بھید لینا چاہتی ہے !

آنا — میں ! نہیں حضور ! میں ......

کلو — بھید لینے آئي ھو - تمھاري حماقت کي کوئي انتھا ھے! آخر کیا، بھید ھي کیا ھے؟

آنا — نھیں، حضور، بیھد کیسا؟ لیکن اگر حضور کا مزاج خوش نہ ھو تو اور کھیں تھکانا تلاش کروں - اگر میں ایسے ھي بھید لیتي تو کب کي نکل گئي ھوتي - یوں ھی نکال دینا ھو تو کہ دیجئے - میں نے حضور ایسي ایسي سرکاروں میں بندگي بجائي ھے جھاں ایک دم کے لئے ان باتوں کي گنجائش نھیں -

کلو — اچھا تو کل تم کو ایک مھینہ کا حساب مل جائیگا - تم اپني راہ لو - اب بس زیادہ بات چیت نھیں -

[انا سر جھکا کر باھر چلي جاتي ھے -]

[کلو کراھنے کي آواز سے کروٹ بدل کے تکیہ میں اپنا منھ چھپا لیتي ھے]

کلو —

[اُتھ بیتھتي ھے]

کیا کہوں ! اگر اس آدمی سے ملاقات ہو
جاتي یا ڈاکر سے ملاقات ہو جاتي تو —

[یکبارگي اُٹھ کر کھڑي ہو جاتي ہے اور دروازہ تک
جاتي ہے پھر رک جاتي ہے اور مسہري کے پاس واپس
آتي ہے کہ اتنے میں رولف اندر آ جاتا ہے - اس
درمیان میں دروازہ ایک دو انچ پھر کھلتا ہے - بالکل
آواز نہیں ہونے پاتي -]

رولف — درد سر اب کیسا ہے ؟

کلو — کنپٹیاں پڑي لپ لپ کرتي ہیں - آج
کچھ نہ کھاؤنگي -

رولف — کیا کرنا چاہئے ؟ میرے لائق کوئي
خدمت ہو تو میں حاضر ہوں !

کلو — نہیں ، لڑکے -

[یکبارگي اس کي جانب دیکھ کے]

یہ ہل کریست لوگوں سے جھگڑا مجھے
نہیں بھاتا - تمہاري کیا راے ہے ؟

رولف — جي مجھے تو سخت نفرت ہے اس تو تو

میں میں سے -

کلو -- میرا خیال ھے کہ میں اس جھگڑے کو روکنے
میں شاید کامیاب ھو جاؤں - پانچ منٹ
بھی نہ لگینگے - ذرا ڈاکر کے پاس تک
لپک جاتے اور اس سے کہہ دیتے کہ ذرا
تکلیف کرے اور مجھ سے مل جاے -

رولف -- اور جو ابّا جان اور چارلی کو خبر
لگ گئی ؟ ....

کلو -- میں جانتی ھوں ' لیکن جب تک تم سب
لوگ کھانا کھاؤ گے اگر وہ اس بیچ میں
آ گئے تو کسی کو کان و کان خبر بھی
نہ ھوگی -

رولف --

[تعجب سے]

یہ تو ھے لیکن میں کہتا ھوں ...... آخر
کیسے ؟ ....

کلو -- اب مجھ سے یہ تفصیل نہ پوچھو - ایک

نشانہ ہے پڑ جائے پڑ جائے -

[اپنی کلائی کی گھڑی دیکھتے ہوئے]

کہنا ٹھیک آٹھ بجے اس کھڑکی پر ہم سے ملیں! کہنا کہ بس زینہ کے قریب والی پہلی بڑی کھڑکی پر!

رولف — چارلی تو خفا نہ ہونگے؟

کلو — نہیں، البتہ میں ان سے بتاؤنگی نہیں - وہ اور والد صاحب دونوں تو جیسے اس معاملے کے پیچھے پاگل ہو گئے ہیں!

رولف — اگر واقعی کوئی صورت ہو تو..........

کلو —

[کھڑکی کے پاس جاکے کھڑکی کھول کے]

اِدھر بلانا، رولف اِدھر! اگر تم نے پلٹ کے کچھ جواب نہ دیا تو میں یہ مطلب سمجھونگی کہ ڈاکٹر آ رہے ہیں - اپنی گھڑی ہماری گھڑی سے ملا لو -

[اس کی گھڑی دیکھتی ہے]

دیکھو ایک منٹ تیز ہے -

رولف — مگر ایک بات ہے ....

کلو — اب وقت نہ گنواؤ ' جلدی جاؤ -

[فریب قریب کھڑکی سے باھر اس کو ڈھکیل دیتی ہے - کھڑکی بند کر لیتی ہے ' پردہ گرا دیتی ہے اور گھرے خیال میں غرق کھڑی ہو جاتی ہے - پھر گھنٹی کے پاس جاکے گھنٹی بجاتی ہے - پھر لکھنے والی میز کے قریب داھنے کو جاکے ایک نسخہ میز سے نکالتی ہے -]

[آنا داخل ہوتی ہے]

کلو — اچھا ' اب شامپین (شراب) نہ لاؤ - ذرا دواخانہ یہ نسخہ لے جاؤ - کہنا یہ تیار کر دیں - خود جانا اور خود ہی دوا لانا -

انا — بہتر ہے ' لیکن سرکار یہ دوا تو تھوڑی بہت موجود ہے - دو تین ٹکئے رکھے ہوئے ہیں -

کلو — ہاں ' لیکن بہت پرانے ہیں - میں نے دو کھائے ہیں - ان میں اب رہا ہی کیا ہے ؟

کچھ جان تو باقي هي نہیں - جلدی
جاؤ ، مارے سر کے درد کے جان نکلي
جا رهي هے !

انّا —

[مسکراتے هوئے نسخه لیتي هے]

بہت اچھا ، تو اس میں تو کچھ دیر
لگیگي - میرا کچھ کام تو نہیں هے ؟

کلو — نہیں ، مجھے دوا کي ضرورت هے ، تمھاري
ضرورت نہیں -

[انا باهر چلی جاتی هے]

[کلو اپني کلائي پر کي گھڑي دیکھتي هے پھر لکھنے
کی میز پر جاتي هے جو پراني چال کی هے - اور اس
میں ایک چورخانه هے — چورخانه کو هاتھ ڈال کے کھولتی
هے اور اس میں سے ایک نوٹوں کا بنڈل اور کچھ کاغذ
کے پارسل نکالتي هے - نوٹوں کو گنتي هے — "تین سو" —
نوٹوں کو جلدي سے اپنے اوپري جیب میں رکھ لیتی هے
اور پارسل کھولتی هے - اس میں موتي هیں - موتي بھي
جیب میں جلدي سے رکھ لیتي هے - اِدھر اُدھر وحشت سے

دیکھتي ھے - چورخانہ بدستور بند کر دیتي ھے اور پہلے
کي طرح مسہري پر آکے لیٹ جاتي ھے - چت پڑي ھے -
اتنے میں دروازہ کھلتا ھے اور ھارن بلوئر داخل ھوتا ھے -
کلو اپني آنکھیں نہیں کھولتي اور تھوڑي دیر نظر جمائے
ھوئے کلو کو دیکھتا رھتا ھے - اس کے بعد کہتا ھے -]

ھارن بلوئر —

[کسی قدر نرمي سے]

کلو، کیسي طبیعت ھے ؟

کلو — سر پھٹا جاتا ھے !

ھارن بلوئر — ایک ذرا دیر ایک بات سن لو - اُس
عورت نے ایک خط میرے نام بھیجا ھے -

[کلو اُٹھ کے بیٹھ جاتي ھے]

ھارن بلوئر —

[خط پڑھتا ھے]

" مجھ سے آپ کی بہو کے متعلق
کچھ خاص باتیں اور بہت ضروری باتیں
کرني ھیں - کل صبح گیارہ بجے میں

آپ کا انتظار کرونگي - حقیقت میں آپ سب لوگوں کي آئندہ بہبودي کے لئے یہ بات اس قدر اشد ضروري اور اهم هے کہ شاید آپ اپنا آنا کسي طرح بهي ملتوي نہ کرینگے - "" آخر اس کا مطلب کیا هے ؟ یہ محض مُنهہ آتا هے ، یا جنون هے ، یا آخر بات کیا هے ؟

کلو --- معلوم نہیں -

هارن بلوئر ---

[بغیر ناخوشي کے]

کلو ، اگر کوئی بات هو اس میں تو هم سے بتا دو - منزل رهنما کے پاؤں کے نیچے هوتي هے -

کلو --- اور تو کوئی بات نہیں - هاں ، البتہ ---

[جلدي سے اُس کی جانب نظر ڈالتي هے]

همارے والد صاحب دوالیہ هو گئے تهے - اسي کو چاهے جو کچهہ کوئي کہے !

ھارن بلوئر — ھُنْھ ! کتنے ھي آدمي دوالیہ ھوتے ھیں تو اِس سے کیا ھوتا ھے؟ تم نے اپنے خانداني حالات بہت کم ھم سے بتائے ھیں -

کلو — ھمارے والد کوئي بہت بڑے آدمي تو تھے نہیں

ھارن بلوئر — تو اس میں تمہارا کیا قصور؟ خیر ، اگر اتنا ھي معاملہ ھے تو کوئي اندیشہ نہیں ھے - ان کمبخت "پدرم سلطان بود" کے مارے اور ناک میں دم ھے! میں نے ایک کوڑا رسید کر دیا ھے - اب تلملا رھے ھیں اور کچھ نہیں -

کلو — چارلي سے نہ کچھ کہئیگا ، کیونکہ بے وجہ ان کو پریشاني ھوگي -

ھارن بلوئر — نہ ! نہ ! ھرگز نہیں ! اگر میں دوالیہ ھو جاؤں تو چارلي کو بڑي پریشاني ھو — ھے کہ نہیں ؟

[هنستا هے اور معنیخیز انداز سے کلو کیطرف دیکھتا هے -]

تو اور تو کوئي بات نهیں هے ؟ میں اطمینان سے خط کا جواب دینے جاتا هوں -

[کلو اپنا سر هلاتي هے -]

کوئي شک و شبهه تو نهیں هے ؟

کلو —

[کوشش کرکے]

اب اس کي تو بات هي اور هے ، اور وہ من گهڑنت باتیں کهنا شروع کریں !

هارن بلوئر —

[جهگڑے کے خیالات میں محو]

اُوہ ! لیکن اُهانت و آبروریزي کا قانون بهي تو کوئي چیز هے ؟ اگر هم سے داؤ پیچ کرینگے تو هم ان کو لٹکا بهي دینگے - یه بهي هے !

کلو —

[بزدلانہ انداز سے]

ابا ! کیا یہ جھگڑا کسي طرح بند نہیں
هو سکتا ؟ آپ تو کہتے تھے میري وجہ
سے سب آن بن ھے ، مگر میں تو اُن
سے بھول کے بھي نہیں ملنا چاھتي - ان
کی صورت دیکھنے کي بھی روادار نہیں -
اور ان کو اپنا گھر پسند ھے ، وہ اس پر
جان دیتے ھیں - مجھے تو وہ لڑکي بھلي
لگتی ھے - اور اس میں آپ کا کیا ھرج
کہ اپني عمارت وھاں سے دو قدم ھٹا کے
بنائي جائے ؟ کیا ھرج ھے ؟ جس طرح ھو
آپ اس لڑائي کو ختم کر دیجئے خدا کے
لئے ! ختم کر دیجئے ، روک دیجئے !

ھارن بلوئر — روک دیں ؟ اب تو خرید بھي
چکے ! نہ ، نہیں ! اِن نا اھلوں نے میرے
منھہ لگنے کي کوشش کي تو اب ان کو بتا
ھي دوں کہ کیا نتیجہ ھوتا ھے ! مجھے تو

اِن کمبختوں سے ایک ایک سے نفرت
ھے - اور ڈاکر کي تو شکل دیکھ کے ھي
میرے بدن میں جیسے آگ لگتي ھے !

کلو ـــ ڈاکر غریب تو محض مختار ھے !

ھارن بلوئر ـــ وھي بدمعاش تو اس تمام پریشاني
کي جڑ ھے - کمبخت نہ خود کھائیں نہ
دوسروں کو کھانے دیں ! تم عورت ذات ھو ،
ان باتوں کو کیا جانو - تم کو تو یقین
بھي نہ آئیگا کہ کس کس پریشانیوں اور
کن کن مشکلوں سے یہ مال و دولت میں
نے حاصل کي ھے - یہ دیہاتي کیسي چکني
چپڑي باتیں بناتے ھیں جیسے کچھ
جانتے ھي نہیں - لیکن ان سے کچھ حاصل
کرنا گویا پتھر میں جونک لگانا ھے - کیا
اگر اُن کا بس چلے تو وہ کوئي کسر اُتھا
رکھینگے ؟ ایک منٹ کي دیر نہ لگے -
ھمارا اسباب اُتھا کے پھکوا دیں - یہ اور
کس کا کام تھا ؟ ذرا سي جائداد کے اتنے

دلم اُنھیں کي وجه سے تو لگانے پڑے ! سب چھوڑ دو - اس خط ھي کو تو ذرا دیکھو - خودغرض ' کمینے ' بدمعاش ' مکار کھیں کے !

کلو — لیکن جھگڑے کي شروعات تو اُنھوں نے نھیں کي ؟

ھارن بلوئر — کھلم کھلا نھیں کي - آڑ سے لڑتے رھے - یھي تو ان کي چال ھے - جھاں دیکھئے دھمکي ' جھاں دیکھئے دباؤ ! چار دن پھلے کیا دولتمند ھو گئے جیسے آپے میں نھیں رھے ! میں نے چاھا تھا کہ — خیر — طرح دے جاؤں لیکن ان کي قسمت ھي میں نھیں - میں کیا کروں ؟ اب میں بھي ان کو مزہ چکھا ھي کے چھوڑونگا - وہ بھي سمجھ لیں کہ کس سے پالا پڑا ھے ! چمڑي تو باقي نه رکھونگا !

[اپنے جذبات کي رو میں ھارن بلوئر کلو کے چھرہ کي کیفیت دیکھنا بھول گیا - اس کے چھرے سے یہ

پریشانی ظاہر ہو رہی ہے کہ اب ہارن بلوئر سے مزید بحث مباحثہ کیا نہ جائے یا کرنا چاہئے - پھر پھرتی سے اپنی کلائی کی گھڑی دیکھ کے چارپائی پر گر پڑتی ہے اور اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے -]

میرا دل تو جب ہی خوش ہوگا جب ان کی کھڑکی کے سامنے چمنیوں کا دھواں نکلتے دیکھونگا - مجھے بھی کیا موقع کی سوجھی ! وہی آخری بولی ! وہ تو بڑھتا ہی چلا جاتا تھا - یہ ترکیب نہ کرتا تو وہ ختم تھوڑا ہی کرتا !

[کلو کی طرف دیکھ کر]

ارے مجھے تمہارے درد سر کا تو خیال ہی نہیں رہا ! چہ ، چہ ! اب تم آرام سے لیٹو چپ چاپ !

[کھانا کھانے کی گھنٹی بجتی ہے]

کچھ کھانے کے لئے یہاں بھیج دیں ؟

کلو -- نہیں ! میں سوؤنگی مگر نیند آ جائے

جب ھے ! ذرا یہ کہ دیجئیگا کہ مجھے
کوئي جگائے نہ -

هارن بلوئر — اچھا ، اچھا ! میں اس خط کا
جواب لکھ دوں -

[هارن بلوئر کلو کي میز پر بیٹھ کے لکھنے لگتا
ھے -]

[کلو بہت پریشاني کی حالت میں مسہري سے چونک
کے اُٹھتي ھے گھڑي دیکھتي ھے پھر کھڑکي کي جانب
دیکھتي ھے - پھر گھڑي دیکھتي ھے - پھر چپکے سے
کھڑکي پر جاتي ھے اور آھستہ سے کھولتي ھے -]

هارن بلوئر --

[خط کو ختم کرتے ھوے]

ذرا سن لو !

[مسہري کي طرف گھومتا ھے]

آیں ، تم کہاں گئیں ؟

کلو —

[کھڑکي پر سے]

بڑي گرمي ھے !

ہارن بلوئر -- دیکھو یہ لکھا ہے — "مکرمہ ! آپ کوئی ایسی بات میری بہو کی نسبت نہیں بتا سکتیں جس سے ہمارے بال بچوں کی خوشی میں فرق آئے - میں اس خط کو محض حماقت سمجھتا ہوں اور باوجود طلب کے کل گیارہ بجے وہاں ہرگز نہ آؤنگا - — نیازمند --"

کلو —

[سر کو بیحد پریشانی کے عالم میں ہلاکر]

اُوہو ! -- خیر !

[دو بارہ گھنٹی بجتی ہے]

ہارن بلوئر —

[دروازہ تک جا کے]

تم اب ذرا لیٹ رہو ، سو جاؤ - اگر نیند آ جائے - میں کہ دونگا کوئی یہاں نہ آئیگا - کل تک — خدا چاہیگا ! — طبیعت بالکل صاف ہو جائیگی - اب جاتا ہوں - خوش

رهو! خدا حافظ!

[باهر چلا جاتا هے]

[دو ایک چکر کمرہ میں تہلنے کے بعد کلو پھر کھڑکي کے پاس پلٹ آتي هے اور وهاں قریب پردہ کي آڑ میں کھڑي هو جاتي هے - کواڑہ دروازہ کا ذرا سا کھلنا شروع هوتا هے اور انا اپنا سر اندر ڈالتي هے اور جھانکتي هے - یہ دیکھ کے کلو کہاں هے جھٹ سے اندر داخل هو جاتي هے اور بائیں جانب آڑ میں چھپ جاتي هے بہت جلدي کلو کھڑکي سے هٹ آتي هے اور دروازہ بند کر لیتي هے -]

کلو --

[آهستہ سے]

آ جاؤ، اندر آ جاؤ -

[وہ دروازہ کي طرف جھپٹ کر بند کر دیتي هے -]

[ڈاکر کھڑکي سے هو کر اندر آ گیا اور اس کي طرف آدهي مسکراهٹ سے دیکھنے لگا -]

ڈاکر -- کیا هے، چھوٹي بیگم؟ مجھے کیوں یاد کیا؟

[اپنے میل جول کے اس آدمي کے ساتھ ھونے پر کلو
کے طور طریقہ میں ایک خاص تبدیلي نمایاں ھوتي ھے -
اس کي آواز بھي مختلف ھو جاتی ھے - ایک قسم کي
آزادي اور یگانگت سي معلوم ھوتي ھے - لیکن بہت
آھستہ سے بولتي ھے -]

کلو — بڑي غلطي کر رھے ھو!

ڈاکر —

[دانت نکال کے ھنستا ھے]

جي نہیں ! میں صورت تو کبھي کسي کی
بھول ھي نہیں سکتا -

کلو — نہیں ، مان جاؤ -

ڈاکر —

[واپس جانے کے لئے منھ پھیرتا ھے -]

تو اگر صرف اتني سي بات تھي تو مجھے
کیوں بیکار کے لئے بلایا ؟

کلو — نہیں ، جاؤ نہیں -

[ھلکا سا تبسم کرتے ھوے]

تم مجھ سے کھیل کھیلتے ہو - شرم نہیں
آتي ؟ آخر میں نے تمہارا کیا بگاڑا
ہے ؟ کون کھیل ہے یہ ؟ — کریکٹ ؟

ڈاکر — جي نہیں ! اِسے کہتے ہیں "معاملہ"

کلو —

[جل کے]

تو مجھ سے اس جھگڑے سے واسطہ ؟ بھلا
میں یہ جھگڑا کیسے روک دیتي ؟

ڈاکر — اب اسے کوئی کیا کرے ! یہ تمہاري
تقدیر !

کلو —

[ہاتھ میں ہاتھ باندھ کے]

بھلا تمہاری بے دردی کی کوئی حد ہے ؟
تم ایک عورت ذات کی زندگی تباہ کرنے
پر لگے ہو جس نے کبھی تم کو کڑی بات
تک نہیں کہی ؟

ڈاکر — تو یہ کہئے! آپ کے گھر والے بالکل بےخبر ہیں کہ آپ کون ذات شریف ہیں! پھر کیا کہنا ہے! مگر ایک بات تو خیال کیجئے کہ میں اپنے مالک کی خیر خواہی کر رہا ہوں - میں بھی تو آخر انسان ہوں -- جیسی کرنی ویسی بھرنی! میں تمہارے خاندان بھر سے نفرت کرتا ہوں - کون گالی ہے جو پچھلے دو مہینہ سے آپ لوگوں نے مجھے نہ دی ہو، نگاہوں سے دیکھتے ہیں جیسے چھری کٹاری چلاتے ہیں - میں تو صاف کہتا ہوں مجھے صورت سے نفرت ہے!

کلو -- خوبیاں بھی ہیں ان میں جیسے تم میں ہیں!

[دانت نکال کے ہنستا ہے]

ڈاکر — ہارن بلوئر میں جیتے جی کوئی خوبی نہیں ہو سکتی -

کلو — تو میں تو اس خاندان کی نہیں ہوں ؟

ڈاکر — کل کو تمہارے بچے ہونگے، جب تو تم

هارن بلوئر کي بھي اماں هو جاؤگی -

کلو —

[مسکین انداز سے اپنے هاتھ بڑھا کے]

کیوں پیچھے پڑے هو ؟ آخر اس سے فائدہ ؟
خدا کے لئے یہاں ذرا آرام سے گزرتي هے -
انصاف شرط هے ! انصاف شرط هے !!

ڈاکر —

[ذرا دیر کے لئے مشکل محسوس کرتے هوئے]

اس سے کام نہ چلیگا ، یہ کوشش هی
بیکار هے -

کلو — آخر ساری زندگی هماري روتے هی تو کٹتی
هے -

[ڈاکر اپنا سر هلاتا هے - اس کي هنسي غائب هوچکي -
اور بالکل لکڑي کے گُڈّے کي طرح بیٹھا هے]

کلو —

[هانپتي هوئي]

خدا کے لئے رحم کرو ! تم نے بھی تو

کسي کو چاھا ھے ؟ کیا میں جانتي
نھیں ؟ - اسي کے صدقے !

ڈاکر -- نھیں ! یہ سب فضول ھے - ھماری شطرنج
میں تم ایک مُہرہ ھو - اور تمھاري شہ مات
ھوگي -

کلو --

[مایوس ھوکے]

تو تم سے کیا واسطہ ؟ تمھارا کیا بگڑیگا --
کیا بنیگا ؟

[شیرني کي طرح تیور بدل کے]

دیکھو مجھ سے نہ بھڑو ' میں دشمني پر
آ جاؤنگي تو غضب ڈھاؤنگی - میں نے
بھي دنیا بہت دیکھي ھے - دیس دیس کا
پاني پی کے آئی ھوں تو کیا ؟ آے ھے
چیونٹي کو دباؤگے تو کاٹ کھائیگي - اور
میں تو پھر عورت ھوں -- اچھي طرح
سوچ لو -

ڈاکر -- تو بس ٹھیک ھے ! اس طرح پیں پیں
رونے سے تو مجھے تمہارے مُنھ دھمکی
زیادہ پسند ھے - دھمکی ھي سے ختم ھے -
اُن لوگوں سے بتلا دینا کہ ایک رات ھماري
تمہاري ملاقات سرائے میں ھو چکي ھے -
اور یہ تو کھوگي ھي کہ نہیں ؟ یا یہ
کہ دینا کہ ---

کلو -- خبردار ! خبردار !!

[اپني جیب سے نوٹ اور موتي نکال کے]

یہ دیکھو کل یہي میري زندگي کي کائنات
ھے - کوئی ھزار کے تو صرف موتي ھیں -
یہ سب تمہاري نذر ھیں -

[اس کي طرف پیش کرکے]

لیکن اب مجھ پر رحم کرو - کیا کہتے
ھو ؟ بولو کیا کہتے ھو -

ڈاکر --

[ھونٹھ چاٹتے ھوئے - بے رحمانہ ھنسي ھنستے ھوئے]

تم نے میرا صحیح اندازہ نہیں کیا - میں
سیدھا سادا کُتا ہوں - کتنا ہی کہ لو ' لیکن
میری وفاداری میں شک نہیں - جس کا
کھاتے ہیں اس کی گاتے ہیں - یہ چالیں
مجھ سے نہ کھیلو -

کلو —

[بے قابو ہوکے]

تم جانور ہو! نہ رحم ہے تمہارے مزاج
میں نہ حیا ہے ' کم ظرف! بزدل! اور
اس کتیا کو کیسے رشوت دے کے میرے
پیچھے لگا دیا ہے! جانتے نہیں! خوب
جانتے ہو میں پاگل ہی ہو جاؤں تو
تجھے کیا؟ جانور کہیں کا -

ڈاکر — بات نہ بڑھاؤ ' بات بڑھ جائیگی تو تم
کیا فائدہ اُٹھاؤگی؟

کلو — اس طرح کسی عورت کے پیچھے پڑنا چاہئے
محض اس لئے کہ تم سے مردوں سے جھگڑا
ہو گیا؟

ڈاکر — میں نے کیوں جھگڑا کیا ؟ مجھ سے مطلب ؟
تم تو خوب جانتی ہو کہ جھگڑے میں
تو ہمیشہ کمزور ہی مار کھاتا ہے - کمزوری
میں غصہ مار کھانے کی نشانی مثل
مشہو ہے - اب اس کو کوئی کیا کرے ؟

کلو —

[گھور کے نظر جماکے دیکھتی ہے]

تمہارے کوئی ماں بہن ہیں کہ نہیں ؟
اُن سے تو پوچھتے کسی دن کہ محبت کی
بنیاد کچے دھاگے پر ہوتی ہے کہ نہیں ؟
ان سے تو کبھی پوچھو کہ ڈر کس کو
کہتے ہیں - بزدل ظالم ! بے رحم زمانے
بھرکا ! تو بھی اپنے کو آدمی کہتا ہے کہ
میں آدمی ہوں !

ڈاکر —

[دانت نکال کے ہنستے ہوئے]

جواب تلخ می زیبد لب لعل شکرخا را -

ان گالیوں پر قربان! قسم خدا کی ہر گالی
پر سو سو جوبن نکلتے ہیں!

[کلو کا غصہ جتنی جلدی تیز ہوا تھا اُتنی ہی
جلدی فرو ہو گیا - مسہری پر لیٹ جاتی ہے، کانپتی
ہے اور پھر ادھر اُدھر دیکھ کے ڈاکو کی طرف
دیکھتی ہے -]

کلو — پھر آخر کیا لوگے کہ ہم کو برباد نہ کرو -
کچھ معاوضہ کافی ہوگا کہ کچھ نہ کافی
ہوگا -

میری زندگی کو — مجھ کو تباہ نہ کرو!

[میں خود حاضر ہوں]

ڈاکو —

[پیشانی کا پسینہ پونچھتے ہوئے]

اب کہی ہے بات معرکہ کی! یہ البتہ
کچھ معاوضہ بھی ہے -

[کھڑکی کی طرف پلٹ جاتا ہے]

اب تو میرے پاؤں ڈگنے لگے - ایک بات
ہے، تمہارے سر جائیگی، اور ضرور جائیگی -

لیکن جہاں تک ہو سکیگا میں تمہارا کم
نقصان کرونگا - نہیں، تم جو کچھہ بھی
پیش کرنا چاہتی ہو میں کچھہ نہیں
چاہتا -

[پیشانی پونچھتے ہوئے]

ہائے، پھر طبیعت لوٹ پوٹ ہوئی جاتی ہے!
لیکن نہیں، اب جانے بھی دو -

[کلو اب اپنا چہرہ ہاتھوں سے چھپا لیتی ہے]

رو نہیں، سنبھالے رہو اپنے کو - میں جاتا
ہوں - خدا حافظ!

[کھڑکی سے باہر نکل جاتا ہے]

کلو --

[جلدی سے اُتھہ کر]

ہائے یہہ کیا ہوا؟ چوہا - شکار پھندے
میں پھنس گیا! ہائے!

[کھڑی ہو کے سنتی ہے - جلدی سے دروازہ کے پاس
جاکے دروازہ کا قفل کھولتی ہے اور واپس آکے مسہری
پر لیٹ جاتی ہے اور آنکھیں بند کر لیتی ہے - چارلس

بہت آھستہ سے آتا ھے اور اس کے اُوپر جھک کے
دیکھنے لگتا ھے کہ آیا سو گئي یا جاگتي ھے - کلو اپني
آنکھیں کھولتی ھے -]

چارلس -- کلو ' کیسي طبیعت ھے ؟ کچھ نیند
آئي ؟

کلو -- ھآ ...

چارلس --
[مسہري کي پٹي پر بیٹھ کر اس کو پیار کرتے
ھوے]
پیاری ' طبیعت کیسي ھے ؟

کلو -- ھاں ' پہلے سے تو اچھي ھے -

چارلس -- شکر ھے ! -- ذرا سا شوربہ ؟

کلو --
[کانپتی ھوئي]
نا -- نا !

چارلس -- آخر یہ تمھیں سر کا درد کیسے ھو جاتا
ھے ؟ اِدھر مہینے ڈیڑھ مہینے سے تو تمہاري

طبعیت جب دیکھو خراب هي رهتي
هے -

کلو -- اور تو کچھ وجہ نہیں معلوم هوتي سوائے
اس کے کہ مجھے کچھ اپنا پاؤں بھاري
معلوم هوتا هے -

چارلس — آمین ! کیا سچ مُچ — قسم خدا کی ؟
سچ کہو -

کلو —

[سر هلا کے]

کیا تم کو بڑي خوشي هوئي !؟

چارلس -- کیوں ؟ خوشي کیوں نہ هو ؟ بڑے صاحب
تو بہت هي خوش هونگے -

کلو -- دیکھو ! ابھی اُن سے نہ کہنا - ان کو نہ معلوم
هونے پائے !

چارلس -- خیر !

[اس کو هم آغوش کرتا هے]

تم نے تو غضب کر دیا ! اچھا لے ، اب اسي

بات پر ایک بوسہ دے دو -

[کلو منھہ اُونچا کرکے چٹاخ پٹاخ بوسے لینے لگتی ھے -]

ارے تمھارے بدن سے تو شعلے نکل رھے ھیں، اور تم کہتی ھو کہ ھلکی سی تپ ھے تم کو؟

کلو --

[ھنس کے]

تعجب ھے! چارلی، بھلا تم مجھ سے محبت کرتے ھو!

چارلی -- اچھا، تمھیں بتاؤ - یہ تم کیا کہتی ھو؟

کلو --

[اس کے بازو پر تکیہ کرکے]

بھلا جو کوئی جھوٹی سچی باتیں ھمارے خلاف تم سے لگائے تو تم مانو کہ نہ مانو؟

چارلس -- یہ کمبخت ھل کرایست! آخر یہ تم سے

کیوں اس قدر جل رهے هیں ؟ اس کا کیا
مطلب هے ؟ جب میں نے ان کو وهاں
دیکھا تھا بڑی مشکل سے میں نے موقع
بچایا -

کلو --

[دزدیدہ نگاهوں سے اُسے دیکھتی هے -]

اب تو میں اس حالت میں هوں - میں
یوں بھی کسی کام کی نہیں - ذرا سی بات
میں طبیعت اُلجھنے لگتی هے -

چارلس -- اور کیا کچھ هم لوگ بھول جائینگے ؟ --
بھول نہیں جائینگے - ایسا سبق سکھائیں
کہ وہ بھی یاد کریں !

کلو -- یہی تو اِن چھوٹی چھوٹی جگہوں میں اور
مصیبت هے - میں کہتی هوں لیکن آخر
ان کا مکان غارت کرنے سے حاصل هی
کیا هے ؟

چارلس -- وہ کمبخت عورت کبھی بولی ٹھولی سے

باز نہیں آتي - آئے دن کچھ نہ کچھ
پنخ نکالتي رهتي هے - اب اس سے زیادہ
اور کیا کریگي ؟

کلو —

[ڈرتي هوئي]

اُنْهہ ! — هوگا - میں نہیں پروا کرتي - مجھے
نہیں پسند کہ جدهر دیکھو اُدهر دشمن '
جدهر دیکھو اُدهر دشمن ! میرا تو جیسے
جي ڈرتا هے ! میں —

چارلس — کیوں پیاري ' آخر یہ کیا هے ؟

[غور سے اس کي جانب دیکھتا هے]

کلو — یہ تو اُسی حالت کي وجہ سے هے اُسي
حالت........ کي وجہ سے !

[یکبارگي]

چارلي ' میري خاطر سے یہ جھگڑا بند کر
دو - اے تم کو میری قسم هے ! میري جان
کی قسم هے !

چارلس —

[اس کے بازو تھپک کر]

آرے ، آرے ! میں کہتا ہوں تم کو بات کا
بتنگڑا بنانے کي جیسے عادت ہے ! ذرا ٹھیک
غور تو کرو - والد صاحب نے نو ہزار پونڈ
ان کو چھپانے کے لئے دئے ہیں اور تم
ایسی عورت کي طرفداري کرتی ہو ! جس
نے تمہاري بے عزتی کرنے میں کوئی کسر
نہیں اُٹھا رکھی - نہ اس میں عقلمندی
ہے نہ معاملہ داري ! اپنی عزت بھی تو
کوئی چیز ہے ؟ خودداري بھی تو ہوني
چاہئے آدمی میں -

کلو —

[ہانپ کے]

مجھے خودداری کا احساس نہیں ہے -
میں تو جھگڑے بچانا چاہتی ہوں - بس !

چارلس — اگر اس جھگڑے سے تم کو کوفت ہوتی

ھو تو میں تم کو تبدیل آب و ھوا کے لئے
سمندر کے کنارے بھیج دوں - لیکن ایسے
آدمیوں سے لڑائی بھڑائی میں تو مزہ آنا
ھی چاھئے -

کلو —

[سوچتی ھوئی اور ترشروئی سے]

نہیں، اس سے کیا ھوتا ھے؟ میں یہ تھوڑی
ھی چاھتی ھوں!

چارلس -- آیں، آیں! تم تو لڑائی لڑنے پر آمادہ
ھو گئیں!

کلو — اگر تم نے یہ جھگڑا بند نہ کرا دیا تو تمھاری
میری بنیگی نہیں -

چارلس -- دیکھو کلو، آخر پس پردہ اس میں
راز کیا ھے؟

کلو --

[آھستہ سے]

پس پردہ؟

چارلس — تم تو ایسی باتیں کرتی ہو جیسے جن
کسی کے سر پر آ جاے - ارے ، میں تو کہتا
ہوں ، ان کمبختوں کو تو اب داؤ پر
پا گئے ہیں - چھ مہینہ میں تو ڈیپ واٹر
سے چلتے پھرتے نظر آئینگے ! وہ جو ان کا
پرانا کھنڈر ہے وہ ستیاناس ہو جائیگا - کسی
کام کا رہ جائے جب ہی کہنا - چمنی ۳۰۰
قدم کی کون کہے ٹھیک ان کے سر پر
جڑی جائیگی - اور ۲۴ گھنٹہ میں بارہ
گھنٹہ دھواں ان کے سر پر سوار رہیگا -
یہ کمبخت قطامہ یہاں دکھائی تو دیگی
نہیں - جب لطف آئیگا ! یہیں رنگ
رلیاں ہونگی - جب تک یہ قحبہ یہاں
رہیگی جب تک یہ کچھ نہ ہونے پائیگا -
بس اب اسی کی دیر ہے کہ دم نہ لینے
پائے کمبخت !

کلو —

[ہاتھ سے اشارہ کرکے]

اچھا ، اب میں سمجھی -

چارلس --

[دوبارہ اس کي طرف دیکھتے ہوئے]

کلو، اگر تمہارا یہي انداز قائم رہا تو میں سمجھونگا کہ دال میں کچھ کالا ہے -

کلو --

[بہت آہستہ سے]

چارلي !

[چارلي اس کے پاس آ جاتا ہے]

مجھے پیار کر لو -

چارلس --

[پیار کرتا ہے]

کیا ہے پیاري ؟ مجھے معلوم ہے کہ عورتیں اِن اوقات میں عجیب عجیب باتیں کرنے لگتي ہیں - تم سو رہو، بس !

کلو -- ابھي تم نے کھانا بھي نہیں کھایا -- کہ کھا چکے ؟ جاؤ اور میں بھي سو رہونگي - لیکن میري محبت نہ چھوڑنا -

چارلس — چھوڑنا ؟ چاھے کم کروں ؟

[چارلس دوبارہ چمٹا کے بوسہ لے رھا ھے کہ اتنے میں آنا چپکے سے دروازہ کے پاس جاکے کھولتی ھے اور باھر نکل جاتی ھے - لیکن اتنے میں دروازہ سے چرّ مرّ کی آواز آتی ھے اور وہ دوبارہ بند کر دیتی ھے -]

کلو —

[زور سے چونک کر]

کون ھے ؟ کون ؟

چارلس — کہاں کون ھے ؟ کہاں کون ھے ؟ تم کو وھم ھے !

کلو —

[آھستہ سے ذرا ھنس کے]

کیا جانے ؟ چارلی ، جاؤ - یہ سر کا درد ذرا کم ھو جائے تو میں ابھی اچھی ھو جاؤں -

چارلس —

[اس کي پیشاني کو آهستہ سے پیار سے تهپک کر اور اس کي طرف مشکوک انداز سے دیکهہ کر]

تم سو جاؤ ' میں سویرے هي آؤنگا -

[پلٹ کے واپس جاتا هے اور دروازہ سے کلو کي طرف منهہ کرکے بوسہ کا چٹخارہ لیتا هے - جب چارلس چلا جاتا هے تو اُتهہ کے ٹهیک اسي انداز سے کهڑي هو جاتي هے جیسے ابتدا میں کهڑي هوئي تهي - خیالات میں منهمک مستغرق - دروازہ کهلتا هے اور خادمہ پهہ اِدهر اُدهر جهانکتي نظر آتي هے -]

پردہ گرتا هے

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

صبح کا وقت

دوسرے دن صبح کو هل کرایست کے کمرے میں جل بائیں جانب سے آکے آئینہ دار کھڑکی سے دیکھ رهي هے۔

جل ــــ

[رولف سے کہتي هے جو اب تک نظروں سے اوجھل هے]

چلے آؤ، کوئي نہیں هے -

[اتنا کہ کے کمرے کے اندر چلي جاتي هے - رولف باغ سے آکے اُس کے پاس پہنچ جاتا هے -]

رولف ــــ جل، میں تم سے یہ کہنے آیا هوں کہ کیا هم لوگوں کو ....

[جل سر هلاتي هے]

کل ملنے آنا چاہئے تھا، یہ تو کچھ
الول جلول سی بات ہے -

جِل -- ہم نے شروع نہیں کیا، شروع تو آپ کی
طرف سے ہوا تھا -

رولف -- بات تو تم سمجھتی نہیں ہو! اگر تمہارا
والد صاحب کا سا حال ہوتا کہ خود ہی --

جل -- مجھے تو سخت افسوس ہوتا!

رولف --

[پھنکارنے کے انداز سے]

بھلا اور کوئی ایسی باتیں کرتا تو مضایقہ
نہ تھا - جل، تم سے تو ایسی اُمید نہ
تھی! بھلا والد صاحب کی طرح کوئی
رفاہ عام کرے تو معلوم ہو - وہ سمجھتے ہیں
کہ ہم بھی کچھ ہیں تو کیا بیجا ہے؟

جل -- اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ بالکل سور ہیں،
تو کیا بیجا ہے؟ معاف کیجئیگا -

رولف -- اگر یہ بقاے اصلح کا اصول صحیح ہے
تو ....

جل -- وہ چاھے اصلح ھوں لیکن ان کو بقا میسر
نہ ھوگي -

رولف --

[بے توجہي سے جو انہماک کي وجہ سے ھے]

معلوم تو ایسا ھي ھوتا ھے -

جل -- تو یہي کہنے آئے تھے ؟

رولف -- نہیں، میں کہتا ھوں، اگر ھم لوگ مل
جائیں تو کیا یہ جھگڑے ختم نہ ھو
جائینگے ؟

جل -- ھمارا ملنے کو جو جي نہیں چاھتا !

رولف -- ھاتھ میں ھاتھ، تو ھم لوگ ملا چکے
ھیں، اب دل نہ ملائینگے کیا ؟

جل -- لڑائي میں مٹھائي نہ پھلیگي، رنج
بڑھیگا -

رولف -- میرے دل میں تو بالکل رنج نہیں ھے -

جِل — صبر کرو! رنج بھي ھو جائیگا ' جلدي
نہ کرو -

رولف — کیوں ؟

[بہت توجہ کے ساتھہ]

اچھا ' کلوَ والے معاملہ میں ؟ معاملہ تو
پہلے ھي سے سمجھتا ھوں کہ آپ کي والدہ
کا رنگ کلو کي جانب سے ....

جِل — اچھا ؟

رولف — بہت بیگماني ھے -

[جل ھنستي ھے]

ممکن ھے کہ کلو تمھارے ھم پلہ نہ ھو '
لیکن اس کو کنیز سمجھنا کوئي بیگماتي
شان ھي نہیں ھے ؟

جِل — اپني چونچ بند رکھو تو بہتر ھے -

رولف — وہ تو ھمارے والد صاحب پہلے ھي کہہ
چکے ھیں - اُس دن جب کلو تمھارے یہاں

آئي تهیں، نه تمهاري والده اس قدر
بیهوده برتاؤ کرتیں نه والد صاحب اور
چارلي اتنے ناخوش هوتے !

[جل سیٹي بجاکے گانا گاتي هے — "تمهیں یاد
هو کہ نه یاد هو"]

[کسي قدر ناراضي سے جل کي جانب گهورتے هوئے]

کیوں جل، یه سیٹي بجانے کا معامله
هے ! کیوں ؟

جِل — نهیں تو !

رولف — صاف کیوں نهیں کهتیں کہ چلے جاؤ ؟
میں چلا جاؤں -

جِل — بهتر هے -

رولف — بهتر هے تو بهتر هے ! تو کیا بس اب کے
بچهڑے ملینگے حشر کے دن ؟

جِل — مجهے تو حشر میں بهی ملنے کي اُمید
نهیں هے -

[سیدھے رولف کي آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے
دیکھتی ھے]

رولف — بڑا غضب ھو رھا ھے !

جِل — غضب تو اِس دنیا میں روز ھي ھوا
کرتا ھے -

رولف — لیکن جتني ھي ایسي باتوں کي کمي
ھو سکے بھتر ھے -

جل —

[غصہ سے جھڑک کے]

تو آپ لکچر نہ جھاڑئے - مُلا نہ بنئے -

رولف —

[بھت برا مان کے]

نھیں لکچر میں کیا جھاڑونگا ! میں مُلا نہ
بن رھا تھا لیکن پھر بھي دوستي کے لئے
دل نھیں مانتا - محبت کو کیا کروں ؟

جل — پھلے اصلیت کو سنبھالئے پھر محبت
جتائیگا -

رولف — ذرا وسعت نظر سے کام لو ' جل -

جل -- کیسي وسعت نظر ؟ هم سب اپنے اپنے رنگ
میں مست هیں - اور کیوں نہ هوں ؟

رولف -- توبہ ' توبہ ! تم کو تو بس ......

جل — تم کو تو کسي بات میں اچھائي نظر هي
نہیں آتي - وہ سبق تو آپ کے والد صاحب
هي نے سکھایا هے — "هر شخص اپني چال
میں" ! اور اسي میں بھلا هوتا هے - اچھا
بس خدا حافظ !

رولف — جل ! جل !

جل --

[اپنے پیچھے هاتھ باندھ کے گنگناتي هے]

رهئے اب ایسي جگہ چل کر جہاں کوئي نہ هو
همنفس کوئي نہ هو اور همزباں کوئي نہ هو

رولف — کاهے کو جل ' کاهے کو ؟

[دلشکستہ انداز سے بائیں جانب بڑي کھڑکي سے باهر
نکل جاتا هے - جل جس نے گانا بیچ سے چھوڑ دیا
هے هاتھ باندھے کھڑی اور هونٹھ کانپ رهے هیں]

[بائیں سے فلیوز داخل ہوتا ہے]

فیلوز — مس صاحب، مسٹر ڈاکر اور دو صاحبان
اور تشریف لائے ہیں -

جل — تو تینوں صاحبان کو اندر تشریف لانے دیجئے
اور مجھے باہر جانے دیجئے -

[فیلوز کے پاس ہوتی ہوئی باہر چلی جاتی ہے
اور فوراً ہی ڈاکر اور دو اجنبی شخص اندر آتے
ہیں -]

فیلوز — تو حضور، میں بیگم صاحب سے عرض
کر دوں کہ آپ لوگ تشریف لائے ہیں -
صاحب تو گھومنے گئے ہیں -

[بائیں سے چلا جاتا ہے]

[تینوں آدمی ایک باقاعدہ انداز سے جمع ہو جاتے
ہیں - پہلے دروازوں کو اور کھڑکی کو دیکھ چکے ہیں -
اب بڑی خانہ‌دار میز کو دیکھ رہے ہیں -]

ڈاکر — تو اب یہ معاملہ بغیر عدالت گئے تو رہتا
نہیں - اگر کہیں کوئی کور کسر ہو تو ابھی
بنا دینا -

[دوسرے اجنبي سے]

تم تو اس عورت سے ذاتي طور سے واقف هو ؟

دوسرا اجنبي -- اور آپ کیا سمجھتے هیں ؟ میں بھلا ایسے معاملات میں اِن بازاریوں کا اعتبار کرتا ! جب یہ تشریف لائي تھیں تو بڑي سفارشوں سے آئي تھیں اور اپنا کام بھي خوب کرتي تھیں - دوپیاگے لگے هوئے تھے - کیوں جارج ' هے کہ نهیں ؟

پھلا اجنبي — هم لوگوں نے دو مرتبہ حاضري اور خدمتوں کا معاوضہ خود دیا هے -

دوسرا اجنبي — میں دیکھتے هي پهچان لونگا - وہ تو خوبصورت سي عورت هے ' چھرہ پر ایک آب تاب ایک خاص نمک هے - اب کیا اتنے دنوں میں صورت تھوڑي هي بدل گئي هوگي !

پھلا اجنبي -- همیں اس معاملہ کو طشت از بام

کرنے کي ضرورت کیا ھے ؟

ڈاکر -- طشت از بام کرنا ضروري نہیں ھے ' صرف دھمکیوں میں کام چل جائیگا - لیکن سمجھ لینا چڑھے تو امرت پا گئے گرے تو چکنا چور --- وھی مثل ھے - اور وہ آدمي ھے بے تحاشا گدّےباز - نشانہ خالي نہ جانا چاھئے - تم دونوں صاحب کہ دو تو سمجھ لو کہ مار لیا - اور کیا ؟

دوسرا اجنبي — اور ھم لوگوں کا وقت تو فاضل ھي ھے گویا کہ یہاں دوڑے پھر رھے ھیں !

ڈاکر —

[پہلے اجنبي کی جانب سر ہلاتے ھوے]

جارج کو سب حال معلوم ھے - وہ سب ٹھیک ھو جائیگا - تم مطمئن رھو - میں تم کو اطمینان! دلاتا! ھوں - ساري ذمہ داري میرے سر ھے -

دوسرا اجنبي — اگر اُس عورت کي شادي هو چکی
هے تو میں خواہ‌مخواہ کو اس کي زندگي
برباد بهي کرنا نهیں چاهتا -

ڈاکر — نهیں، اُس کو نقصان کوئي نهیں پهنچانا
چاهتا - اس سے کسي کو خصومت نهیں
هے - میں تو صرف هارن بلوئر کو دبوچ
لینا چاهتا هوں - اور جب تک توبہ نہ
کریں چهوڑنا نهیں چاهتا -

[یہ دونوں شخص ایک دوسرے سے کسي قدر هٹ
جاتے هیں اور بیگم هل کرایست داهني جانب سے آتي
هیں -]

ڈاکر — آداب عرض، بیگم صاحب ! یہ وهي میرے
رفیق شریک هیں - هارن بلوئر صاحب بهي
آ رهے هیں -

بیگم هل کرایست — هاں، گیارہ بجے آتے هیں -
مجهے دوسرا خط لکهنا پڑا -

ڈاکر — کیا سرکار نهیں هیں ؟

بیگم هل کرایست — میں نے اُن سے کہا نہیں -

ڈاکر —

[سر ہلاتے ہوئے]

ہمارے دوست وہاں تشریف رکھینگے
اور پھر جیسا بنیگا اُن سے کام لے سکتے
ہیں -

[داهنی جانب کو اشارہ کرکے]

بیگم هل کرایست —

[اجنبی اشخاص سے]

آپ ادھر تشریف رکھیں !

[دروازہ کھولے کھڑی رہتی ہے اور وہ لوگ کمرہ میں
چلے جاتے ہیں]

ڈاکر —

[دستاویز دکھاتے ہوے]

میں نے یہ مسودہ بنوا لیا ہے اور قانوناً
مکمل کرا لیا ہے - بڑی پھرتی سے کام
ہوا - اس کے رو سے لانگ میڈو اور سنٹری

کا صاحب کے نام چار ہزار پانسو پر انتقال
نامہ ہوتا ہے - آپ خیال فرمائیے اگر اس
موذی ہارن بلوئر نے اس پر دستخط کر
دئے تو ایک عزت آبرو خاک میں مل جائیگی
دوسرے پورے چھ ہزار کا خسارہ ہوگا -
لیکن یہاں ایسا پڑوس بھی تو کسی
طرح قابل برداشت نہیں ہے -

بیگم ہل کرایست -- لیکن راز کو فاش کر دینا
تو ہر وقت ہمارے امکان میں رہیگا -

ڈاکر -- ہاں ، یہ تو ٹھیک ہے - لیکن کون جانے کل
کیا ہوتا ہے - اور کس کس بات کا آپ
نیوت دینی پھرینگی ؟ اور ایسے آدمی کا
اعتبار ہی کیا ہے ؟ میرے اُوپر تو خار ہی
کھائے ہے ، یہ تو مجھے خوب معلوم ہے -

بیگم ہل کرایست --

[غور سے ڈاکر کی طرف متوجہ ہو کے]

لیکن اگر اس نے دستخط کر دئے جب تو

شرافت کا تقاضا یہی ہوگا کہ —

ڈاکر — ہاں ، پھر تو مجبوری ہے - اور میں اُس
کو نقصان پہنچانا چاہتا بھی نہیں -
لیکن یہ میں نے اس لئے کہ دیا کہ کس
کس کی زبان پر آپ مُہر لگائینگی ؟

بیگم ہل کرایست — ہاں ، اب اس کی کون سی ذمہ
داری ہو سکتی ہے ؟

[آنکھوں آنکھوں میں اشارہ ہوتا ہے — اور دونوں
سے کوئی بھی دوسرے کی نگاہ کو منظور نہیں کرتا -]

آ تو رہا ہے کوئی موٹر - اس گاڑی میں
خدا جانے کہاں کا شور ہوتا ہے - اتنی
بھڑ بھڑ تو کوئی گاڑی نہیں کرتی -

ڈاکر — پہلے تو بہت دولتیاں جھاڑیگا - بہت پھت
پھتائیگا لیکن جب تک خود نہ کہے کہ
میں جو کہئے ماننے کو حاضر ہوں جب
تک نہ مانئیگا - اس کاغذ کا ذکر نہ ہو -

[دستاویز اپنی جیب میں رکھ لیتا ہے]

اگر کارخانہ نہیں کھولتا ھے تو سنتری
اس کے کس کام کی ھے - میرا تو خیال
ھے کہ وہ بھی سوچیگا کے بھاگے بھوت کی
لنگوتی ھی بھلی جو کچھ بچ جائے
غنیمت ھے !

[بیگم ھل کرایسٹ اپنا سرخم کر لیتی ھے - فیلوز
بائیں سے داخل ھوتا ھے -]

فیلوز --

[معذرت کے انداز سے!]

ھارن بلوئر صاحب آئے ھیں - کہتے ھیں
کہ بلانے سے آئے ھیں ، وعدہ ھو چکا ھے
ملنے کا -

بیگم ھل کرایسٹ -- ھان درست ھے -

[ھارن بلوئر اندر آتا ھے اور فیلوز باھر جاتا ھے]

ھارن بلوئر --

[بغیر سلام بندگی کے]

میں صرف یہی دریافت کرنے آیا ھوں کہ

آخر اِن خطوں کا کیا مطلب ھے ؟

[دونوں خط جیب سے باھر نکالتا ھے]

اور اگر آپ اسے پسند کریں تو ھم آپ تنہائي میں اس موضوع پر گفتگو کر لیں -

بیگم ھل کرایست — ڈاکر کو یہ کیا اور بہت سا حال معلوم ھے - یہ تو میرا جانا ھوا ھے -

ھارن بلوئر — ڈاکر کو معلوم ھے ؟ خیر ، آپ نے دوسرے خط میں لکھا ھے کہ میري بہو نے مجھے مغالطہ دیا ھے - میں بہو کو بھي ساتھ ھي لیتا آیا ھوں - آخر دیکھوں آپ کیا کہینگي - اگر صرف یہ چال تھي کہ میں یہاں دوبارہ چلا آؤں تو خیر ، ورنہ بہو کے منھ پر کہئیگا کہ مجکو مغالطہ دیا ھے -

[کھڑکی کي طرف ایک قدم بڑھتا ھے]

بیگم ھل کرایست — ھارن بلوئر صاحب ، میري نظر

میں تو پہلے آپ سن لیں، اس کے بعد ہم لوگ بہو رانی کے منہ پر کہنے کو تیار ہیں - پہلے آپ تو سن لیجئے کہ کیا معاملہ ہے - ہم کچھ آپ کو خواہی نخواہی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے -

ہارن بلوئر — خیر، شکر ہے! اچھا، میں سنوں تو کہ آپ نے کون کون سی دروغ بیانی یہاں سن رکھی ہیں یا گڑھ رکھی ہیں - آپ نے اور ڈاکٹر صاحب نے مل کے - قانوں بھی ہے ایسی توہین و آبرو ریزی کا — یہ بھی آپ کو یاد رکھنا چاہئے - میں باز نہیں رہونگا یہ واضح رہے -

بیگم ہل کرایست — ہارن بلوئر صاحب، قانون طلاق سے بھی آپ واقف ہیں کہ نہیں ؟

ہارن بلوئر — جی نہیں!

[بہت پریشان ہوکر]

یعنی ؟

بیگم هل کرایست -- اتنا تو معلوم هي هوگا کہ بدچلني سے طلاق هوتي هے اور مقدمہ بازي لازم آتي هے -

هارن بلوئر -- هاں ، میں جانتا هوں - آخر بات کیا هے ؟

بیگم هل کرایست -- جب مقدمہ چلتا هے یا چلنے کو هوتا هے تو مرد جس کو طلاق دي جاتي هے اکثر هوٹل میں اجنبي عورت کو ساتھ لے کے جاتا هے - مجھ کو نهایت افسوس کے ساتھ کهنا پڑتا هے کہ آپ کي بهو راني شادي سے پهلے اسي معزز خدمت پر ممتاز تهیں - لوگ ٹکے دے کے اُن کو ٹهیکا لے جاتے تهے -

هارن بلوئر -- خدا کي مار !

ڈاکر --

[جلدي سے]

سب ثابت هو چکا هے — لفظ لفظ !

هارن بلوئر — جھوتے زمانے کے ! ایسي غلط بیاني
کرکے جان چھڑانا چاھتے ھیں - زبان نہ
جل گئي ایسي کفر کي باتیں کہتے !
ڈاکر ، بچا اگر عدالت فوجداري میں
تم کو نہ رگیدا ھو تو بات نہیں !

ڈاکر — ابے چل مردود ! کل دیکھا تھا کون صاحب
میرے ساتھ تھے ؟ وھي ھیں جو آپ کي
بہو سے یہي خدمت لے چکے ھیں -

هارن بلوئر -- یہ گڑھنت ھے ، سازش ھے !

بیگم هل کرایست — تو اس میں بات ھی کیا ھے ؟
بلا لیجئے اپني بہو کو !

هارن بلوئر --
[پہلے پہل خطرہ میں پھنس جانے کا احساس کرتے
ھوئے]
بے غیرت ! جھوتے ! بے ایمان !

بیگم هل کرایست — اگر یہ بات ھے تو ابھي صاف
ھو جائیگا ، دودھ کا دودھ پاني کا پانی

ابھي ھوا جاتا ھے - بلا لو اپني بھو کو !

ھارن بلوئر —

[یہ دیکھ کے کہ اس کا کوئي اثر نہیں ھوتا سننے والوں پر]

میں ابھي بلاتا ھوں - سراسر بہتان !

بیگم ھل کرایست — خدا کرے بہتان ثابت ھو !

[ھارن بلوئر کھڑکي سے باھر چلا جاتا ھے - ڈاکر دائیں کو دروازہ کے پاس چلا جاتا ھے - دروازہ کھول کے اندر کے لوگوں سے بات چیت کرتا ھے - بیگم ھل کرایست اپنے ھونٹھ تر کر رھي ھے اور رومال بار بار منھ پر پھیر رھی ھے ھارن بلوئر واپس ھوتا ھے - آگے آگے خود پیچھے پیچھے کلو، سخت گیري اور مقابلے کے لئے بالکل تیار ھے]

ھارن بلوئر — اچھا، اب دیکھئے اس تہمت کے پرخچے کیسے اُڑتے ھیں -

کلو — کون سي تہمت ؟

ھارن بلوئر — کہ تم اس سے پہلے ویسي عورت کا

کام کرتی تھیں! میرا تو دل قبول نہیں
کرتا - معلوم نہیں کن الفاظ میں کہوں!

کلو — اچھا! اچھا، کیا ہوا؟

ھارن بلوئر — اس عورت کا کام کرتی تھیں جو
مردوں کے ساتھ جاتی ہے جب وہ طلاق
دلوانے جاتے ہیں -

کلو — کون کمبخت کہتا ہے؟

ھارن بلوئر — یہ بڑی بی کہتی ہیں، اور ان کے
یہ دونوں کُتے کہتے ہیں!

کلو —

[بیگم ھل کرایسٹ کی طرف منھ کرکے]

کیوں؟ یہی کہنا شرافت ہے — کیوں؟

بیگم ھل کرایست — سچ ہے یا جھوٹ، یہ بتاؤ
پہلے!

کلو — جھوٹ!

ھارن بلوئر —

[سخت غصہ سے]

میں تو کہتا تھا، تم کو دونوں کو ان کے
پیروں پڑاکے جب مانونگا !

ڈاکر —

[داھني طرف کا دروازہ کھول کے]

چلے آئیے !

[پہلا اجنبي اندر آتا ھے - کلو گویا سخت کوشش
کرکے جو بالکل واضح ھو جاتي ھے اس سے مقابلہ کرنے
کو کھڑي ھو جاتي ھے -]

پہلا اجنبي — کہئے بیگم وین صاحبہ، کیسا مزاج
ھے ؟

کلو — میں تم کو نہیں پہچانتي -

پہلا اجنبي — ھاں، آپ کا حافظہ کچھ خراب معلوم
ھوتا ھے - کل تک تو خوب چاھتي تھیں
آج بھول گئیں — ایک ھي دن میں ! وہ
ایک دن ھوا یا تین سال ھوے ایک ھي
بات ھے -

کلو — تم ہو کون آخر ؟

پہلا اجنبی — کاھے کو ؟ -- کاھے کو ؟ اب کھل جاؤ - کسٹر والے مقدمہ کو بھول گئیں !

کلو — میں کہ چکی کہ میں تم کو نہیں جانتی -

[بیگم ھل کرایسٹ سے]

تم یہ ناگن کب سے ہو گئیں ؟

پہلا اجنبی -- تو کیا مجھے آپ کی یاد داشت تازہ کرنی پڑیگی کیا ؟

[اپنا نوٹ بک نکالتا ھے]

سنئے آج سے تین سال پیشتر تاریخ ۳ اکتوبر بیگم وین کو فیس اور اخراجات کے لئے دئے گئے ۲۰ پونڈ بولو ہوٹل میں - اسی طرح ۱۰ اکتوبر کو پھر فیس وغیرہ دئے گئے ۲۰ پونڈ -

[ھارن بلوئر سے]

آپ ذرا اِن اندراجات کو دیکھ کے اپنا

اطمینان کر لیجئے - بالکل سچ اور صحیح
اندراجات ہیں -

[ہارن بلوئر دیکھنے کے لئے آگے بڑھتا ہے لیکن پھر
تھہر جاتا ہے اور کلو کی جانب دیکھتا ہے]

کلو —

[مرگی کی سی کیفیت سے]

جھوٹ ! سراسر جھوٹ !

پہلا اجنبی — کیوں بنتی ہو؟ ہم کچھ تمہاری
عزت خاک میں ملانے نہیں آئے ہیں -

کلو — مجھے یہاں سے لے چلو - میں ایسا برتاؤ
برداشت نہیں کر سکتی -

بیگم ہل کرایست —

[دبی زبان سے]

اب کھل جاؤ - کیوں بھانڈا پھڑاتی ہو ؟

کلو — بہتان ! سراسر بہتان !

ہارن بلوئر — کبھی تم کو ویں بھی کہتے تھے ؟

کلو — نہیں ، کبھي نہیں -

[کھڑکي کي طرف جانے کو بڑھتي ھے لیکن چونکہ راستے میں ڈاکر کھڑا ھے ٹھہر جاتی ھے -]

پہلا اجنبي —

[داھنے کو جو دروازہ ھے اس کو کھول کے]

ھنري ، چلے آؤ -

[جلدي سے دوسرا اجنبي شخص داخل ھوتا ھے - اس کو دیکھہ کے کلو کے رھے سہے حواس جاتے رھتے ھیں - ھاتھہ پھیلا دیتي ھے ، ھانپنے لگتي ھے اور بائیں جانب سراسیمہ گر پڑتي ھے - اپنا منھہ دونوں ھاتھوں سے چھپاکے کھڑي ھو جاتي ھے - اس سے اقبال حقیقت اس قدر واضح ھو جاتا ھے کہ ھارن بلوئر ست پڑتا جاتا ھے اور اس کے پاؤں کانپ جاتے ھیں - ایک رنگین رومال جیب سے نکال کے اپنا منھہ پونچھنے لگتا ھے -]

ڈاکر — اب یقین آیا کہ اب بھي نہیں ؟

ھارن بلوئر — ان لوگوں کو یہاں سے ھٹا دو -

ڈاکر — اگر اب بھي کچھہ کسر باقي ھو تو اور

شہادت حاضر ہے - دفتر کا دفتر شہادت
کا ہے -

هارن بلوئر —

[کلو کي طرف دیکھتا ہوا]

نہیں، کافي ہے! ان لوگوں کو باہر لے جاؤ -
مجھکو اور کلو کو یہاں تنہا رہنے دو -

[ڈاکر داهني جانب سے اُن لوگوں کو باہر لے جاتا ہے - بیگم هل کرایست هارن بلوئر کے پاس سے کھڑکي پر چلي جاتي ہے - هارن بلوئر ایک دو قدم کلو کي جانب بڑھتا ہے -]

هارن بلوئر — میرے خدا!

کلو —

[پھوٹ کے روتي ہے]

چارلي کو معلوم نہ ہونے پاے! چارلي نہ
جاننے پاے!

هارن بلوئر — چارلي! یہی کمائي کرتي تھیں!

[کلو نہایت غمناک آواز سے روتي ھے]

تو یہی حاصل تمہارے خاندان میں شادي
کرکے ! ڈوب مر ، چڑیل کہیں کي !

کلو — چارلي سے نہ کہنا !

ھارن بلوئر — ستیاناس کر دیا ! اب کہتي ھے
ایسا نہیں ویسا نہیں ! میرا خاندان ، میرا
کاروبار ، میري آیندہ بہبود سب متي میں
مل گئی !

کلو — اگر آپ میري جگہ ھوتے تو ....

ھارن بلوئر — ھاے رے یہ ھل کرایست لوگ !
ان سے جان کي بازي لگی ھوئی ھے -

کلو —

[بالکل بے دم ھو کے]

میرے ابا جان !

ھارن بلوئر — اب جو کمبخت تونے پھر ھم کو
ابا جان کہا — تیرے منھ کو —

کلو -- میرے پیٹ میں بچہ ہے !

ھارن بلوئر -- ھائے ، ھائے ! ارے غضب !

کلو -- اُسی اپنی اولاد کے صدقے میں ! جو
کچھ یہ لوگ کہتے ھیں مان جاؤ اور کسی
سے نہ کہنا - چارلی پر یہ راز نہ کھلنے
پائے -

ھارن بلوئر --

[دوبارہ اپنی پیشانی پونچھتے ھوئے]

آپس میں یہ چوری ! ھائے ، میں کیسے
چھپاونگا ستم ھو گیا ! غریب چارلی کی تو
زندگی پر پانی پھر گیا !

کلو --

[یکبارگی غضبناک ھوکے]

راز نہ رکھو گے ؟ تم کو راز رکھنا پڑیگا -
دیکھوں تم کیسے چارلی سے کہتے ھو -
میں دل پر رکھ لوں جب ھی تک خیر
ھے ، ورنہ خیر نہ سمجھنا - میں نے بہت

دنیا دیکھي هے اور جوانی ویسے هی
نهیں گنوائي هے میں کهے دیتي هوں —

هارن بلوئر —

[اس کو اس نئي روشني میں دیکھ کے متنخب]

ارے ، ارے ! تو تو عجیب شیرنی هے !
کمبخت هم تو تجھے دیوی سمجھتے
تھے -

کلو -- میں چارلي سے محبت کرتي هوں ! میں
چارلی کے لئے جینے مرنے کو تیار هوں -
میں جي نهیں سکتي بغیر چارلی کو
دیکھے ! میں جانتي هوں کہ آپ هم کو
نہ بخشینگے لیکن چارلي ....

[هارن بلوئر اپنے بڑے بڑے هاتھوں سے ایک سخت
گھبراهت کا اشارہ کرتا هے]

هارن بلوئر -- مجھ سے تو کچھ کرتے هي نهیں
نبتا ! میري تو لوتیا ڈوب گئي - چلو ! موٹر
کے پاس انتظار کرو ، میں آتا هوں -

[کلو اس کے پاس سے ہو کے بائیں جانب سے چلی
جاتی ہے]
[خودبخود بڑبڑاتا ہوا]
میں تو کسی کام کا نہ رہا ! دشمن اب
کچل ڈالینگے ' لیکن خیر دیکھیں اب کیا
ہوتا ہے -
[کھڑکی تک جاتا ہے اور داہنی جانب اشارہ کرتا
ہے]
[بیگم ہل کرایست اندر آتی ہے]
آخر اِس رازداری کا معاوضہ کیا چاہتی
ہیں آپ ؟

بیگم ہل کرایست — کچھ نہیں !

ہارن بلوئر — کچھ نہیں - کیوں نہ ہو ! کچھ
نہیں - اتنی دردسری کی ہے بیکار
کے لئے !

بیگم ہل کرایست -- جو چٹکی کاٹیگا اس کو پنجہ
مارا جائیگا - آخر سنتری کا تمہارے پاس
کیا کام ہے ؟

ہارن بلوئر — اسی لئے مجھ سے نو ہزار پانچ سو
پونڈ دلوا دئے!

بیگم ھل کرایست — تو ہم پھر خرید لیں گے تم
سے -

ہارن بلوئر — کتنے میں ؟

بیگم ھل کرایست — اتنی ھي قیمت پر سنٹري
جتنی میں مس ملنز ڈے رھي تھیں - اور
لانگ میڈو جتنے میں ھم سے تم نے لي
ھے - کل چار ہزار پانچ سو پر -

ہارن بلوئر — کیا کہي ھے! اور میرے نو ہزار
خاک میں مل گئے مفت ھی میں!
نہ ، نہیں! میں خود اپنے قبضہ میں
رکھونگا - اور جب تک یہ جایداد میرے
قبضہ میں ھے دیکھوں تم کیسے منھ سے
نکالتي ھو تم لوگ یہ بات -

بیگم ھل کرایست — نہیں ، ہارن بلوئر! پھر سوچ
لو - مصلحت یہي ھے کہ ھم کو یہ

جایداد قیمتاً دے دو - جیکمین والے معاملہ
میں تم نے اپنی زبان دے کے وعدہ‌خلافی
کی - اب تمہارا کیا اعتبار؟ غارت
ہو جائے گھر ہمارا - کیا پروا! لیکن تم
کو بھی اس کے غارت کرنے کے قابل
نہ رکھینگے ہم! یہ نہ ہوگا کہ جب
چاہو ہم کو کچل ڈالو - اب تو صاف
سی بات ہے، یا تو سنتری اور لانگ
میڈو ہمارے ہاتھ بیچ دو نہیں تو پھر تم
جانو!

ہارن بلوئر -- ایسا نہ ہوگا - یہ سراسر بہتان ہے!

بیگم ہل کرایست -- اچھی بات ہے، چلئے قصہ
چکا - تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش -
کسی کے سامنے تو ہوئی نہیں یہ بات
چیت!

ہارن بلوئر --

[سخت غضبناک لہجہ میں]

قسم خدا کي ! هو بڑي چالاک - کھاؤ قسم
اپنے پیر پیغمبر کي کہ تم یا تمھارے
خاندان کا کوئي یا تمھارے مختار یا
جیتے جی کسي سے اس کا نام تک نہ
لینگے -

بیگم هل کرایست — اگر جایداد دے دو گے تو نہ
کھینگے -

هارن بلوئر — ڈاکر کہاں هیں ؟

بیگم هل کرایست —

[داهنے دروازہ تک جاکے]

ڈاکر صاحب !

[ڈاکر اندر آتا هے]

هارن بلوئر — آپ کا " زبردستي نامہ " تو تیار
هی هوگا ؟

[ڈاکر دانت نکال کے دستاویز پیش کرتا هے]

یہ تو بڑی شیطنت هے سازش کا هے کي -
یہاں انجیل هے ؟

بیگم ھل کرایسٹ -- میري زبان کي کہي بات پتھر
کي لکیر ھے - یہاں تو وھي مثل ھے
جان جائے پر آن نہ جائے -

ھارن بلوئر — معاف کیجئیگا - لیکن میرا اطمینان
بھي تو کوئي چیز ھے ؟

بیگم ھل کرایسٹ — بہتر ھے -
[الماري سے ایک چھوٹي جلد انجیل کي لے کے]
یہ لیجئے انجیل حاضر ھے -

ڈاکر --
[دستاویز کو خانہ‌دار میز پر پھیلا کے -]
یہ ایک مختصر سي دستاویز انتقال جایداد
ھے یعني سنٹري اور لانگ میڈو -- پہلے
مس ملنز کے بیعنامہ کا تذکرہ ھے اور پھر
جان ھل کرایسٹ کے بیعنامہ کا ذکر ھے اور
پھر وھي رسمي عبارت - چونکہ مذکورہ بالا
جایداد کا بیعنامہ جان ھل کرایسٹ کے
نام بدرستي ھوش و حواس کر دیا ھے -

بالعیوض مبلغ چار هزار پانسو پونڈ کر
دیا هے - لهذا آج سے انتقال جایداد بحق
هل کرایست وغیرہ وغیرہ - یہاں دستخط
کر دیجئے - میں گواهي کئے دیتا هوں -

هارن بلوئر ---

[بیگم هل کرایست سے]

وہ کتاب هاتهہ میں اُتهاؤ اور پہلے حلف
لو " میں خدائے لایزال کی قسم کهاتي
هوں کہ کلو هارن بلوئر کي بابت کسي شخص
سے بهی کوئی لفظ اپنے معلومات کا زبان
پر نہ لاؤنگي - "

بیگم هل کرایست --- نہیں ، هارن بلوئر صاحب ! آپ
پہلے دستخط کر دیجئے - هم لوگوں کا قول
جان کے ساتهہ هے -

[هارن بلوئر خوفناک انداز سے ان کي طرف دیکهہ کے
قلم اُتهاتا هے - دوبارہ دستاویز پر ایک سرسري نظر
ڈالتا هے اور دستخط کر دیتا هے - ڈاکر گواهي کرتا هے]

بیگم هل کرایست --- هم اپني حلف میں اتنا اضافہ

کرنا چاہتے ہیں کہ "جب تک ہارن بلوئر کے خاندان والے ہمارے ساتھ کوئی بدی نہ کرینگے" -

ہارن بلوئر —

[ناک سکوڑ کے]

اس کو اپنے ہاتھ میں لو اور دونوں کے دونوں ساتھ ساتھ قسم کھاؤ -

بیگم ہل کرایست —

[کتاب ہاتھ میں لے کے]

میں حلف لیتی ہوں کہ میں دنیا میں کسی شخص سے بھی اپنی معلومات کا ایک لفظ بھی کلمو ہارن بلوئر کی بابت نہ کہونگی جب تک ہارن بلوئر خاندان کے لوگ میرے ساتھ بدی نہ کرینگے -

ڈاکر — میں بھی حلف لیتا ہوں -

بیگم ہل کرایست — میں اپنے خاوند کو بھی پابند کرتی ہوں -

هارن بلوئر — اور وہ دونوں آدمي کہاں هیں ؟

ڈاکر — وہ تو چلے گئے - ان سے کیا واسطہ ؟

هارن بلوئر — اور تم هي سے کیا واسطہ ؟ تم سے مطلب کیا هے کہ کس عورت نے پچھلے زمانے میں کیا کیا ، کیا نہیں کیا ؟ خیر ، آداب عرض !

[جاني دشمن کي نظر سے اُن کو دیکھ کے بائیں جانب سے چلا جاتا هے اور پیچھے پیچھے ڈاکر جاتا هے -]

بیگم هل کرایست —

[دستاویز پر هاتھ رکھ کے -]

محفوظ !

[بڑي کھڑکي پر سے هل کرایست اور اس کے پیچھے جل داخل هوتي هے -]

[دستاویز هاتھ میں اُٹھا کے]

دیکھئے ! ابھي ابھي تو رخصت هوئے هیں هارن بلوئر صاحب - دھمکي دینا تو لابدي تھا - بس پھیل گئے اور چپکے دستخط کر دیئے - کان تک نہیں هلایا - هم

نے حلف لی ھے کہ کسی سے کچھہ نہ کہینگے -
اب تھیک کر دیا ھے ھم نے -
[ھل کرایست دستاویز کو غور سے پڑھتا ھے]

جل —
[خوف زدہ ھو کر]
ھاں ، کلو گاڑی میں جاتی ھوئی ملی تھی -
امی جان کلو کا کیا حال ھوا ؟

بیگم ھل کرایست — پہلے تو انکار کیا لیکن جب ھمارے گواہ کو دیکھا تو ھاتھہ پاؤں پھول گئے -
[اپنے خاوند سے]
بڑی خیر ھوئی تم یہاں نہ تھے اُس وقت -

جل —
[یکایک]
میں جاتی ھوں - کلو سے ملاقات کرونگی -

بیگم ھل کرایست — خبردار ، جل ! تم کو کیا خبر ھے وھاں کیا کیا کرشمہ کر چکی ھے ؟

جل — میں تو ضرور جاؤنگي - بچاري کا برا حال
هو گا !

هل کرایست —

[جل سے]

تو تم اس کے ساتھ کون سا سلوک کروگی
جاکے ؟

جل — سلوک کیوں نہ کرونگي ؟ بہت سلوک کر
سکتي هوں -

بیگم هل کریست — سمجھتي بھي هے کچھ چھوکري
کم نہیں ؟ جیتے زندگاني هم لوگ ایک دوسرے
کے جانی دشمن هیں - اب اگر نہ سمجھے تو
گدھي هے اور کیا کہوں !

جل — کچھ بھي هو - میں تو ضرور جاؤنگي -

بیگم هل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

منع کرو اس کو -

هل کرایست —

[بھویں تان کے کھتا ھے]

جل ، تمیز سیکھو -

جل — اگر میرا پاؤں اس طرح اونچا نیچا پڑ
جاتا تو کسي کي بھي میري موافقت میں
ایک بات کتني بھلي لگتي ، ابا جان !

بیگم هل کرایست — تمھارا پاؤں اس طرح اونچا
نیچا پڑ ھي نھیں سکتا -

جل — اب یه تو جب تک پڑے نه جب تک
کیا معلوم ! کون کیا کھے !

هل کرایست —

[اپني بیوي سے]

اچھا ، جانے دو - اس جوان جھاں عورت کي
خرابي کا مجھے سخت افسوس ھے -

بیگم هل کرایست — ھاں ، تم تو کوئی تمھاری
جیب کتر لے تو اس کي حالت پر بھي
افسوس کرو گے -

هل کرایست — ضرور ، اس کي حالت پر بهي افسوس
کرنا چاهئے - اُس کو غریب کو ملیگا هي
کیا جب هم سنتری کے دام دینگے ؟ بڑا
دهوکا هو گیا اس کو !

بیگم هل کرایست —

[ترشروئي سے]

یه خوب هے ! گهر کا گهر تباه هونے سے
بچایا ! اس کا یه انعام تم بهي دو اور
جل بهي - احسان مندي اسي کا نام
هے !

جل —

[دهیمي هوکے]

اور امي جان ، هم لوگ بڑے شکر گذار
هیں - ابا جان ، آپ بهي شکریه ادا کر
دیجئے -

هل کرایست — اب گهر بچنے کا حال تو یه هے
که گهر نهیں بچا جان بچي هے - مجهے

باتیں تو بہت بنانی آتي نہیں - لیکن
آخر شکریہ میں کیا کروں ؟ ایک
ٹانگ پر کھڑے ہوکے ککڑوں کُوں بولوں کیا ؟

جل — ہاں، ہاں ابا! بس یہ ٹھیک ہے - امي
جان ان کر پکڑ لو ذرا اور میں —

[یکایک اس کا انداز سنجیدہ ہو جاتا ہے]

نہیں، نہیں! کلو کا خیال دل سے نہیں
اُترتا -

ایک منٹ کے لئے پردہ گرتا ہے

دوسرا سین

شام کا وقت

جب پردہ اُٹھتا ھے تو کمرہ خالي ھے اور اندھیرا ھے – صرف کھڑکي کھلي ھے اور اس میں سے چاندني آ رھي ھے –

کلو ایک کالا برقع پہنے کمرے سے باھر چاندني میں دکھائی دیتي ھے – وہ آکے پہلے جھانکتي ھے ' کچھ دور آگے نکل جاتي ھے ' واپس آتي ھے ' اور رکتے رکتے کمرہ میں داخل ھوتي ھے – برقع اُتارنے پر سفید لباس میں نظر آتي ھے اور وہ کبوتري اس دھندلکے میں اس طرح کھڑي ھے کہ کبھي آگے بڑھتي کبھي پیچھے ھٹتي ھے جیسے ایک جگہ پر ٹھہرنا دشوار ھے – یکبارگي کھڑي ھو کے کان لگا کے سننے لگتي ھے –

رولف —

[باھر سے آواز دیتا ھے]

کلو ! کلو !

[خود سامنے آتا ھے]

کلو —

[کھڑکي تک جاکے]

یہاں کیا کر رھے ھو ؟

رولف — اور آپ کیا کر رھي ھیں ؟ میں تو تمہارے پیچھے پیچھے چلا آیا -

کلو — جاؤ یہاں سے -

رولف — آخر بات کیا ھے ؟ کچھ معلوم بھی ھو -

کلو — چلے جاؤ - زیادہ بک بک نہ کرو -- واہ ! واہ رے گلاب !

[کھڑکي کے پاس ایک میز پر ایک بڑے سے گلدان میں گلاب کا گلدستہ رکھا ھے - اس کو سونگھنے لگتي ھے -]

واہ کیسے مزے کي خوشبو ھے !

رولف — آج شام کو جل کیسے آئي تھي ؟

کلو — میں کچھ نہ بتاؤنگي - تم چلے جاؤ یہاں سے -

رولف — میں تم کو اس حالت میں یہاں کیسے چھوڑ سکتا ہوں ؟

کلو — کس حالت میں ؟ اچھي تو ہوں میں - مجھے کیا ہوا ہے ؟ خیر ' اگر یہي چاہتے ہو تو راستہ میں انتظار کرو ' ورنہ جیسا جي چاہے -

[رولف وہاں سے چلنے کو تیار ہوتا ہے ' پھر رک جاتا ہے — کلو کي جانب دیکھتا ہے — بالآخر چلا جاتا ہے —]

[ایک غمزدہ آواز سے پھر تھرا کے رہ جاتي ہے — کبوتري کي طرح اِدھر اُدھر ٹہلتي ہے اور کھڑکي کے پاس کان لگا کے کھڑي ہو جاتي ہے — کچھ آوازیں سنائي دیتي ہیں — بائیں جانب جیسے ہل کرایسٹ اور جل کو آتے دیکھتي ہے — تیر کي طرح کھڑکي سے باہر چلي جاتي ہے اور داہنے کو مڑ جاتی ہے —]

[وہ لوگ آکے بجلي کا بٹن دباتے هیں اور کمرہ
میں روشني هو جاتي هے اور آتشدان کے قریب آجاتے
هیں - هل کرایست ایک آرام کرسي پر بیٹھ جاتا هے
اور جل هتھے پر بیٹھ جاتي هے - یہ لوگ شام کي
بهت سادي پوشاک میں هیں]

هل کرایست — اچھا ، اب بتاؤ کیسي گزري ؟

جل — کوئي بات خاص نهیں هے ، آبا جان - مارے
ڈر کے میرے تو حواس گم هو گئے کہ ایسا
نہ هو کهیں اوروں سے ملاقات هو جائے -
اور آخر کار رولف سے مڈبھیڑ هو هي گئي -
لیکن میں نے اس کو بُتّا دیا اور وہ
مجھے اپنے کمرہ میں لے گیا - " دیوانخانہ "
کہتے هیں اس کو - یہ دیوانخانہ کهاں سے
کھود کے نکالا گیا هے ؟ عجب لفظ هے یہ
تو !

[غور کرتے هوئے]

لیٹنے کا کمرہ - خیر ؟

جل — وہ تو اس حلیہ سے بیٹھي هوئي تھي -

[دونوں گھٹنوں پر کہنیاں ٹیک کے ٹھڈي دونوں هاتھوں پر لئے هوئے]

اور عجیب ایک ڈراؤنی آواز سے کہا "کیا مانگتی هو؟" میں نے کہا "مجھے سخت افسوس هے، لیکن میرا خیال تھا کہ تم شاید اسے پسند کروگی -

هل کرایسٹ — پھر؟

جل — اس نے تو مجھے گھور کے دیکھا اور کہا "جانتی تو سب هو - کیا جانتی نہیں هو" میں نے کہا "یوں هي کچھ جانتی هوں" اور حقیقتاً میں جانتی تو هوں نہیں - کہنے لگی "بڑي مہربانی کي جو آ گئیں" - آبا جان، وہ تو بالکل ڈوبي هوئي معلوم هوتي تھي آخر اس کا قصور کیا ثابت هوتا هے ؟

هل کرایسٹ — اصل جرم تو اس کا یهي هے کہ اس نے نوجوان هارن بلوئر سے شادي کر لي اور اس سے بتایا تک نہیں - "هر کسے بهر

کارے ساختند" وہ دنیا ھي دوسري ھے -

جل --

[اپنے سامنے نظر جمائے دیکھتي ھوئي]

آبا جان ' وہ دنیا کیا بہت بھیانک ھے ؟

ھل کرایست --

[پریشان ھوکے]

معلوم نہیں ' جل - بعض لوگ اس کي پروا بھي نہیں کرتے - بعض مر مٹتے ھیں - اب معلوم نہیں کلو کس ڈھنگ کي ھیں -

جل -- ایک بات تو ضرور ھي ھے - اس کو چارلي سے دلي محبت ھے -

ھل کرایست -- یہي تو بري بات ھے ' یہی تو ستم ھے !

جل -- بیچاري ایسي سہمی ھوئي ھے ! میں کہتي ھوں کیا جانے کیا کر گزرے وہ -

ھل کرایست -- ایسي عورتیں بڑي سخت جان ھوتی

هیں - تم اپنے مزاج سے اس کا اندازہ نہ لگایا
کرو -

جل -- نہیں ، میں تو صرف ...... آہ ! بڑا ظلم
ھے - میں تو دیکھ کے سوکھ گئي بالکل !

هل کرایست --

[احساس کرتے ھوئے]

هاں ، ایسا تو ھوتا ھي ھے لیکن ایک طرح
پھر خیریت ھوئی نہیں تو ھم لوگ بھي
بھٹکے بھٹکے پھرتے اندھیرے راستہ میں -

جل -- یہي تو میں نے کہا - آبا جان ، مجھے سخت
افسوس ھے - آدمی کو آدمي کے کام آنا
چاھئے -

هل کرایست -- بڑے اندیشہ کي بات تھی ، جل -

جل --

[بیچین ھوکے]

میں تو کچھ کہنا چاھتي تھی - بہت اچھا

ہوا میں چلی گئی وہاں - دل بھر آیا
بالکل - درد معلوم ہوتا ہے !

ہل کرایست — کیا کیا جائے ؟ لڑائی ہی ایسی
چھڑ گئی - گھر کی حفاظت تو ضروری ہی
تھی - نہ لڑتے تو کرتے کیا ؟ پیٹھ دکھانا تو
مصلحت نہ ہوتا -

جل — مجھے تو آج گھر اچھا نہیں لگتا -

ہل کرایست -- کیا کیا جائے ؟ بڑی مشکل ' بڑے
عذاب میں جان پڑ گئی ہے -

جل -- امی جان تو پھولی نہیں سماتیں ' اور ڈاکر
کے چہرے سے تو مسرت ٹپکی پڑتی ہے -
ابا جان ' میں اس آدمی کا بالکل ہی
اعتبار نہیں کرتی - یہ تو بڑا ہی لڑاکو '
لڑاکو کیوں بلکہ جھگڑالو ہے -

ہل کرایست -- ہے تو ضرور -

جل — میرا تو خیال ہے کہ کلو اگر خودکشی بھی
کرلے تو اس کے کان پر جوں نہ رینگے -

هل کرایست —

[مضطرب هوکے]

خدا نہ کرے ! خدا نہ کرے !

جل — بھلا ایسا هو تو آمي جان کو غم هو کہ
نہ هو !

هل کرایست —

[کھڑکی کي طرف گھوم کے]

کیا هے ؟ جیسے کچھ آهٹ معلوم هوتي
هے -

[زیادہ آواز سے]

کیا کوئي باهر هے کیا ؟

[کوئي جواب نهیں - جل اُچھل کے کھڑکي کے پاس
دوڑ جاتي هے -]

جل — ارے تم هو !

[داهنے کو لپکتي هے اور کلو کا هاتھ پکڑ کے لے
آتي هے]

چلي آؤ! چلی آؤ! کوئي غیر نہیں هے
یہاں -

[هل کرایست سے]

ابا جان!

هل کرایست --

[پریشان هوکے لیکن مهذبانه انداز سے]

آئیے ' تشریف رکھئے!

جل -- بیٹھئیے بیٹھئیے ' بہت پریشان معلوم هو
رهي هیں آپ!

[کلو کو آرام کرسي پر بیٹھا دیتي هے - اسي آرام
کرسي پر جس پر ابھي تک خود یه لوگ بیٹھے
تھے - دروازه بند کرکے کھڑکي کے پلے بند کر دیتي هے
اور جلدي سے پرده برابر کر دیتي هے -]

هل کرایست --

[جیسے مشکل میں لیکن آرزومندي سے]

کوئي خدمت ؟

کلو — بڑی آفت ہے ! آپ سے دریافت کرنے آ رہے
ہیں وہ !

ہل کرایست — کون ؟

کلو — وہ خود آ رہے ہیں !

[گہری سانس لے کے ' ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سر
سے پاؤں تک کانپی جا رہی ہے لیکن بالاخر بڑی
ہمت کر کے]

اب جلد ہی واپس جاؤنگی - سوالات کی
بوچھار رہتی ہے - ان کو پورا شک ہے کہ
کوئی نہ کوئی راز ہے -

ہل کرایست — آپ اطمینان رکھئے ہم لوگ منہ سے
ایک لفظ نہیں نکال سکتے -

کلو —

[منت کرتی ہوئی]

ارے ' ارے ! یہ تو کافی نہیں ہے - کیا ایسا
نہیں ہو سکتا کہ اُن سے کوئی ایسی

بات کہ دی جائے کہ جس کو درگزر کر سکیں ؟ بڑی تقصیر پڑی - مجھے تو اس دن کا شان گمان بھی نہ تھا - میں تو یہی سمجھتی رہی کے اب مجھ جیسی بدنصیبوں کی تقدیر کھل گئی جو چارلس سے ملاقات ہوئی - میں بھی کوئی ایسی ویسی نہیں ہوں - خیر ، اب اس ذکر سے کیا حاصل ہے ؟

[اس کے ہونٹھ اس قدر کانپ رہے ہیں کہ گفتگو بند کر دیتی ہے -]

[جل کرسی کے پاس کھڑی ہے اور اس کے بازو تھپکتی ہے هل کرایست بالکل خاموش کھڑا ہے اور دانت تلے انگلی دبائے ہوئے - دانت سے جیسے اُسے کاٹ رہا ہے -]

آپ یہ خیال کیجئے کہ میرے باپ البتہ دوالیہ ہو گئے تھے اور میں خود ایک دوکان پر کام کرتی تھی جب —

ھل کرایست —

[اطمینان دلاتے ہوئے اور آیندہ انکشافات روکتے ہوئے]

ھاں، ھاں! ھاں، ھاں!

کلو — میں نے اپنی عمر میں کسی کو دھوکا نہیں دیا، نہ کوئی بے شرمی کا کام کیا - لیکن اس ظالم پیٹ کے لئے سب ھی کچھ کرنا پڑتا ھے - اور میں نے جو کچھ کیا اس دوزخ کے لئے کیا جب چارلی سے ملاقات ہوئی -

[پھر ھونٹھ کانپنے کی وجہ سے سلسلہ تقریر روک دیتی ھے -]

جل — تو اس میں کسی کا کیا اجارہ ؟

کلو — اُنھوں نے بھی سمجھا کہ یہ عزت آبرو والی ھے اور میں نے خیال کیا کہ ٹھکانے کا گھر ملا ! اسی میں ھماری ان کی —

جل — ابا جان، یہ تو بڑا غضب ھے !

ھل کرایست — ھے تو بڑا غضب -

کلو — اور جب شادي ھوگی تو محبت ھوگي -
اگر میں ایسا جانتی تو یہ نوبت ھي
کیوں آنے دیتي - لیکن یہ کس کو خبر ؟
آپ ھي کو کیا خبر ھو سکتی ھے — ھے
کہ نہیں ؟ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت
ھوتا ھے -

جل — بے شک !

کلو — اور اب میري گود بھري جانے کو ھے -

جل —

[سخت گھبراھٹ میں]

سچ مُچ ؟ توبہ ! توبہ !

ھل کرایست — خدا رحم کرے !

کلو —

[پست ھوکے]

مہینہ کا مہینہ ! جس دن سے یہاں سے گئی

هوں اس روز سے تڑپ تڑپ کے گذرا - دھکتے
انگاروں پر دن کٹتے هیں - میں جانتی
تھی کہ سُن گئی هو رهی هے ' وہ حلق
نکلی خلق پھیلی -

[کھڑی هو جاتی هے اور هاتھہ بڑها کے بات کرتی هے]

جگہ جگہ چرچے هونے لگتے هیں -

[بے تابی سے]

کوئی ایسا تھوڑا هی رہ جاتا هے جو نہ
جانے -

[اب آواز میں غصہ پیدا هو جاتا هے]

اب تو هو گئی جو بیوقوفی هو گئی -
ایسی زندگی بھی کوئی دل لگی بازی
نہیں هے - میں سچ آپ سے کہتی هوں -
میں شادی نہ کر چکی هوتی تو مجھے
کیا تھا ؛ میرا کوئی کیا بناتا ؟ اور اس
میں غصہ کی بات هی کیا تھی ؟ لیکن
اب ایک مرتبہ جان جائینگے تو مجھے
مار هی ڈالینگے - میں اپنی عزت کو

نہیں روتی ' ان کی عزت کو روتی ہوں -
اور پھر میرے پیٹ میں بچہ ہے - مجھے
محبت نہ ہوتی جب بھی کچھ بات
نہ تھی ' لیکن اب آؤ تو جاؤ کہاں ؟
حد ہو گئی !

جل --

[تیزی سے]

تو اس میں بات ہی کیا ہے ؟ بس معلوم
نہ ہونے پائے اُن کو !

کلو -- ہاں ہے تو - لیکن "اب تو بات پھیل گئی
جانے سب کوئی" - اور وہ تو کوشش کر ہی
رہے ہیں ' جانتے ہیں دال میں کچھ
کالا ہے - غضب ہے غضب ! یہ جلاپا
بڑا برا ہوتا ہے ' جہاں عورت پر شبہہ
ہو جاتا ہے پھر دن رات جیسے کانٹے
چبھتے رہتے ہیں مرد کو - چارلی کو
چین نہ آئیگی ' آ ہی نہیں سکتی - وہ تو
بڑے ہوشیار ہیں - اور احساس اہانت

ان میں بہت ہے - اے لو! آرہے ہیں -

[چپ ہو جاتی ہے اور وحشیانہ انداز سے اِدھر اُدھر کان لگاتی ہے]

جل -- ابا جان، کیا کہنا چاہئے کہ وہ بھانپ بھی نہ پائیں ؟

ھل کرایست -- کوئی بات پھبتی ہوئی -

کلو --

[جیسے اسی تنکے کا سہارا لیتے ہوئے]

ہاں، ہاں! بس، اب دیکھئے نہ جانے کیا ہو جائے - خاطروں میں باؤلی ہو گئی ہوں بالکل، بڑی محبت کرتے ہیں مجھ سے! اور جو اُنھوں نے دھتکار دیا تو بس دین دنیا دونوں سے گئی! اور کیا ؟

ھل کرایست -- آخر تمہاری کیا صلاح ہے ؟ کیا کہا جائے تم بھی تو کچھ بتاؤ -

کلو —

[اُمید بھرے انداز سے]

یہی کہ کوئی پکی پھبتی ہوئی بات ہو
جسے وہ جان لیں - لیکن ایسی نہ ہو
جس سے معاملہ ہی غارت ہو جاے -
فرض کرو یہ کہ دیا جاے کہ میں کسی
دفتر میں کام کرتی تھی اور وہاں سے
خیانت کے شبہہ پر نکالی گئی - میں
پھر ان کو سمجھا لونگی -

جل — اور یہ بات بھی جھوٹی ! یہ بہت عمدہ
راے ہے - اس بات کا تو اُنہیں یقین
دلا ھی دینگے ، کیوں ابا جان ؟

ھل کرایست — مجھ سے جو کچھ بن پڑے میں
حاضر ہوں ، کیا کہوں مجھے سخت
رنج ہے -

کلو — بڑی مہربانی ہوگی ، اور یہ نہ کہئیگا کہ
میں یہاں آئی تھی ، بڑے شکی ہیں وہ !

اب دیکھئے یہ تو وہ جانتے هي هیں کہ
والد صاحب نے وہ جایداد پھر آپ کے هاتھ
بیچ دي هے - اب کیوں بیچ دي هے ؟ -
یهي ان کو کھلبلي پڑی هوئی هے - اس
پر جو کهیں ان کو پتہ چل گیا کہ
میں یهاں سویرے آئي تهي تو پھر غضب
هوا - یہ بهي ان کو شبهہ هے کہ ان سے
کچھ باتیں چھپائی جا رهی هیں - اور
کل انهوں نے اس اجنبي کو ڈاکر کے
ساتھ دیکھا هی هے - میري خادمہ خود
میری تاک میں لگي رهتي هے ' لیکن میں
نے کہ دیا هے کہ کوئی ایسي بات نهیں هے
جس کے متعلق ان کو پریشان هونا پڑے -
نہ کوئي بات هے جس کي کچھ اصلیت
هو -

هل کرایست --- عجب مشکل هے !

کلو --- میں روپیہ پیسہ کے معاملہ میں بهت صاف
اور محتاط هوں ' اس لئے میري نسبت ان

کو اس پر یقین ھي نہ آئیگا اور بڑے
صاحب چارلي سے نہ بتائینگے اس کا
مجھے یقین ھے -

ھل کرایست -- ھاں ؛ اب تو یہی سب سے بہتر
صورت معلوم ھوتي ھے -

کلو —

[کسي قدر بےخوفي سے]

مجھ جیسي بیوي بھي ان کو مشکل ھي
سے ملیگی -

جل — یہ تو ظاھر ھے -

ھل کرایست -- بھئي ' بڑے رنج کا مقام ھے - کچھ
کہا نہیں جاتا ' دھوکا دینا تو میري
سرشت میں نہیں ھے - لیکن ....

کلو —

[جھٹ پٹ]

جب میں ان کو دھوکا دیتي ھوں تو
سمجھئے کہ خدا کو دھوکا دیتي ھوں -

لیکن اب کیا کیا جاے ؟ کوئي چارہ‌کار
نہیں - آپ کو تو کبھي ایسي جھنجھٹ
میں پڑنے کا اتفاق نہ ہوا ہوگا - آپ کو
کیا خبر ؟ یہ تو کوئي مجھ سے پوچھے -
مجھ پر کیا کیا گزر چکي ہے !

ہل کرایست — ہاں ، ہاں ! تو اس میں کیا ہے ؟
میں تو تمہاري جگہ ہوتا تو میري بھي
یہي حالت ہوتي میں اس کو کچھ --

[کلو اپني آنکھیں اپنے ہاتھوں سے بند کر لیتي ہے]

ہاں ، ہاں ! گھبراؤ نہیں -

[اپنا ہاتھ کلو کے شانہ پر رکھ دیتا ہے]

جل —

[اپنے آپ]

میرے ابا ، کیا ہوگا ؟

کلو —

[چونک کر]

کوئي دروازہ پر ہے ؟ میں جاتي ہوں ،

مجھے یہاں نہیں ٹھہرنا چاھئے -

[دوڑ کے کھڑکی کے پاس اور پردہ ھٹاکے اُدھر ھو جاتی ھے -]

[دروازہ کا کھٹکا پھر سے بند ھو جاتا ھے]

جل —

[بالکل سراسیمہ ھوکے]

ارے ، ارے ! مجھے یاد ھی نہیں رھا ، دروازہ تو مقفل ھے ؟

[جھپٹ کے دروازہ کے پاس جاتی ھے - قفل کھولتی ھے اور ھل کرایست خانہ دار میز پر جا بیٹھتا ھے -]

کوئی مضایقہ نہیں - فیلوز آیا ھے - میں ایک بڑی ضروری بات کہنے کو تھی -

فیلوز —

[دروازہ بند کرنے کے بعد ایک دو قدم آگے بڑھتا ھے -]

مس صاحب ، چارلس ھارن بلوئر صاحب ھال میں کھڑے آپ سے یا بیگم صاحب سے ملنا چاھتے ھیں -

جل — کیا مشکل ھے ! ابا جان ، آپ ملینگے ؟

ھل کرایست — ھاں ، کیا ھرج ھے ؟ فیلوز ، ان کو اندر بلا لو -

[جب فیلوز باھر جاتا ھے جل کھڑکي کے پاس لپک کے جاتي ھے لیکن صرف اتنا وقت ملتا ھے کہ پردہ برابر کر دے - اور جھٹ پٹ آ کے اپنے والد کے پاس کھڑي ھو جاتي ھے - اتنے میں چارلس آ جاتا ھے - شام کي پوشاک پھنے ھوے جو سفید رنگ کي ھے - اس کے بال اُلجھے ھوئے ھیں جو اس کے جیسے خوش پوشاک آدمي کے لئے کچھہ ناموزوں سے ھیں -]

چارلس — کیا میري بیوي یہاں ھیں ؟

ھل کرایست — جي نہیں !

چارلس — آئي تھیں اس سے پھلے ؟

ھل کرایست — ھاں، آج صبح کے وقت آئی تھیں - کیوں جل ؟

جل -- جي ھاں ، آج صبح کو آئی تھیں -

چارلس --

[اس کی طرف گھور کے دیکھتے ہوئے]

ھاں، یہ تو میں جانتا ہوں میرا مطلب ھے کہ ابھي یہاں تھیں کہ نہیں ؟

جل — نہیں تو !

[ھل کرایست اپنا سر ھلا دیتا ھے]

چارلس -- اچھا، یہ بتائیے کہ آج صبح کیا بات چیت ھوئي تھي ؟

ھل کرایست -- میں آج صبح کو یہاں نہیں تھا -

چارلس — مجھے چکمہ نہ دیجئے - خوب جانتا ھوں !

[جل سے]

آپ -

جل — کیوں ابا ؟ میں ......

ھل کرایست — نہیں، میں بتاؤنگا - آپ تشریف رکھئے -

چارلس — نہیں ، اچھا بتائیے -

ہل کرایست —

[اپنے ہونٹھ چاٹتے ہوئے]

معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ جو میرا مختار ڈاکر ہے اس نے —

[چارلس جو بھر بھر کے سانسیں لے رہا ہے ایک غصہ کي آواز سے]

کچھ پتہ لگایا ہے کہ کچھ عرصہ ہوا آپ کي بیوي کسي کارخانہ میں ملازم تھیں - آپ سے زیادہ میں کہنا مصلحت نہیں سمجھتا - خاص طور سے اس لئے کہ مجھے خود اس بات کا یقین نہیں ہے -

جل — قطعی نہیں ! ہم کو کسی کو یقین نہیں آتا -

چارلس — اچھا پھر کیا ہوا ؟

ہل کرایست — خیر ، اگر آپ نہیں مانتے تو سنئیے - عام خبر یہ مشہور ہے کہ تحویل میں کچھ

گڑبڑ تھا - اور مشبتہ حالت میں آپ کي
بیوي صاحب کو نوکري سے دست بردار ھونا
پڑا - لیکن جیسا میں نے پہلے ھي کہا '
یہاں کوئی اس کا یقین نہیں کرتا -

چارلس —

[بہت جوش کے ساتھ]

جھوٹے ھیں - بے ایمان !

[جلدي سے دروازہ کي جانب جھپٹتا ھے]

ھل کرایسٹ —

[چونک کر]

کیا کہا ؟ کیا کہا ؟

جل —

[اپنے باپ کا ھاتھ پکڑ کے]

ابّا جان !

[بالکل آھستہ سے]

جھوٹے تو ھم بھي ھیں ' کیا اس میں کوئی
شک ھے ؟

چارلس —

[ان کي طرف پیٹھ کرکے]

کیوں جھوٹ کہتے هیں بے وجہ ؟ مجھے ابھی
اس کمظرف بد معاش سے سب حقیقت
دریافت هو چکي هے - میري بیوي ابھي
یہاں آئی تھی اور اُسي نے یہ قصہ گڑھا
هے -

[کلو دونوں هاتھوں سے پردہ بیچ سے کھولے هوئے هے
اور اس کي صورت بالکل درمیان میں جیسے جمی
هوئي هے]

اُسي نے ! اسي نے یہ پٹي پڑھائي هے جھوٹي
کمبخت ! وہ تو مجسم افترا هے - تین سال سے
اس نے اپنے کو دروغ بیانی کا مجسمہ ثابت
کر دیا هے !

[هل کرایست جس کا رخ پردہ کي طرف هے دیکھتا
هے کہ بت کي طرح کلو سب قصہ سن رهي هے -
جذبات سے بالکل بے قابو هو کے اس کے هاتھہ بلند
هو جاتے هیں -]

اور اب مجھ سے کہنے کی ہمت نہیں
پڑتی - بس ہو چکا - ایسی کمبخت کے
بطن سے میں اولاد ہی لیکر کیا کرونگا ؟
[ایک سرد آہ بھر کے کلو پردہ سے ہاتھ ہٹا لیتی
ہے اور چلی جاتی ہے -]

ھل کرایسٹ -- خدا کے لئے ! مرد خدا ، ذرا سوچو تو
کہ کیا کہہ رہے ہو تم - اس کی مصیبت کا
بھی کچھ اندازہ ہے تم کو ؟

چارلس — اور میری مصیبت ؟

جل — وہ تو تم پر جان دیتی ہے -

چارلس — اچھی محبت ہے ! اس کمظرف ڈاکر
نے مجھ سے کہا ہے -- خدا کی مار ! —
خدا کی مار —

ھل کرایسٹ — مجھے بڑا افسوس ہے کہ ہمارے
جھگڑے کا یہ انجام ہوا ہے -

چارلس —
[بے حد شکستہ آواز سے]

زندگی خاک میں ملا دی آپ لوگوں نے !

[سب کی نظر بچا کے بیگم ہل گرایسٹ بائیں جانب
کے دروازہ سے داخل ہوکے کمرہ میں کھڑی ہے]

بیگم ہل کرایست -- کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کچھ
حال نہ کھلتا ؟ اور رنگ رلیاں جیسی
ہوتی تھیں ہوا کرتیں ؟

[سب کے سب اس کی طرف دیکھنے لگتے ہیں]

چارلس --

[بہت بیقراری سے]

اب اس سے کیا ہے ؟ لیکن تم — یہ سب
بیل تمہیں نے بوئے ہیں !

بیگم ہل کرایست -- پہلے کیوں نہ سوچا ؟

چارلس -- لیکن ہمارا عمل اور تمہارا عمل برابر ہے !
کیوں ؟ ہم نے کیا کیا تھا ؟

بیگم ہل کرایست — جو کچھ امکان میں تھا ! اور
کیا کر سکتے تھے ؟

هل کرایسٹ -- بس ، بس ! اب بتائیے هم کیا کریں آپ کے لئے ؟

چارلس -- صرف یه بتا دیجئے کہ میري بیوي هے کہاں ؟

[جل پردہ هٹا دیتي هے - کھڑکي کھل جاتي هے - جل باهر دیکھتي هے اور سناٹا چھا جاتا هے -]

جل -- معلوم نهیں کہاں هیں !

چارلس -- اس کا مطلب یه هوا کہ ابھي یہاں تھي -

هل کرایسٹ -- جي ، تھیں تو ! اور آپ کي بات چیت بھي سنتي تھیں !

چارلس -- اچھا هے ، اگر هماري بات چیت سني هوگي ، اس کو معلوم تو هوا هوگا کہ میرے دل پر کیا گزرتي هے -

هل کرایسٹ -- صبر کرو - صبر کرو - اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاهئے -

چارلس -- اچھا برتاؤ ؟ قطامہ کے ساتھ ! جس نے ......

ھل کرایست — بڑي بدنصیب ھے بیچاري ! آیں کیا ؟

چارلس — بھاڑ میں جائے تمھاري ھمدردي !

[چاندني میں باھر چلا جاتا ھے اور بائیں جانب سے ھو کے گزرتا ھے]

جل — آبا جان ! دیکھنا چاھئے کہ کہاں گئي ! مجھے تو بڑا اندیشہ معلوم ھوتا ھے - خیر نہیں ھے -

ھل کرایست — ابھي تو وھاں کھڑي سب سن رھي تھي - حاملہ ھے ! خدا جانے کیا ھو ! جل ، تم ذرا ادھر کے گڑھے میں تو دیکھو میں تالاب میں دیکھتا ھوں — یا نہیں ، ٹھہرو ساتھ ھی چلیںگے -

[باھر جاتے ھیں]

[بیگم ھل کرایست آتشدان کے پاس آتي ھے - گھنٹي بجاتي ھے اور کھڑی ھو جاتی ھے خیالات میں منہمک - فیلوز اندر آتا ھے -]

بیگم هل کرایست — ذرا کوئی هو تو کهو کہ ڈاکر کے
پاس چلا جائے -

فیلوز — ڈاکر صاحب تو خود هي يهاں هيں ' آپ
سے ملنا چاهتے هيں !

بیگم هل کرایست — اندر بهیج دو - هاں فیلوز ' تم
جیکمین صاحب سے کہ دو کہ اب وہ مکانوں
میں جا سکتے هیں -

فیلوز — بهت اچها ' سرکار !

[باهر جاتا هے]

[بیگم هل کرایست خانہ دار میز میں تلاش کرتي هے -
دستاویز مل جاتي هے اور وہ اس کو نکال لیتي هے - ڈاکر
اندر آتا هے - بهت پریشان جهنجلایا هوا سا معلوم هوتا
هے -]

بیگم هل کرایست — چارلس هارن بلوئر سے آخر بات
کیا هوئی ؟ کیا هوا ' کیسے هوا ؟

ڈاکر — وہ میرے پاس آئے - میں نے کہ دیا کہ
میں کچھ نہیں جانتا - آپ مانتے هي

نہیں - میرے درپے ہو گئے ! جان چھڑانا مشکل ہو گیا - کوئي دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا — گالي ، تو تو ، میں میں ! کہنے لگے مجھ کو سب معلوم ہے - دھمکی پر دھمکي یہ کرینگے وہ کرینگے - مجھے بھي غصہ آ گیا اور میں نے بھي کھري کھری سنائي ، پھر —

بیگم ہل کرایست -- ڈاکر ، یہ بہت بیجا بات ہوئي - اس قدر پکا وعدہ کرکے ! صاحب بہت پریشان ہیں !

ڈاکر —

[پژمردہ انداز سے]

اس میں سرکار میرا قصور نہیں ہے - ایسا بھي کوئی کسي کے پیچھے پڑتا ہے ؟ ناک میں دم کر دیا ! اس کے علاوہ یہ تو اب عام خبر ہو گئي ہے کہ کچھ بدنامی ہے - بچہ بچہ جانتا ہے - ممکن ہے واقعات

لوگ نہ جانتے ہوں ، لیکن کھچڑی جگہ
جگہ پک رہی ہے - اب ان کے پاؤں اُکھڑ
جائینگے - میں تو کہتا ہوں اچھا ہے !
خس کم جہاں پاک ! اس بغلی گھونسہ
سے نجات تو ملی !

بیگم ھل کرایست — ہاں ، ہے تو - لیکن ڈاکر یہ
دستاویز تم اپنے ہی پاس رکھو -

[دستاویز دے دیتی ہے]

یہ لوگ تو جان پر کھیل رہے ہیں -
اور صاحب جب دھن میں آ جاتے ہیں
تو جو کچھ کر بیٹھیں تھوڑا ہے -

[ایک موٹر رکنے کی آواز سنائی دیتی ہے]

ڈاکر —

[کھڑکی سے بائیں جانب دیکھ کے]

شاید ہارن بلوئر ہیں - ہاں ، وہی ہیں !
اُتر رہے ہیں -

بیگم هل کرایست --

[سنبھل کے]

تو ذرا تھہرو !

ڈاکٹر -- اب هم سے نه بھڑائیں تو بهتر هے ! هم سے بهت بهڑ چکے -

[دروازه کھلتا هے - هارن بلوئر فیلوز کے اس قدر قریب پیچھے آتا هے کہ اس کے نام کي اطلاع سنائي بھي نہیں دیتي -]

هارن بلوئر -- مجھے وه دستاویز دے دو ؟ تم نے بے ایماني مکاري سے مجھ سے لکھوا لیا هے ! تم نے حلف لي کہ کسي کو اس کي کانوں کان خبر نه هوگی، اور اب خود میرے ایک ایک نوکر کو معلوم هے !

بیگم هل کرایست -- تو اس کو هم لوگ کیا کریں ! آپ کے سپوت آئے ، اور گالي دے دے کے دھمکا دھمکا کے ، سب حال پوچھ کے چلے گئے ! کوئي اس کو کیا کرے ؟ اب ایک بات

اور ہے — آدمیت سے بات چیت کرو! نہیں
تو گردن پکڑ کر نکال دئے جاؤگے -

ہارن بلوئر — دے دو مجکو وہ دستاویز؟ ادھر لائیے '

[یکایک ڈاکر کی طرف جھک پڑتا ہے]

کمبخت ' حرامزادے! وہ کیا ہے تیرے
جیب میں دستاویز ہي تو ہے!

[ڈاکر کے اوپر کي جیب سے دستاویز کا کونا واقعي
نظر آ رہا تھا -]

ڈاکر —

[لال پیلا ہوکے]

سنا ' ہارن بلوئر کي دم! میں نے تمہارے
لڑکے کي بہت سني اب جو منہ سے کچھ
نکالا تو —

ہارن بلوئر —

[بیگم ہل کرایسٹ سے]

کیا تم سمجھتي ہو کہ تمہارا گھر بچا
جاتا ہے؟ بچے گا نہیں! غارت کرکے خاک

میں ملاکے چھوڑونگا!

[ڈاکر سے]

دے دو ہم کو دستاویز، نہیں پکڑ کے
گردن ......

[ڈاکر سے ھاتھا پائي کرنے لگتا ھے - گُتھم گُتھّا ھو
جاتي ھے اور ھارن بلوئر دستاویز چھیننے کي کوشش
کرتا ھے -

[ڈاکر بھي اس سے بھڑ جاتا ھے اور دونوں دھکا مکا
کرتے ھوئے ایک دوسرے کے حلق کي طرف ھاتھ بڑھاتے
ھیں - بیگم ھل کرایست گھنٹي بجانے کے لئے بڑھتي
ھے، لیکن چونکہ بیچ میں یہ لوگ دست و گریباں ھیں
اس کا ھاتھ نہیں پہنچتا -

[یکبارگي رولف کھڑکي پر آ جاتا ھے - وحشت سے
اس منظر کو دیکھتا ھے اور ڈاکر کے ھاتھ پکڑ
لیتا ھے جو قریب قریب ھارن بلوئر کے حلق کے پاس
تھے - جل جو پیچھے پیچھے آ رھي تھي دوڑ کے
اس کے بازو پکڑ لیتي ھے -]

جل — رولف تم، ارے سب کے سب! — آیں،

آیں ! یہ کیا ؟

[ڈاکر کا ھاتھ ذرا ڈھیلا ھو جاتا ھے اور وہ چکر کھا کے الگ ھو جاتا ھے - ھارن بلوئر لڑکھڑا کے گرتے گرتے بچتا ھے ، ھانپنے لگتا ھے - سب کے سب کھڑکی کی طرف بڑھتے ھیں - کھڑکی سے باھر چاندنی میں ھل کرایست اور چارلس ھارن بلوئر کلو کا بے حس و حرکت قالب اپنی گود میں لئے ھیں -]

گڈھے میں ! ابھی کچھ کچھ سانس باقی ھے — بالکل نزع کا عالم ھے !

بیگم ھل کرایست — اندر لے آؤ ، اندر لے آؤ ! جل ، برانڈی لاؤ !

ھارن بلوئر — نہیں ، اس کو موٹر پر لے چلو ، الگ رھو ! بس بیگم صاحب ، میں تم سے کسی سے کوئی مدد نہیں چاھتا ! رولف — چارلی — لے چلو اس کو !

[وہ لوگ کلو کو لے چلتے ھیں - بائیں جانب - پیچھے پیچھے جل جاتی ھے -]

هل کرایست ، تم نے هم کو تباہ کیا اور هماري
آبرو متی میں ملادي ! تم نے همارے لڑکے
کي بیاهي زندگي پر جھاڑو پھیر دي !
همارے پوتے کا خون تمهاري گردن پر هے !
اس جگہ تو میں آگ لگانے کے لئے بھي
نہ تھہرونگا - لیکن اگر کبھي چڑھ گئے
داؤ پر تو وہ پٹخنی بتاؤنگا کہ یاد هی
کروگے !

ڈاکر —

[بڑبڑاتا هوا]

هاں ، یہ تھیک ! روتے جاؤ ، دھمکاتے جاؤ !
کمزوري میں غصہ مار کھانے کي نشاني !
اور شروع تو آپ هي نے کیا ! اچھے گھر
نوید دیا تھا !

هل کرایست — ڈاکر ، اب خدا کے واسطے ! هارن بلوئر ،
جھوت کہنے والا زمین میں سما جائے !
میں دل سے افسوس کرتا هوں -

هارن بلوئر — هت ، تیرے مکار کي !

[کسي قدر متانت کے ساتھہ کھڑکي سے ھوکے ان کے
پاس سے گزر کے موٹر تک جاتا ھے -]

[ھل کرایسٹ جو تھوڑي دیر بالکل خاموش کھڑا رھا
آھستہ سے بڑھتا ھے اور اپني گھومتي کرسي پر بیٹھہ
جاتا ھے -]

بیگم ھل کرایسٹ -- ڈاکر ' فیلوز سے کھو جلدي سے
ڈاکٹر رابنسن سے تیلیفون میں کہ دے کہ
جا کے فوراً ھارن بلوئر کے یہاں دیکھہ لیں !
کہنا دیر نہ کریں -

[ڈاکر انگلي سے دستاویز کا نکلا ھوا حصہ جیب
میں رکھتے ھوئے جاتا ھے - جاتے جاتے ایک آواز
سنائي دیتي ھے جیسے ڈاکر کہہ رھا ھو " کمبخت
کتیا کا پلا "]

[آتشدان کے قریب خاوند سے]

جیک ' کیا تم میرا قصور سمجھتے
ھو ؟

ھل کرایست --

[بے حس و حرکت]

نہیں !

بیگم هل کرایست -- پھر کیا ڈاکر کو خطاوار سمجھتے
هو؟ جو اس سے بن پڑا سب کچھ تو
کیا غریب نے!

هل کرایست -- نہیں!

بیگم هل کرایست --
[پاس آکے]
پھر کیا ہے؟

هل کرایست -- مکارہ!

[جل دوڑتی هوئی کھڑکی سے اندر آتی ہے]

جل — ابا جان، اس نے هاتھ پاؤں هلائے! اب تو
بولی بھی ہے - خدا کرے بچ جائے، جیسے
نکلی جان واپس آئی ہے!

هل کرایست -- خدا کا شکر ہے، بڑی خیریت هوئی!

[بائیں جانب سے فیلوز داخل هوتا ہے]

فیلوز -- جیکمین صاحب آئے هیں!

هل کرایست -- کون؟ آخر یہ کیوں؟

[جیکمین داخل هوکے دروازے سے لگے هوئے کھڑے
هیں -]

بیگم جیکمین -- بڑي خوشي کي بات ھے کہ ھم لوگ پھر گھر واپس جا رھے ھیں ! سرکار کا شکریہ ادا کرنے آئے ھیں ھم لوگ -

[خاموشي چھا جاتی ھے - وہ محسوس کرتے ھیں کہ ان کا زیادہ ٹھہرنا بے موقع ھے -]

آپ کا بہت بہت شکریہ ' آداب عرض !

[وہ لوگ علحدہ ھو جاتے ھیں]

ھل کرایست -- مجھے تو ان کي یاد بھي نہیں آتي تھي -

[اُٹھہ بیٹھتا ھے]

کیا ھو جاتا ھے انسان کو جب اس کو غصہ آتا ھے اور کسي سے مخاصمت ھو جاتي ھے ! جیسے کوئي بھوت سوار ھو جاتا ھے جو اپنے آپ میں انسان کو آنے ھي نہیں دیتا ! شیطان بالکل اندھا کر دیتا ھے ! شیطان کے پھیر میں آکے جیسے آدمي کو سوجھتا ھي نہیں - آغاز چاھے جو کچھ ھو لیکن انجام ھوتے ھوتے بس جان کي بازي لگ جاتي ھے ! جان کي بازي !

جل —

[باپ کے پاس دوڑ کر]

ابّاَ جان، اس میں آپ کا کیا قصور ؟
پیارے ابّاَ، اس کو آپ کیا کرتے ؟

ہل کرایست -- نہیں، یہ سب قصور میرا ھے ! اس
گھر میں جب میرا ھي کہا نہ ھوا تو
غضب ھے ! میرا حکم قطعي ھونا چاھئے
تھا -

بیگم ہل کرایست -- میں نہیں سمجھي کیا مطلب
ھے آپ کا !

ہل کرایست — شروع میں ھم بے قصور ھي سہي،
مگر ایسي شرافت ھي کیا جو ذرا سي
آنیچ نہ برداشت کر سکے اور کسوتي پر
کھري نہ اُترے ؟

پردہ گرتا ھے